سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2024

بدھ،24-اپریل 2024

(یوم الاربعاء،15-شوال1445ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: آٹھواں اجلاس

جلد 8: شمارہ 3

109

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

بدھ، 24-اپریل 2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

GOVERNMENT BUSINESS

(a) LAYING OF REPORTS

A MINISTER to lay the following Reports:

1. Audit Reports on the Accounts of District Health Authorities of Lahore Region, Rawalpindi Region, Gujranwala Region, Sargodha Region, for the Audit Year 2021-22.
2. Audit Reports on the Accounts of District Education Authorities of Lahore Region, Rawalpindi Region, Gujranwala Region, Sargodha Region, for the Audit Year 2021-22.
3. Special Audit Report on the Accounts of Tax on Transfer of Immoveable Property of Municipal Committee Chunian, District Kasur, Financial Years 2008-2009 to 2017-2018, for the Audit year 2019-20.

110

4. Audit Report on the Accounts of Metropolitan Corporation Lahore and 5 Municipal Corporations of Punjab (North), for the Audit Year 2019-20.

(b) GENERAL DISCUSSION

PRE-BUDGET DISCUSSION

111

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا آٹھواں اجلاس

بدھ،24-اپریل 2024

(یوم الاربعاء،15-شوال1445ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر12 بج کر45 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر ملک محمد احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمO

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ(102)وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ(103)

سورۃ آل عمران (آیات نمبر102 تا103)

مومنو! اللہ سے ڈرو، جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرنا تو مسلمان ہی مرنا(102)اور سب مل کر اللہ کی ہدایت کی رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور فرقے فرقے نہ ہو جانا۔ اور اپنے اوپر اللہ کی اُس مہربانی کو یاد رکھنا جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اُس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو اس نے تم کو اُس سے بچا لیا۔ اس طرح اللہ تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سناتا ہے تاکہ تم راہ راست پر رہو (103)

وَمَاعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مدینے کا سفر ہے اور میں نم دیدہ نم دیدہ
جبیں افسردہ افسردہ، قدم لغزیدہ لغزیدہ
چلا ہوں ایک مجرم کی طرح میں جانب طیبہ
نظر شرمندہ شرمندہ، بدن لرزیدہ لرزیدہ
کسی کے ہاتھ نے مجھ کو سہارا دے دیا ورنہ
کہاں میں اور کہاں یہ راستے پیچیدہ پیچیدہ
مدینے جا کے ہم سمجھے تقدس کس کو کہتے ہیں
ہوا پاکیزہ پاکیزہ ، فضا سنجیدہ سنجیدہ
بصارت کھو گئی لیکن بصیرت تو سلامت ہے
مدینہ ہم نے دیکھا ہے مگر نادیدہ نادیدہ
مدینے کا سفر ہے اور میں نم دیدہ نم دیدہ

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، راناصاحب!

دعائے مغفرت

چودھری اسد محمود ایم پی اے کے والد چودھری عمر دراز سابق ایم پی اے کے انتقال پر دعائے مغفرت

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! چودھری اسد محمود فیصل آباد سے ایم پی اے ہیں ان کے والد محترم چودھری عمر دراز صاحب جو ایم پی اے اور ایم این اے بھی رہے ہیں وہ انتقال فرما گئے تھے لہٰذا ان کے لئے فاتحہ خوانی کی درخواست ہے۔

جناب سپیکر: جی، قاری صاحب! چودھری صاحب کے لئے فاتحہ خوانی کروادیں۔

(اس مرحلہ پر مرحوم چودھری عمر دراز کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

وزیر اقلیتی امور (جناب رمیش سنگھ اروڑا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سوالات

(محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! I actually know کہ آپ بات کرنا چاہ رہے ہیں اور ضروری بات کرنا چاہ رہے ہیں but after the Question Hour and no Point of Orders before the Question Hour please! I would request all the honorable members to kindly observe the rules. Thank you. اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب حسن علی کا ہے سوال نمبر پکاریں۔

جناب حسن علی: جناب سپیکر! Kindly check کر لیں کہ جو concerned department کے سیکرٹری یہاں ہاؤس کی گیلری میں موجود ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: It is a serious concern. جی، خواجہ صاحب!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! میں نے سیکرٹری صاحب کو ایک بجے کا وقت دیا تھا وہ تین یا چار منٹ تک ہاؤس میں پہنچ جائیں گے اگر یہ انتظار کرنا چاہتے ہیں تو انتظار کر لیں میرے خیال میں وہ تین سے چار منٹ میں یہاں پہنچ جائیں گے ابھی وہ راستے میں ہیں۔

جناب سپیکر: حسن صاحب! منسٹر صاحب نے ensure کیا ہے سیکرٹری صاحب پہنچ رہے ہیں۔

جناب حسن علی: میرا سوال نمبر 51 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ کے لئے علیحٰدہ عمارت بنانے سے متعلقہ تفصیلات

***51: جناب حسن علی:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ سول ہسپتال (DHQ ہسپتال) جو کہ ٹیچنگ ہسپتال بھی ہے اس کی اپنی عمارت نہ ہے کیونکہ اس ہسپتال کی عمارت کو میڈیکل کالج میں شفٹ کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ٹیچنگ لیول کے ہسپتال میں لاہور کے کسی بھی ہسپتال جیسی سہولیات نہ ہیں یہاں تک کہ اکثر مریضوں کو لاہور ریفر کر دیا جاتا ہے؟

(ج) کیا حکومت سول ہسپتال (DHQ ہسپتال) کے لئے علیحٰدہ سے بلڈنگ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمر جنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق)

(الف) یہ درست نہ ہے در حقیقت DHQ ہسپتال گوجرانوالہ شہر کے اندر موجود ہے اور نیا ٹیچنگ ہسپتال شہر کے باہر میڈیکل کالج کے ساتھ ہے۔ میڈیکل کالج کی اپنی عمارت ہے اس لئے یہ درست نہ ہے کہ میڈیکل کالج ہسپتال کی عمارت میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ اس وقت DHQ ہسپتال جو کہ شہر کے اندر ہے میں فی الحال revamping کا کام تیزی سے جاری و ساری ہے جس کے پیش نظر ہسپتال کے شعبہ جات کو عارضی طور پر گوجرانوالہ میڈیکل کالج ٹیچنگ ہسپتال کی نئی تعمیر شدہ عمارت میں منتقل کیا گیا ہے جیسے ہی revamping کا کام مکمل ہو گا تمام شعبہ جات کو واپس گوجرانوالہ ہسپتال کی عمارت میں منتقل کر دیا جائے گا۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ گوجرانوالہ ٹیچنگ ہسپتال میں تمام سہولیات موجود ہیں۔ جس میں MRI، CT-Scan، Mamography اور MOTs شامل ہیں۔ تاہم مریضوں کو صرف انتہائی ضرورت کے پیش نظر پروفیسر، ڈاکٹر، کنسلٹنٹ کے مشورے سے بعض اوقات لاہور ریفر کیا جاتا ہے۔

(ج) حال ہی میں گوجرانوالہ میں 522 بیڈز پر مشتمل جنرل ہسپتال 8.8۔ ارب روپے کی لاگت سے تعمیر کیا گیا ہے۔ جو تمام جدید شعبہ جات اور سہولیات سے آراستہ ہے۔ مزید برآں موجودہ گوجرانوالہ (DHQ) ٹیچنگ ہسپتال کو بھی جدید اصولوں کے تحت revamp کیا جا رہا ہے۔ جس کی کل تخمینہ لاگت 1.278 ارب روپے ہے۔ جس میں سے اب تک 535.775 ملین روپے خرچ کئے جا چکے ہیں۔ مندرجہ بالا تناظر کے پیش نظر حکومت DHQ ہسپتال کے لئے علیٰحدہ عمارت بنانے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب حسن علی: جناب سپیکر! میں اپنے سوال کے جز (الف) کے حوالے سے ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ DHQ ہسپتال کی بلڈنگ تو already موجود تھی، اس کے سرجیکل ٹاور کے نام سے پہلے جو فنڈ دیا گیا تھا اس وقت وہاں پر ایک آفتاب محسن صاحب پرنسپل تھے تو ان کے دور میں اس

کو میڈیکل کالج میں shift کر دیا گیا تھا again یہاں پر بار بار revamping کا ذکر کیا جارہا ہے لیکنit's been more than eight monthsہمارے گوجرانوالہ شہر سے تقریباً 50 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے سٹوڈنٹس وہاں میڈیکل کالج میں پڑھنے جارہے ہیں یہ جو DHQ ہسپتال ہےthat was in centerتو ابھی تک کوئیtimespan نہیں دیا گیا بلکہ تاریخ پر تاریخ دی جارہی ہے، visits بھی کئے جارہے ہیں لیکن ابھی تک لوگوں کی مشکلات بالکل کم نہیں ہورہی ہیں۔ میں یہ تذکرہ بہت ضروری کرنا چاہ رہا ہوں کہ اگر either ہم علی پور چٹھہ یا گوجرانوالہ ، صدروالی side سے دیکھیں تو جو سڑکیں ہیں وہ سفر کرنے کے قابل ہی نہیں ہیں casualties کی ratio جوmainly accidents کی ہے وہ بہت زیادہ بڑھ چکی ہے میں منسٹر صاحب سے یہ بھی پوچھنا چاہوں گا کہ اب تکdue to late arrival کتنیcasualties ہو چکی ہیں؟

جناب سپیکر: Before the answer by the honorable Minister, normally we are not supposed to deliver speeches, while asking supplementary questions. ان کوprecise رکھیں چونکہ سوالات کی تعداد تھوڑی ہے جس کی وجہ سے ہمارے پاس وقت ہے اس لئے آپ جو بات کر رہے ہیں I would request the honorable minister to reply.

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمر جنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق):

جناب سپیکر! بہت شکریہ ، فاضل ممبر نے جو سوال کیا اور جو ان کا concern ہے جہاں تک انہوں نے revamping کی بات کی ہے وہ منصوبہ نگران حکومت نے شروع کیا تھا اور اس پر تیزی سے کام جاری ہے۔میں تھوڑا سا مزید بتانا چاہوں گا کہ معزز ممبر نے جو آفتاب محسن صاحب کا ذکر کیا ہے وہ ہمارے پرنسپل تھے۔ گوجرانوالہ میڈیکل کالج شہباز شریف صاحب نے بنایا تھا اور وہ شہر کے اندر ایک بلڈنگ میں بنایا تھا اور میں خود بھی اس کے کانووکیشن میں جاتا رہا ہوں۔ اس کے بعد ہم نے شہر سے باہر fast-track پر بلڈنگ بنائی اور اس میڈیکل کالج کو مکمل کیا اور اس کے ساتھ ہی ہم نے 500 بیڈز کے دو ٹاور شروع کئے جو ہم نے اپنے دور میں شروع کئے تھے

وہ چار ساڑھے چار سال delay ہوئے لیکن پچھلے دور میں وہ مکمل ہو گئے اور ایک full functional ہے میں نے خود بھی رمضان المبارک میں visit کیا ہے۔ معزز ممبر نے جو revamping کی بات کی بالکل وہ ان کا درست سوال ہے کہ اس کی cut-off date کیا ہے؟ میں انہیں بتانا چاہوں گا کہ نگران حکومت کے دور سے پورے پنجاب میں کئی ہسپتالوں کی renovation کا کام ہو رہا ہے جس سے ظاہر ہے مریضوں کو وہاں issues ہیں ہمیں خود بھی problem ہے ہمارے جو اپنے ڈاکٹرز اور نرسز کام کر رہے ہیں انہیں بھی issues ہیں۔اس کے لئے مزید 20۔ارب روپے درکار تھے جو پندرہ دن پہلے محترمہ وزیر اعلیٰ نے منظور کئے اور وہ پیسے C&W کو مل چکے ہیں لہٰذا اب اس کا کام بہت fast speed پر جائے گا ہماری target date 30۔جون ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ کام کی وجہ سے پندرہ دن یا مہینہ مزید لگ جائے لیکن ہم نے اسے بہت fast-track پر مکمل کرنا ہے۔ میں یہ ضرور بتانا چاہوں گا کہ اگر یہاں کچھ ایسے دوست بیٹھے ہوں جنہوں نے 13-2012 میں اس ہسپتال کو دیکھا ہو تو اس کے کوئی اچھے حالات نہیں تھے حتیٰ کہ MRI تک نہیں تھی، ہم نے پچھلے دور میں MRI مشینیں لگوائیں، اس کی ساری سڑکیں بنائیں، اس کی ایمرجنسی کو renovate کیا اب تین سے چار ماہ میں ہسپتال کام شروع کر دے گا۔ میں نے رات 9.00 بجے visit کیا تھا اور 12.00 بجے تک وہاں رہا تھا اس میں کوئی شک نہیں کہ وہاں بہت رش تھا۔ ہم نے اسے take up کر لیا ہوا ہے، ہم نے اس renovation والی جگہ کو visit بھی کر لیا ہے ویڈیو لنک میٹنگز بھی کر رہے ہیں اور ہماری کوشش ہے کہ جلد از جلد اسے مکمل کریں۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ

جناب حسن علی: جناب سپیکر! میں نے ضمنی سوال میں casualties کا پوچھا تھا لیکن منسٹر صاحب نے جواب میں ان کا ذکر نہیں کیا۔ لہٰذا اگر منسٹر صاحب مناسب سمجھیں تو اس کا جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: حسن صاحب! If you are asking the figures تو This amounts to a fresh question لیکن منسٹر صاحب! آپ اسے by assuring address کر لیں کہ آپ اسے بہتر طریقے سے دیکھیں گے۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمر جنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! جی ٹھیک ہے۔

MR SPEAKEAR: Hasan Sahib! Do you have any other question regarding this?

MR HASAN ALI: Yes, Sir this will be the last question.

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب حسن علی: جناب سپیکر! جواب کے جز(ب) میں بتایا گیا ہے کہ ساری سہولیات ہیں مگر بچوں کا Paediatric ICU جو infants کا ہوتا ہے وہ available نہیں ہے اور کئی surgeries بھی available نہیں ہیں even Neurosurgery اور کئی General Surgeries کی possibility بھی نہیں ہے حالانکہ یہ پانچواں بڑا شہر ہے۔ لہٰذا منسٹر صاحب اس پر بھی کوئی روشنی فرمائیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمر جنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! معزز ممبر نے بڑا بہتر سوال کیا ہے جس کے لئے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ گزارش ہے کہ پنجاب میں آپ کو جتنے بھی نئے ہسپتال نظر آتے ہیں یا ان ہسپتالوں کی renovation نظر آتی ہے یا میڈیکل کالجز نظر آتے ہیں وہ سب ہمارے دور میں ہوئے ہیں۔ ویسے تو تمام حکومتوں کو چاہئے تھا کہ وہ یہ سب کرتیں۔ ہم نے وہاں پر چائلڈ پروٹیکشن بیورو کی بلڈنگ میں 100 بیڈ کا چلڈرن ہسپتال شروع کیا ہے۔ ہم PAEDS ایمر جنسی پر کام کر رہے ہیں اور ان شاءاللہ اس سال اسے مکمل کریں گے۔ میں سارے ہاؤس کو بتانا چاہوں گا کہ چاہے وہ اپوزیشن کے ممبران ہوں یا حکومتی ممبران ہوں ہم آپ کے ہر سوال کو بہت سنجیدہ لیتے ہیں، ہم اس سوال پر تیاری کرتے ہیں۔ ہمیں دو دن پہلے یہ سوالات ملے تھے ہم نے کئی نشستیں سیکرٹری صاحب کے ساتھ کیں، متعلقہ پرنسپلز، وائس چانسلرز اور ایم ایس سے بار بار discussion کی تاکہ ہم آپ کو exact data دیں اور اگر کسی ممبر نے کوئی سوال کیا ہے تو نیک نیتی سے کیا ہے اس کا قطعاً یہ مقصد نہیں ہے کہ انہوں نے ڈیپارٹمنٹ کو ملعون یا target کرنا ہے۔ لہٰذا میں ensure کراتا ہوں کہ آپ کے جو سوالات ہوں

گے بالکل انہیں fast-track پر کریں گے fiscal space issue ضرور ہے چونکہ ہم نے اس سال کینسر ہسپتال بھی announce کیا ہے جس کے لئے ہمیں چالیس سے پینتالیس ارب روپے چاہیئں۔سرگودھا کارڈیک انسٹی ٹیوٹ announce کیا ہے اس کے لئے بھی 8 سے 9۔ارب روپیہ چاہیئے ۔ ہماری کوشش ہوگی کہ ان شاءاللہ ہم مرحلہ وار phase-wise گوجرانوالہ میں جو Paediatrics کو مزید improve کریں۔

جناب سپیکر: حسن صاحب! I must appreciate the quality of questions and the answer given by the honorable minister. This is the way to be followed by all honorable members. منسٹر صاحب! آپ ensure کروا رہے ہیں کہ آپ Paediatrics کے لئے علٰیحدہ کمپلیکس بنا رہے ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمر جنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! آج صبح ہی میری سیکرٹری صاحب سے میٹنگ ہوئی تھی ہم ابھی اس کی timeline نہیں دے سکتے لیکن ہم اسے اس ADP کے اندر شامل کریں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ now, we move on the next question جناب محمد ندیم قریشی!

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ندیم قریشی صاحب راستے میں ہیں ان کی طرف سے request ہے کہ ان کے دونوں سوال pend کر دیں۔

جناب سپیکر: I will , I will رانا صاحب! آپ ضمنی سوال لینا چاہ رہے ہیں؟

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! میرا تعلق جھنگ سے ہے لیکن میرے ضلع میں ٹیچنگ ہسپتال یا کوئی اور اس طرح کا ہسپتال نہیں ہے اس لئے ہمیں تو اس محکمے سے متعلق سوال کرنے کی سہولت ہی نہیں ہے۔چونکہ Pre-Budget session چل رہا ہے، وزیر صاحب بھی تشریف فرما ہیں لہٰذا ان سے استدعا ہے کہ جھنگ میں بھی کوئی ٹیچنگ ہسپتال بنائیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! اس سوال میں آپ کا ضمنی سوال نہیں بنتا لیکن still I will ask the minister to assure Rana Sahib کہ وہاں پر کچھ دیکھ رہے ہیں؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز(خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! بنیادی طور پر جھنگ پرائمری اینڈ سکینڈری ہیلتھ کے ساتھ relate ہے لیکن میں آپ کو بتانا چاہوں گا کہ میں نے 13-2012 اور 2018 میں بھی اس ہسپتال کا visit کیا ہے۔ ہمارے دور میں اس ہسپتال کو مکمل طور پر renovate کر دیا گیا تھا۔ میرے فاضل ممبر نے جو بات کی ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ ٹیچنگ ہسپتال کا تعلق میڈیکل کالج سے ہے، جھنگ سے سوا گھنٹے کے فاصلے پر فیصل آباد ہے، میڈیکل کالج کے لئے بلڈنگ بنانا اصل کام نہیں ہے بلکہ اس کی فیکلٹی کو پورا کرنا سب سے بڑا issue ہے۔ ابھی بھی ساہیوال، ڈیرہ غازی خان، سیالکوٹ اور گوجرانوالہ کی فیکلٹی کو PMDC کی scoring کے مطابق پورا کرنا محکمے کے لئے ایک challenge ہے۔ میری گزارش ہو گی کہ ہم اس ہسپتال کا فیصل آباد یونیورسٹی کے ساتھ liaison کروا سکتے ہیں لیکن وہاں consultants موجود ہیں۔ اگر جھنگ کے حوالے سے کوئی issue ہے تو ہم اس کی بہتری کرنے کے لئے بالکل حاضر ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب بتا رہے ہیں کہ جھنگ سے الائیڈ ہسپتال فیصل آباد سوا گھنٹے کا راستہ ہے لیکن میری تحصیل احمد پور سیال ہے اور ہم تو جھنگ سے بھی دو گھنٹے آگے ہیں لہٰذا ہمیں تو فیصل آباد پہنچنے میں تین گھنٹے لگتے ہیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! جو منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن ہمارا سفر کم نہ کریں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب بڑی plausible بات کر رہے ہیں کہ ٹیچنگ ہسپتال it's not just the name of building آپ نے اس کی فیکلٹی دینی ہے، اس کا score پورا کرنا ہے، پھر اس کی PMDC کے ساتھ اس کی score marking کو دیکھنا ہے۔ This is conceived that we have to give a Teaching Hospital in every district that seems to be شاید آپ پورا نہ کر سکیں۔ منسٹر صاحب seems a very uphill task

quite clear on that اور کہہ رہے ہیں کہ ہم اس معاملے میں جھنگ کو facilitate کریں گے تو وہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کی بات کر رہے ہیں کہ وہ فیصل آباد سے سوا ڈیڑھ گھنٹے کے فاصلے پر ہے۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! میں سارے ہاؤس کو ایک اور بات بتانا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحبہ ہر ہفتے میں دو میٹنگز کرتی ہیں۔ ہمارا اگلا target پرائمری اینڈ سیکنڈری کا ہے لیکن میرے بھائی نے جو بات کی ہے اس سے related ہے۔ پنجاب میں 2500 سے زائد BHUs ہیں اور 300 RHCs ہیں جتنے بھی ہیں اس سے بالاتر کہ کوئی حکومتی ممبر ایم پی اے کہے یا ہماری اپوزیشن سے کسی بہن بھائی کا ہے اگلے ڈیڑھ دو سال میں سو فی صد renovate ہو رہے ہیں اور ہم ان کی پوری ہیئت تبدیل کر رہے ہیں وہ سارے 24 گھنٹے ہوں گے اور LHV بھی وہاں پر چوبیس گھنٹے موجود ہوں گی اور RHCs بھی 100 فیصد renovate ہو رہے ہیں، سارا interior change کیا جارہا ہے اور human resources میں اضافہ کیا جائے گا۔ اس سے first aid یا جو پہلا issue ہے وہ آپ کا door step پر BHU and RHC level پر ہو جائے گا پھر اسے آگے ٹیچنگ ہسپتال یا ڈسٹرکٹ ہسپتال میں refer کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، لنگڑیال صاحب!

ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر صحت سے ایک استدعا کرنا چاہتا ہوں اور ان کے notice میں لانا چاہتا ہوں کہ میرا تعلق ضلع وہاڑی سے ہے وہاں بہت بڑا DHQ ہسپتال ہے لیکن میرے خیال میں ہر ضلع میں یہ practice ہے کہ جو بھی مریض جاتا ہے وہ اتنا serious بھی نہیں ہوتا لیکن وہ لوگ اسے ملتان یا بہاولپور کے لئے refer کر دیتے ہیں وہ بے چارے غریب لوگ ہوتے ہیں ان میں تو ادھر جانے کی سکت بھی نہیں ہوتی۔ کیا وہاں DHQ ہسپتال میں ڈاکٹرز کی کمی ہے یا سہولتوں کی کمی ہے؟

جناب سپیکر: لنگڑیال صاحب! آپ تشریف رکھیں This is not the point کہ ہم اس میں کچھ curiosities address کریں بلکہ وقفہ سوالات میں پیش ہونے والے سوال کے متعلقہ اگر کوئی ضمنی سوال ہے تو وہاں تک رکھیں۔ Langrial Sahib! I disallow the question کیا آپ کی بات گوجرانوالہ کے سوال سے related ہے؟

جناب تشکل عباس وڑائچ: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی!

جناب تشکل عباس وڑائچ: جناب سپیکر! جواب کے جز(ج) میں لکھا ہوا ہے کہ BHU ہسپتال کے لئے کوئی علیٰحدہ عمارت بنانے کا ارادہ نہ ہے۔ یہ 25 ایکڑ جگہ ہے جس میں 10 ایکڑ رہائشی ہے جس کے اندر ڈاکٹرز کی رہائشیں ہیں وہ بھی بوسیدہ ہیں جو انہیں جلد ہی گرا کر نئی بنانی پڑیں گی۔ دوسری بات یہ ہے کہ جواب کے جز(ج) میں کہا گیا ہے کہ 1.278۔ارب روپے کی لاگت سے یہ ہسپتال بن رہا ہے۔ میں پوچھنا چاہوں گا کہ کیا اس ہسپتال میں add-on beds ہو رہے ہیں اور کیا اس میں beds کی capacity میں کوئی فرق آ رہا ہے؟ اسی طرح جواب کے جز(ب) میں بتایا گیا ہے کہ "گوجرانوالہ ٹیچنگ ہسپتال میں تمام سہولیات موجود ہے۔ جس میں MRI،CT-Scan، Mammography اور MOTs شامل ہیں یعنی یہ انہوں نے نئی سہولتیں add-on کی ہیں۔ کیا DHQ گوجرانوالہ میں بھی یہ سارا equipment نیا آ رہا ہے؟ وہاں پر اکثر ٹیسٹ باہر سے کروانے کے لئے کہا جاتا ہے۔ عام ٹیسٹ اور ایکسرے بھی باہر سے کروانے کے لئے کہا جاتا ہے تو منسٹر صاحب اس حوالے سے مہربانی کر کے وضاحت فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، خواجہ سلمان رفیق صاحب!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق):
جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ نیا ہسپتال تو اپنی full capacity سے کام کر رہا ہے۔ یہ ٹیچنگ ہسپتال ہے اور وہاں پر فیکلٹی موجود ہے جبکہ پُرانا ہسپتال renovate ہو رہا ہے۔ وہاں پہلے سے ہی MRI مشین موجود ہے۔ ہم نے اپنے دور حکومت میں وہاں پر ایک مکمل بلاک بنایا تھا۔ معزز رکن نے DHQ ہسپتال میں new gadgets or equipments مہیا کرنے کے

حوالے سے بات کی ہے۔ دیکھیں، چار یا ساڑھے چار سال PTI کی حکومت رہی ہے جس میں انہوں نے کچھ نہیں کیا۔ اگر میں اس بابت زیادہ بات کروں گا تو میرے دوست اس کو محسوس کریں گے اور کہیں گے کہ میں political point scoring کر رہا ہوں۔ ہم نے اپنے دور حکومت میں گوجرانوالہ کے پرانے ہسپتال کی renovation کی تھی اور وہاں پر MRI مشین بھی مہیا کر دی تھی۔ ہم نے گوجرانوالہ میں پانچ سو beds کا نیا ہسپتال بھی مکمل کر دیا تھا جبکہ ان کے چار یا ساڑھے چار سال کے period میں بھی ہسپتالوں کے لئے کچھ کام ہونا چاہئے تھا اور گوجرانوالہ کے ہسپتال میں سہولیات کا اضافہ ہونا چاہئے تھا لیکن ایسا نہیں ہوا۔ بہرحال میں اپنے معزز بھائی کو ensure کرتا ہوں کہ phase-wise and proportional-wise یہ کام ہو گا۔ ہم نے پورے صوبہ پنجاب میں شعبہ صحت کے حوالے سے کام کرنا ہے اور ہم گوجرانوالہ کے لئے جو maximum budgeting کر سکتے ہیں وہ ضرور کریں گے۔ ہمارا target یہ ہو گا کہ ہمارے جو سرکاری ہسپتال ہیں چاہے وہ نیا ہسپتال ہے یا پرانا ہسپتال ہے ان کو maximum standard پر لایا جائے۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 139 جناب محمد ندیم قریشی کا ہے۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! انہوں نے درخواست کی ہے کہ ان کے سوالات کو pend کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ندیم قریشی نے اپنے سوال کو pend کرنے کے لئے کہا ہے۔ I am pending the question till the time he comes. اگلا سوال نمبر 140 بھی جناب محمد ندیم قریشی کا ہے۔ وہ ابھی available نہیں ہے تو اس کو ہم pend کریں گے۔ کیا ان کے behalf پر اس سوال کو کوئی لینا چاہے گا؟ We are just with these three questions.

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ محمد ندیم قریشی صاحب کے اس سوال نمبر 140 کو بھی pend کر دیں۔

جناب سپیکر: اگر ہم اس سوال کو بھی pend کر دیتے ہیں تو پھر وقفہ سوالات ختم ہو جائے گا۔ خواجہ سلمان رفیق صاحب! معزز محرک محمد ندیم قریشی صاحب یہاں موجود نہیں ہیں۔ We are pending the questions upon his request.

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، جناب شیر علی خان صاحب!

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! میں جناب محمد ندیم قریشی کے behalf پر ان کے سوال نمبر 139 کو take up کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کر لیں۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 139 اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کے مختلف اضلاع میں ہسپتالوں کی عمارات کی تعمیر اور رقوم کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

***139: جناب محمد ندیم قریشی:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم فروری 2023 سے آج تک ملتان، لاہور، فیصل آباد، ڈیرہ غازی خان، ساہیوال، راولپنڈی، گوجرانوالہ، گجرات، سیالکوٹ اور سرگودھا کے کس کس ہسپتال اور ٹیچنگ ہسپتال کی عمارت کی تعمیر Up Gradation کی Revamping و دیگر کاموں کے لئے علیٰحدہ علیٰحدہ رقم فراہم کی گئی ہے ان کی تفصیل ہسپتال وار آگاہ فرمائیں؟

(ب) ملتان میں کون کون سے ہسپتالوں کی بہتری پر کام جاری ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمر جنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) یکم فروری 2023 سے آج تک ملتان ،لاہور ،فیصل آباد، ڈیرہ غازی خان ، ساہیوال، راولپنڈی، گوجرانوالہ، گجرات، سیالکوٹ اور سرگودھا کے ہسپتال اور ٹیچنگ ہسپتال کی عمارات کی تعمیرRevamping کیUp gradation و دیگر کاموں کے لئے فراہم کی گئی رقم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ملتان کے مندرجہ ذیل ہسپتالوں کی بہتری پر کام تیزی سے جاری ہے۔ جس کا کل تخمینہ لاگت 4.1ارب روپے ہے ۔ اس میں سے اب تک 1.338 ارب روپے خرچ کئے جاچکے ہیں۔

#نشتر ہسپتال ملتان

#چلڈرن ہسپتال ملتان

#چودھری پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان۔

ان ہسپتالوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر !اس سوال کی جو تفصیل ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے اس میں ملتان اور ساؤتھ پنجاب کے لئے -/35258 ملین روپے کی رقم رکھی گئی ہے جبکہ باقی Central Punjab کے لئے -/18042 ملین روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ یہ میں نے total کئے ہیں۔اسی طرح لاہوراور گوجرانوالہ کے لئے -/60000 ملین روپے کی رقم رکھی گئی ہے جبکہ North Rawalpindi کے لئے صرف -/9810 ملین روپے رکھے گئے ہیں تو کیا یہ ناانصافی نہیں ہے؟

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: جی، جناب شیر علی خان!

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر !لاہور اور گوجرانوالہ کے لئے -/60000 ملین روپے، Central Punjab کے لئے -/18000 ملین روپے، ساؤتھ پنجاب کے لئے -/35258 ملین روپے اور North Punjab کے لئے -/9810 ملین روپے رکھے گئے ہیں حالانکہ KPK اور Frontier کے

مریضوں کا سارا pressure ہمارے North کے ہسپتالوں کے اُوپر ہے۔اس کے باوجود ہمیں صرف -/9810 ملین روپے allocate کئے گئے ہیں۔ کیا وزیر صاحب بتانا پسند کریں گے کہ یہ ناانصافی کیوں کی گئی ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق):
جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ اگر ہم figures کو پڑھیں تو معلوم ہو گا کہ basically جس علاقے میں سکیم مکمل ہونی ہوتی ہے یا کام ہونا ہوتا ہے تو یہ اس کی ایک expected amount ہوتی ہے کہ اس مقصد کے لئے اتنی رقم ہم اتنے سالوں میں خرچ کریں گے۔ ہماری حکومت کو آئے ہوئے ابھی پانچ سے چھ ہفتے گزرے ہیں۔بنیادی طور پر تین ،چار یا پانچ سال پہلے ان منصوبوں کی planning کی گئی تھی اور اس وقت PTI کی حکومت تھی۔ جہاں تک ضلع اٹک کی بات ہے تو ہمارے دور حکومت میں ہی اٹک کا پرانا ہسپتال renovate کیا گیا تھا۔اسی طرح حضرو تحصیل ہسپتال بھی ہمارے دور حکومت میں بنایا گیا تھا۔جناب شیر علی خان جن figures کا ذکر کر رہے ہیں یہ اصل میں تین،چار یا پانچ سال پہلے کی continuity ہے۔ان شاءاللہ تعالیٰ ہم آنے والے بجٹ میں ensure کریں گے کہ funds کی allocation balance رہے۔

جناب سپیکر! ایک بات مزید کرنا چاہوں گا کہ بعض اوقات دو یا تین سالوں میں کسی بھی شہر میں ایک نیا Cardiac Institute یا ہسپتال بن جاتا ہے تو پھر اگلے دو تین سالوں میں دوسرے شہر کو دیکھنا ہوتا ہے۔ جنوبی پنجاب میں تو ہم نے کئی ہسپتال بنائے ہیں۔ معزز رکن نے بالکل درست کہا ہے کہ راولپنڈی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں علاج کے لئے KPK اور گلگت سے بھی مریض آرہے ہیں۔ میرے فاضل ممبر کے علم میں ہو گا کہ واہ میں ہم نے نیا ہسپتال بنایا تھا۔اصل میں یہ تین، چار یا پانچ سالوں کی continuity ہے۔جب ہم اپنا ADP بنائیں گے تو اس میں ان شاءاللہ تعالیٰ ایک balance create کریں گے۔

جناب سپیکر: شیر علی خان صاحب! اس سوال کے محرک محمد ندیم قریشی صاحب کی طرف سے request آئی ہے کہ ان کے سوال کو pend کر دیا جائے تو ہم ان کے سوال کو pend کر رہے ہیں۔ آپ کے ضمنی سوال کا معزز وزیر نے تفصیل سے جواب دیا ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! میں نے اپنے ضمنی سوال میں اٹک کا ذکر نہیں کیا جبکہ وزیر صاحب نے اٹک کا ذکر بھی کر دیا ہے۔ یہاں سوال میں راولپنڈی کا ذکر ہے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ راولپنڈی ڈویژن یا generally North Punjab کو اس کا چوتھا حصہ بھی نہیں دیا جا رہا۔ لاہور اور Central Punjab کی نسبت راولپنڈی ڈویژن یا North Punjab کو شعبہ صحت کے حوالے سے بہت کم funds allocate کئے جا رہے ہیں تو میری گزارش ہے کہ یہ discrepancy ختم ہونی چاہئے۔ میں نے اٹک کا بالکل ذکر نہیں کیا۔

جناب سپیکر: آپ درست فرما رہے ہیں۔

جناب شعیب امیر: جناب سپیکر! میں بھی ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: شعیب امیر صاحب! آپ بھی اسی سوال پر ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں جبکہ جناب محمد ندیم قریشی کی ایک request آئی ہے کہ ان کے سوال کو pend کر دیں۔ اگر آپ اسی طرح ضمنی سوال کرتے رہیں گے تو پھر یہ سوال dispose of ہو جائے گا۔

جناب شعیب امیر: جناب سپیکر! آپ اس سوال کو dispose of نہ کریں چونکہ پہلے شیر علی خان صاحب ضمنی سوال کر چکے ہیں تو پھر مجھے بھی ضمنی سوال کرنے کی اجازت دے دی جائے۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ ضمنی سوال کر لیں۔

جناب شعیب امیر: جناب سپیکر! میں معزز ممبر جناب محمد ندیم قریشی کے ایماء پر سوال نمبر 140 پر ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کر لیں۔

ملتان چودھری پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں آؤٹ ڈور اور ایمرجنسی میں مریضوں کی تعداد، ایمرجنسی کی حالت اور سہولیات سے متعلقہ دیگر تفصیلات

***140: جناب محمد ندیم قریشی:** کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چودھری پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان میں روزانہ اوسطاً آؤٹ ڈور اور ایمر جنسی میں کتنے مریض آتے ہیں؟

(ب) ان مریضوں کے لئے کتنے ڈاکٹرز اور دیگر ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ج) ایمر جنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے ایمر جنسی کے روزانہ کے اوسطاً اخراجات کتنے ہیں؟

(د) ایمر جنسی میں کون کون سی سہولیات میسر ہیں یا مریضوں کو فراہم کی جارہی ہیں؟

(ہ) ایمر جنسی اور دیگر کون کون سی جگہ پر کون کون سی مشینری نصب ہے چالو اور خراب کی علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل دی جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمر جنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق):

(الف) چودھری پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، ملتان کے آؤٹ ڈور ڈیپارٹمنٹ میں روزانہ اوسطاً 1600-1500 مریض آتے ہیں جبکہ ایمر جنسی میں روزانہ اوسطاً 400-300 مریض علاج کی غرض سے آتے ہیں۔

(ب) آؤٹ ڈور اور ایمر جنسی کے لئے مختص کئے گئے سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:

سٹاف برائے ایمر جنسی ڈیپارٹمنٹ:

Consultants 10
MO / WMO 27
Nurses 71
Paramedical 10
Class IV 37

سٹاف برائے آؤٹ ڈور ڈیپارٹمنٹ:

Consultants 13
MO / WMO 25
Nurses 25
Paramedical 22
Class IV 30

(ج) چودھری پرویز الٰہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، ملتان کی ایمرجنسی 67 بیڈز پر مشتمل ہے جس کی توسیع کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ جس کی کل تخمینہ لاگت 99.998 ملین روپے ہے۔ توسیع کے بعد ایمرجنسی میں کل بیڈز کی تعداد 100 ہو جائے گی۔ توسیع کا کام 30.6.2024 تک مکمل کر لیا جائے گا۔ موجودہ ایمرجنسی کے روزانہ کے اوسطاً اخراجات 1.225 ملین روپے ہے۔

(د) ایمرجنسی تمام جدید سہولیات سے آراستہ ہے۔ جس میں ECG, CT Scan, Primary Angiography, X-Ray, Echocardiography شامل ہیں۔ مزید برآں تمام ادویات ایمرجنسی میں بلا معاوضہ 24 گھنٹے مہیا کی جاتی ہیں۔

(ہ) ہسپتال ہٰذا کی ایمرجنسی اور دیگر ڈیپارٹمنٹ میں نصب مشینری کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب شعیب امیر: جناب سپیکر! سوال نمبر 140 پر میرا ضمنی سوال ہے۔ اس کے جواب میں لکھا ہوا ہے currently the Institute of Cardiology at Multan is having 67 beds. میرا سوال ہے کہ جیسے جنوبی پنجاب کے اندر یہ اکیلا Institute of Cardiology ہے جس میں بلوچستان کے لوگ بھی آتے ہیں، یہ ہسپتال سندھ کے کچھ areas کو بھی cover کرتا ہے اور جنوبی پنجاب کے سارے لوگ اسی ہسپتال میں آتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ heart patient کے پاس ٹائم بہت کم ہوتا ہے باقی بیماریوں کے اندر تو مریض کو ٹائم مل جاتا ہے لیکن اگر کسی کو heart attack ہو جائے تو 40/45 minutes کے اندر اُس کا ہسپتال میں پہنچنا ضروری ہے تو میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ کیا جنوبی پنجاب کے اندر اسی طرح کے Institute of Cardiology بنانے کا حکومت کا کوئی plan ہے کیونکہ اس ہسپتال میں صرف 67 beds ہیں اور جواب میں لکھا ہوا ہے کہ ان beds کو 100 کیا جا رہا ہے لیکن areas کے لحاظ سے 100 beds بھی کم ہیں تو کیا وزیر موصوف اس پر کچھ بتانا پسند کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، خواجہ صاحب! ویسے یہ 67 beds کا ہسپتال ناکافی تو ہے۔

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! میرے بھائی نے بڑا بہتر سوال کیا ہے۔ میرے بھائی کا تعلق اگر جنوبی پنجاب سے ہے تو وہ اس بات کی گواہی دیں گے کہ Cardiac Institute with bypass and angiography and angioplasty ہمارے دور میں بنا تھا۔ رحیم یار خان میں بھی bypass ہوتے ہیں وہاں پر بھی angiography and angioplasty کی سہولت موجود ہے لیکن ممبر موصوف کا سوال ٹھیک ہے۔ ہم pay for performance model پر ہر ضلع اور ہر ڈویژن میں کام کرنے جا رہے ہیں اُس پر ٹائم ضرور لگے گا لیکن ہم pay for performance model پر اس لئے جا رہے ہیں کہ ہم نے پانچ پانچ، آٹھ آٹھ لاکھ روپیہ مشینوں پر لگانا ہے تو اس سے بہتر ہے کہ ہمارے پاس contractor آئے اور حکومت اُس کو per patient pay کرے تو میں معزز ممبر کو ensure کرتا ہوں کہ اس کو ہم phase wise کریں گے۔ معزز ممبر نے بالکل ٹھیک کہا ہے کہ heart patient کو فوری ہسپتال پہنچانا بہت ضروری ہوتا ہے۔ میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ emergency services کے حوالے سے ہم نے دو تین دن پہلے ایک discussion کی ہے کہ ہماری ambulances میں phase wise ہر شہر یا ہر زون میں Defibrillator Machines بھی دیں اس پر وقت تو ضرور لگے گا لیکن اس سہولت سے مریض کو فوری طبی امداد مل سکے گی۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: رانا صاحب! معزز ممبر کی request آئی ہے کہ میرے سوال کو pend کر دیں تو because the honorable members rose from their seats تو میں نے پھر مناسب نہیں سمجھا کہ میں پھر تھوڑا سا push کر کے جاؤں پھر معزز اراکین offend ہو جاتے ہیں۔ We are pending these questions for the next time, whenever Specialized Health Care is taken. Next agenda is of Privileges Motions. جناب رمیش سنگھ اروڑا کل سے Point of Order پر بات کرنا چاہ رہے تو میں ان کو ٹائم دیتا ہوں۔

پوائنٹ آف آرڈر

وزیر اقلیتی امور کا پنجاب میں بیساکھی تہوار کو کامیاب کروانے پر وزیر اعلیٰ پنجاب اور انتظامیہ کو خراج تحسین

وزیر اقلیتی امور (جناب رمیش سنگھ اروڑا): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نے کچھ دن پہلے بھی بات کی تھی۔ ہم نے ہولی کا function کیا، اُس کے بعد ہم نے ایسٹر کا function کیا، پھر ہم سب نے عید و رمضان celebrate کیا، اُس کے بعد ہم نے بیساکھی کا event celebrate کیا اور آپ نے دیکھا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب ان تمام مذہبی تہواروں پر سب کو ساتھ لے کر چلیں اور ہر ایک کو محبت و پیار کا پیغام دیا۔ اس پر میں حکومت پنجاب اور خاص طور پر وزیر اعلیٰ پنجاب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جس طرح انہوں نے ان مذہبی تہواروں میں minorities کو accommodate کیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ابھی ہمارا بیساکھی کا function ہوا جس میں دنیا بھر سے مہمان تشریف لاتے ہیں تو بھارت سے تقریباً 27 سو ہمارے سِکھ مہمان تشریف لائے اور 5 سو سے 6 سو سکھ مہمان دنیا بھر سے پاکستان میں تشریف لائے۔ میں پنجاب حکومت کے اُن تمام سیکرٹری صاحبان، چیف سیکرٹری اور آئی جی پنجاب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے بیساکھی کا function کامیاب کرانے کے لئے ہمیں support کیا اور جس طریقے سے وزیر اعلیٰ پنجاب وہاں پر تشریف لے کر گئیں اور کھیتوں سے خود گندم کی کٹائی کی پھر اُس کے بعد سُنت کے مطابق بیٹھ کر لنگر کھا کر پیغام دیا کہ پاکستان کی دھرتی جس پر سِکھوں کی عبادت گاہیں موجود ہیں اور محفوظ بھی ہیں تو دُنیا بھر کو یہ پیغام دیا کہ پاکستان سِکھوں کا دوسرا گھر ہے۔ بیساکھی کے اس event کو سرکاری طور پر منانے اور وزیر اعلیٰ صاحبہ کی موجودگی پر میں اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں اس ایوان میں پنجاب حکومت کے نمائندہ کی حیثیت سے کھڑے ہو کر باہر بیٹھے اپنے سکھ بھائیوں اور بہنوں کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان کی دھرتی دُنیا بھر کے سِکھوں کو ہمیشہ welcome کرتی ہے جس طرح ہم نے سرکاری طور پر بیساکھی celebrate کی اور دیگر تہواروں پر بھی ہم آپ کو welcome کرتے ہوئے یہ پیغام دیتے ہیں کہ پاکستان کے اندر سِکھوں کے لئے بھائی چارہ اور سِکھوں کی عبادت گاہیں محفوظ ہیں، پاکستان کے

اندر Christians کی عبادت گاہیں محفوظ ہیں، پاکستان کے ہندو بھائیوں کی بھی عبادت گاہیں محفوظ ہیں سب کو یہاں پر مذہبی آزادی ہے اور یہ پاکستان کی دھرتی امن اور محبت کی دھرتی ہے۔
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں پاکستان کی عوام کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جب ہمارے سِکھ مہمان یہاں پر تشریف لاتے ہیں تو پاکستانی عوام بھی انہیں welcome کرتی ہے۔ ہم چاہے ہندو ہیں، چاہے سِکھ ہیں، چاہے مسیحی ہیں یا ہمارا کسی بھی مذہب سے تعلق ہے پاکستان کی حکومت اُن سب کو تحفظ دینے کا اعادہ کرتی ہے اور پاکستانی حکومت ہمیشہ اپنی اقلیتوں کے تحفظ کو یقینی بنائے گی۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، اروڑا صاحب! بہت شکریہ۔ for the tolerance of society آپ کی بڑی contribution ہے اور یہ بڑی اچھی بات ہے۔ میں تو یہ کہوں گا کہ آپ اس پورے ایوان کو across the divide کرتارپور راہداری میں invite کریں وہاں پر سب کو جا کر کرتارپور راہداری دیکھنی چاہئے۔ بہت شکریہ۔ جی، رانا صاحب!

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! میں آج پنجاب اور پاکستان کے سب سے اہم issue پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ آج کل گندم کی کٹائی کا season ہے اور حالات یہ ہیں کہ اس اجلاس سے پہلے حزب اختلاف کی requisition پر گندم کے اوپر اجلاس بلایا گیا تو اُس اجلاس میں وزیر صاحب آئے تھے اور اپنے دونوں بازو اوپر اُٹھا کر کہہ دیا کہ ہم نے گندم کا فی من ریٹ 39 سو روپے کر دیا ہے۔ انہوں نے گندم کا فی من ریٹ 39 سو روپے تو کر دیا ہے لیکن اس گندم کو لینے والا کوئی نہیں ہے۔ پہلے محکمہ خوراک کسان سے گندم کا ایک ایک دانہ لیتا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! میں آپ کو روک رہا ہوں luckily Minister for Agriculture has just entered the Hall. Minister for Agriculture should be on the front rows please. It's very serious concern جو معزز ممبران سوالات اُٹھا رہے ہیں تو آپ سُنیں کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔

کسانوں کا حکومت پنجاب سے سرکاری ریٹ پر گندم خریدنے کا مطالبہ

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! اب محکمہ زراعت کے وزیر صاحب بھی آ گئے ہیں لیکن محکمہ خوراک کے وزیر آج بھی نہیں ہیں انہوں نے گندم کا فی من ریٹ 39 سو روپے رکھا لیکن یہ گندم خرید نہیں رہے۔ ہمارا محکمہ زراعت، محکمہ خوراک اور حکومت اتنی ناکام ہو چکی ہے کہ جب کھاد خریدنے کا وقت آتا ہے تو AC اور DC صاحبان کھاد ڈیلرز کو کنٹرول نہیں کر سکتے وہ دو دو ہزار روپیہ یوریا black کرتے ہیں اور تین تین، چار چار ہزار روپیہ black میں ہم نے DAP کھاد خرید کر فصلوں میں ڈالی۔ اب حالات یہ ہیں کہ اب کوئی ہماری گندم خریدنے کو تیار نہیں ہے۔ ہمارے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا کہ گندم 39 سو روپے فی من خریدی جائے گی لیکن آج آڑھتی کھیتوں میں 28 سو روپے تک گندم خرید رہے ہیں۔ پنجاب کی 50 فیصد گندم آڑھتی خرید چکے ہیں اور اُس گندم کے پیسے بھی وہ ہمیں نہیں دے رہے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں گندم تو حکومت ہی خرید سکتی ہے ہم نے تو کبھی گندم خریدی ہی نہیں تھی۔ ہم آپ کو اس گندم کے پیسے دو ماہ یا تین ماہ بعد دیں گے۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ آج اگر کسان کو اُس کی فصل کا معاوضہ نہ ملا تو یہ وہ کسان ہے جو 25 کروڑ عوام کے لئے اناج مہیا کرتا ہے، اُن کے لئے گندم اُگاتا ہے اور اُن کے لئے چاول اُگاتا ہے تو اگلی چاول کی فصل کے لئے اُس کے پاس پیسے نہیں ہوں گے تو ہماری معیشت نیچے جائے گی۔ چاول کی وجہ سے ہمارے ملک میں زرمبادلہ کی صورت میں جو ڈالر آتے ہیں وہ نہیں آئے گا۔ اگر ہمارا کسان گندم کی بجائے کوئی اور فصل کاشت کرنے لگ جائے گا تو ہمیں باہر سے یہی گندم درآمد کرنا پڑے گی۔ اس دفعہ نگران حکومت نے 22 لاکھ میٹرک ٹن گندم باہر سے منگوانے کی اجازت دے دی اور انہوں نے وہ گندم private لوگوں کے ذریعے منگوا لی لیکن اُنہیں کوئی پوچھنے والا نہیں تھا تو انہوں نے 35 لاکھ میٹرک ٹن گندم منگوا لی اور ہمارے اپنے کسانوں کی پچھلے سال والی گندم گوداموں میں پڑی ہوئی ہے۔ باہر سے جو گندم آئی وہ 31 سو روپے فی من پڑی۔ یہ وہ گندم تھی جو مرغیوں کی خوراک اور جانوروں کے ونڈے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ انہوں نے وہ گندم سیدھی فلور ملوں کو 47 سو روپے فی من بیچ دی۔ ہمارے پرائیویٹ لوگوں کو تو ایک ارب ڈالر بچ گیا لیکن کسان بے چارہ پھنس گیا۔ اس وقت

کسان ملک میں سب سے زیادہ ٹیکس دے رہا ہے۔ آپ ایک ایکڑ کو دیکھیں کہ اس میں ایک سال میں چار بوریاں DAP اور چھ بوریاں یوریا پڑتی ہیں۔ آپ ان کی قیمت لگائیں تو یہ 90ہزار سے ایک لاکھ روپے بنتی ہے۔ اس پر 45ہزار روپے ٹیکس ہے۔ آپ ڈیزل کو دیکھیں تو330 لٹر ایک ایکڑ پر خرچ ہوتا ہے۔اس پر ٹیکس دیکھیں تو وہ بھی60ہزار روپے بنتے ہیں۔ آپ زرعی ادویات کو دیکھیں تو اس پر بھی 60ہزار کسان خرچ کرتا ہے تو وہ 20ہزار روپے ٹیکس بنتا ہے۔ کسان سے سب سے زیادہ زرعی انکم ٹیکس لیا جاتا ہے۔ کسان کو پانی نہیں ملتا اس کے لئے بھی وہ ٹیکس دیتا ہے۔ کسان سردی گرمی میں اناج پیدا کرتا ہے۔ اس وقت پورے پنجاب کا یہ بہت serious مسئلہ ہے۔ یہاں ہمارے وزیر زراعت بیٹھے ہیں میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم نے 28سو روپے میں یا25سو روپے میں ہی گندم بیچنی تھی تو انہوں نے 39سو روپیہ کس چیز کا rate رکھا ہے۔

جناب سپیکر: راناصاحب! آپ کا بہت شکریہ۔ وزیر زراعت صاحب! میں جب لابی میں آرہا تھا تو میں بہت سے ممبران سے ملا جن میں سے حکومتی ممبران بھی تھے۔ Everybody had a concern اگر ایسا ہے کہ حکومت گندم نہیں خرید رہی تو یہاں وضاحت کی جائے کہ ایسا کیوں نہیں کیا جارہا۔ اگر آپ کے پاس پچھلی گندم پڑی ہے اور مارکیٹ میں کیا فرق آرہا ہے۔ This is a very burning question لوگ بڑی تعداد میں اپنی زمین کی فردیں اٹھا کر پھر رہے ہیں۔ آپ نے پالیسی revise کی اور رقبہ کو بڑھایا ہے تو یہ اچھا کیا گیا ہے۔ میری اطلاع کے مطابق اب ساڑھے بارہ ایکڑ تک لے گئے ہیں لیکن اس وقت منڈیوں میں کیا rate چل رہا ہے۔ کیا کسان کو اس کی فصل کا معاوضہ گورنمنٹ کے اعلان کردہ rates کے مطابق دیا جارہا ہے یا نہیں؟ کسانوں کا ایک بہت بڑا طبقہ ہے جو تمام اضلاع پر پھیلا ہوا ہے۔ It is a political economy somehow. If these farmers are left alone and paid no heed تو پھر کہاں بات جائے گی۔ This needs a very clear policy and it has to be stated in the House. آپ بتادیں تاکہ یہ اضطراب کم ہو۔ جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو بات کی ہے وہ valid ہے۔ آج کل یہ burning and hot issue ہے۔ میں خود ایک کسان ہوں اور اس سے بخوبی

آگاہ بھی ہوں لیکن انہوں نے خود ہی یہ بات کر دی ہے کہ وفاقی نگران حکومت نے national level پر shortfall آئی تو انہوں نے گندم درآمد کی جبکہ پنجاب میں surplus گندم موجود تھی۔ آج یہ حالت ہے کہ ہمارے گوداموں میں پچھلے سال کی گندم بھی پڑی ہوئی ہے، درآمد شدہ سستی گندم بھی موجود ہے اور اوپر سے ہماری bumper crop بھی آگئی۔ پچھلے سال گندم کا بہت اچھا rate ملا تھا تو کسانوں نے گنا اور آلو اٹھا کر گندم کاشت کی۔ میں گندم کی خرید کے حوالے سے وزیر خوراک سے ضرور بات کروں گا۔ انشاءاللہ میں اور وزیر خوراک مل کر اس ہاؤس کو اعتماد میں لیں گے۔ میں وزیر زراعت ہونے کے ناتے سے یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ اس حکومت کی priority کسان ہے اور ان میں سے ساڑھے بارہ ایکڑ یا اس سے کم کے مالک ہیں۔ ہماری وزیر اعلیٰ صاحبہ نے 25 دن کے اندر لگ بھگ 500۔ارب روپے کے قریب ایک زرعی پیکج کا اعلان کیا۔ اس زرعی پیکج کے اندر سب سے بڑا حصہ 150۔ارب روپے کا کسان کارڈ ہو گا۔ ہم بلا سود قرضے دیں گے جو کسانوں کو بیج، کھاد اور ادویات جیسی commodities پر ملے گا۔ اس کا پورے پنجاب میں پانچ لاکھ کے قریب کسانوں کو فائدہ ہو گا۔

جناب سپیکر! اس کے بعد ایک اور hot topic and hot issue ہے کہ fertilizers, pesticides اور دو نمبر بیج کی black market unfortunately ہمارے صوبہ میں establish ہوئی ہے۔ اس پر محکمہ زراعت جنگی بنیادوں پر قانون سازی پر کام کر رہا ہے۔ اس قانون میں اس blackmail مافیا کو ختم کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! ہم پورے پنجاب کے ہر ضلع میں one window operation کا آغاز کرنے جا رہے ہیں۔ ہم پرائیویٹ سیکٹر کو اس میں شامل کریں گے جس میں آپ کو بیج، کھاد، زرعی ادویات، rental services اور silos جس کے اندر cold storage کا network ملے گا۔ آپ اگر ہمارے ہر فصل کے سالانہ yield losses اور grain losses دیکھیں تو اس کو tackle کرنے کے لئے دو سال کے اندر ہم 30 ہزار کے قریب مشینری دینے جا رہے ہیں جو کہ سرکار 40/60 کی subsidy پر دینے جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! یہ ہماری وہ سکیمیں ہیں جو ہم چھوٹے کسان کو target کر کے دے رہے ہیں۔ اس کے ساتھ Hi-tech mechanization ہے۔ اس کے ساتھ agricultural

reforms ہیں لہٰذا اس حکومت کی کسان priority ہے۔ ہم کسان کو ان شاءاللہ تعالیٰ اچھے طریقے سے address بھی کریں گے۔

جناب سپیکر: وزیر زراعت صاحب! آپ جس طرح کہہ رہے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ کیا آپ ساڑھے بارہ ایکڑ تک کے کسان سے گندم خرید رہے ہیں۔

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ): جناب سپیکر! میں وزیر خوراک کے ساتھ بیٹھ کر بتا سکتا ہوں۔ ہماری اس پر کافی میٹنگز ہوئی ہیں۔ اس وقت محکمہ خوراک کی جو پالیسی ہے اس میں 6 بوریاں فی ایکڑ والی پالیسی چل رہی تھی جو PITB کی Website پر رجسٹریشن اور اس کے بعد procurement کی ہے۔ یہ پالیسی کل تک تو یہی تھی اگر محکمہ خوراک نے اس کو revise کیا ہے تو میں وزیر خوراک کے ساتھ بیٹھ کر ہاؤس کو باقاعدہ آگاہ کر دیں گے۔

جناب سپیکر: اس کا معنی یہ ہے کہ آپ کے علم میں 6 ایکڑ کے کسان سے محکمہ خوراک procurement کر رہا ہے۔

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ): جناب سپیکر! 6 ایکڑ پر applications لی جا رہی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! وزیر زراعت سے پوچھا تو گندم کے بارے میں گیا تھا تو میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ:

جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہ ہو روزی
اس کھیت کے ہر خوشۂ گندم کو جلا دو

جناب سپیکر! ہم سوال کیا کر رہے ہیں اور یہ جواب کیا دے رہے ہیں۔ انہوں نے خود ہی بتا دیا ہے پہلے وزیر صاحب بڑا کترا رہے تھے تو ہمیں اس پالیسی کا معلوم ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ساڑھے تین لاکھ پنجاب میں درخواستیں آئی ہیں۔ انہوں نے ایک app بنائی ہے جس کا نہ زمیندار کو پتا ہے اور نہ اس کے پاس android فون ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ آپ app کے ذریعے باردانہ لے سکتے ہیں۔ انہوں نے جو app بنائی ہے اس کی حالت یہ ہے کہ صبح 9 بجے سے 4 بجے شام تک

hang رہتی ہے۔ اس کا یہی وقت ہوتا ہے۔ اس پر ساڑھے تین سو لوگوں نے apply کیا اور 2 لاکھ 80 ہزار کو reject کر دیا گیا اور صرف اور صرف AC صاحبان، میں کسی سیاسی شخصیت کو نہیں کہتا لیکن وہاں جو گماشتے وہاں پھرتے ہیں وہ 15 / 15 ہزار بوریاں لے رہے ہیں۔ وہ ان کے ساتھ مل کر جعلی شناختی کارڈز پر جعلی طریقے سے گندم کا کاروبار کر رہے ہیں۔ یہ 28 سو سے 32 سو روپے کے درمیان گندم لے کر 39 سو روپے فی من بیچ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: راناصاحب! تشریف رکھیں۔ وزیر خوراک procurement کے حوالے سے متعلقہ وزیر ہیں لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ گندم کی خریداری کے حوالے سے اضطراب ہے۔ آپ جو بات کہہ رہے ہیں یہ ایسی بات نہیں ہے جو کسی کو معلوم نہیں ہے۔ This is a genuine concern اور یہ پورے پنجاب میں ہے۔

اگر گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہے کہ آپ نے 6 ایکڑ کے کسان سے گندم خریدنی ہے تو اس کے باردانہ کی جو ترسیل ہے۔ ?Is it happening right now

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! کیا ہم 6 ایکڑ سے زیادہ گندم کاشت نہ کریں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ میں آپ سے یہ نہیں کہہ رہا۔ وزیر زراعت صاحب! کیا 6 ایکڑ کے کسان کو باردانہ مل رہا ہے۔

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ): جناب سپیکر! 6 ایکڑ کے حساب سے PITB میں جو applications آئی ہیں اور جو applications accept ہوئی ہیں اس حساب سے باردانہ دیا جا رہا ہے۔ یہ اجلاس چل رہا ہے میں آپ سے درخواست کروں گا کہ وزیر خوراک procurement پر ہاؤس کو confidence میں لیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی ٹھیک ہے۔ جی احمد خان صاحب آپ کچھ کہنا چاہ رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! ہمارے منسٹر صاحب بیٹھے ہیں

جناب سپیکر: احمد خان صاحب یہ Minister Food نہیں ہیں he is the relevant minister آپ کرمانی صاحب Minister Food کو اس پوری بات چیت سے آگاہ کر دیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! I know sir, he is Agriculture Minister مجھے ابھی پتا چلا ہے کہ منسٹر صاحب بھی agriculture background رکھتے ہیں ان کی بات سے مجھے مایوسی ہوئی ہے کیونکہ ground total different ہے میں نے کوئی point scoring والی بات نہیں کی ہے ابھی یہ کہہ رہے ہیں کہ Minister Food سے مل کر میٹنگ کریں گے۔ اس دن آپ نہیں تھے Minister Food سے ہماری گندم پر پوری بات ہوئی تھی وہ تو بالکل excuse کی پوزیشن میں تھے کہ جس طرح ہمارے منسٹر صاحب نے کہا کہ پنجاب اور فیڈرل نے مل کے یہ کام کرنا تھا اس میں کسان کا کوئی قصور نہیں ہے اس وقت گندم دو حصوں میں تقسیم ہو رہی ہے گراؤنڈ پر ایک آپ کی گرینڈ کی ہوئی گندم جاتی ہے۔ کیونکہ میں بھی agriculture base آدمی ہوں اور آپ بھی agriculture base ہیں یہاں پر 60/80 فیصد agriculture base لوگ موجود ہیں۔ ایک تو ویسے ہی کسان سے 25 سو من گندم اٹھالی جاتی ہے اور جو گرینڈ کی ہوئی گندم ہوتی وہ 3 ہزار سے 32 سو من ملتی ہے۔ جو منسٹر صاحب app کے بارے میں بات کر رہے ہیں کسانوں سے تو اس وقت کوئی application نہیں لی جا رہی ہے۔ یہ اپنے Deputy Commissioner اور commissioner سے پوچھیں اور اس کو correct کریں۔ پٹواری کے through شناختی کارڈ جمع کئے جا رہے ہیں اور ساڑھے 12 ایکڑ پر صرف 6 بوریاں دی جا رہی ہیں۔ کون سا کسان منڈی سے procurement center جائے گا اس کی casting ہی بہت زیادہ ہو جائے گی پچھلی دفعہ 60 rupees per bag casting تھی وہ Food Department نے کم کر کے 30 روپے کر دی ہے۔ اس وقت 40 فیصد گندم اُٹھالی گئی ہے اور ہمارے علاقے میں یکم مئی کو procurement شروع ہو رہی ہے۔ ہمارا جنوبی پنجاب کا علاقہ جہاں پر پانی کم لگتا ہے وہ بھی گندم کی harvesting سے فارغ ہو گیا ہے۔ جو کچھ بڑے زمیندار جن کے پاس holding زیادہ ہیں ان کی کچھ گندم ابھی تک کھڑی ہوئی ہے جس کو government address کر رہی ہے وہ ساڑھے 12 ایکڑ والے تو گندم سے فارغ ہو چکے ہیں کیونکہ ہمیشہ تھریشر وہ 10، 12 دن پہلے آجاتی ہے کیونکہ ان لوگوں نے اپنا بھوسا بنانا ہوتا ہے جو harvesting ہوتی ہے وہ مئی تک آجاتی ہے میری ان سے یہ درخواست ہے اگر انہوں نے واقعی کسان کے حال پر رحم کرنا ہے تو اپنی policy پر review کریں یہ کوئی limit رکھ لیں 6 بوریاں نہ رکھیں جو باقی گندم ہو گی اس کو کسان کہاں لے کر جائے ساڑھے

12 ایکڑ کو یہ 35 من پر لے کر جائیں ساڑھے 12 ایکڑ والے کسان کی گندم تو 50 من تک بھی ہوتی ہے لیکن چلئے ان کے لئے میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ 35 سے 40 من تک یہ limit لے کر جائیں اور ان سے گندم خریدیں یہ اس طرح کا ظلم نہ کریں یہ میٹنگ میٹنگ کھیل رہے ہیں اور کسان بیچارا برباد ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، افتخار چھچھر صاحب!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! بہت مہربانی practically آج تک کی صورتحال یہ ہے کہ ابھی تک عملہ ہی appoint نہیں ہوا جنہوں نے گندم purchase کرنی ہے اور کسان practically دربدر رُل رہا ہے اور رو رہا ہے اور کوئی بھی اس کو پوچھنے والا نہیں ہے میں second کروں گا یہ app بابو سسٹم ہے اور ہمارے جو چھوٹے کاشتکار ہیں جو ساڑھے 12 ایکڑ سے کم ہیں ان کو اس app کا بالکل علم ہی نہیں ہے۔ ڈسٹرکٹ اوکاڑہ میں صرف 400 applications کی منظوری ہوئی ہے۔ ڈسٹرکٹ اوکاڑہ تو گندم کا گھر ہے وہاں پر اللہ کا بڑا فضل و کرم ہوا ہے وہاں پر bumper crop ہوئی ہے اس ساری debate کو مان لیا جائے کیا وہ عقل کے اندھے تھے جن کو پتا تھا کہ کسان کی bumper crop تیار ہو گئی ہے اور پھر بھی انہوں نے اجازت دے دی کہ آپ باہر سے گندم منگوالیں۔ میری humble request ہو گی کہ آپ ہاؤس کی ایک committee constitute کریں۔ خدا کی قسم میں اپنی گورنمنٹ کو سامنے ہاتھ جوڑ رہا ہوں زمیندار رُل گیا، مر گیا ہے اور یہ ہم سب کے لئے جو زمیندار طبقے سے تعلق رکھتے ہیں ان کے لئے لمحہ فکریہ ہے میری آپ سے استدعا ہو گی کہ آپ custodian of the House جو farmer background کے دوست ہیں ان کے ساتھ مل کر committee constitute کریں اور TOR's میں اس کو بھی لے کر آئیں کہ وہ کون سے عوامل تھے کہ جب کسان کی فصل تیار ہو گی تو پھر permit کیا گیا اپنے فائدہ کے لئے آپ گندم منگوانے کی اجازت دے رہے ہیں میری استدعا ہے اور clapping کر کے یہ سارا ہاؤس بھی کہے گا کہ اس پر کمیٹی بننی چاہئے۔ Thank you very much۔

جناب سپیکر: جی، جناب سردار محمد علی خان۔ سردار صاحب رانا صاحب کھڑے ہو گئے نیں او پہلے گل کر لیون جی، رانا اقبال صاحب!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! جی، میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ ایک دن Agriculture کا ضرور رکھیں اور اس میں Food Minister اور Agriculture Minister صاحب بھی یہاں پر موجود ہوں ان کی موجودگی میں ان کے ساتھ مل کر اس کا حل کریں کسان اس وقت جتنی مصیبت میں ہیں وہ اس سے پہلے کبھی بھی نہ تھے۔

جناب سپیکر: اس پری بجٹ میں ہم ایک دن مقرر کریں گے یہ آپ کی بڑی صائب رائے ہے اس کا بھی ابھی فیصلہ کرتے ہیں اس کو کس طرح سے کرنا ہے جی، سردار محمد علی خان صاحب!

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! چھچھر صاحب نے کمیٹی بنانے کی بات کی ہے اس میں بہت ٹائم لگ جانا ہے۔

جناب سپیکر: راناصاحب Sardar Sahib has the floor

سردار محمد علی خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ کی بہت مہربانی آپ نے اس burning issue پر بات کرنے کی اجازت دی کیونکہ مجھے یہاں تک علم ہے آپ بھی ایک زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں اور اس burning issue پر ہمیں پوری توقع ہے آپ کا عہدہ اس معاملہ کو highlight کرنے اور اس کو حل کی طرف لے کر جانے میں بھرپور کردار ادا کرے گا۔ میں فاضل منسٹر صاحب کا مشکور ہوں اور مجھے یہ خوشی ہوئی ہے کہ ابھی آپ نے جو وزارتیں دی ہیں تو اُن میں کم از کم زراعت کی وزارت ایک زمیندار کو دی گئی ہے جو کہ بڑی خوش آئند بات ہے۔ میں اِن کی معلومات میں تھوڑا سا اضافہ کرنے کے لئے دو تین گزارشات کروں گا۔ میں اگر ان موصوف کا نام نہ لُوں تو یہ زیادتی ہو گی کہ investigative journalist ذوالفقار مہتو صاحب نے "سماء" ٹی وی پر دو پروگرام زمینداروں کے مسائل اور issues پر کئے اور ان پروگراموں میں انہوں نے بھارتی کسانوں کو on board لیا تھا۔ بات یہ ہے کہ فاضل منسٹر صاحب کی گفتگو that was totally futuristic میں خود بھی ایک چھوٹا سا زمیندار ہوں اور بخدا! مجھے سمجھ ہی نہیں آ رہی کہ ہم پُورا سال یعنی زمیندار اِس دن کا انتظار کرتے ہیں اور ہر لمحہ فصلوں کی رکھوالی بھی کرتے ہیں اور زمیندار واحد طبقہ ہے جس کی فصل سے تمام تر معاملات، ایک کیڑی سے لے کر جانور چرند پرند تک اپنا سلسلہ لے کر ہم تک فصل پہنچتی ہے۔ یہ پُورے ملک کی زرعی پیداوار کا

78 فیصد contribution پنجاب کر رہا ہے اور باقی 22٪ almost دیگر صوبے کر رہے ہیں۔ بڑا افسوس ہوتا ہے کہ باقی صُوبوں میں گندم کا procurement rate 4600 روپے فی من ہے جبکہ ہمیں بجائے اس کے کہ کسان اور زمیندار کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے تھی ہم کسان کو discourage کر رہے ہیں اور پتا نہیں کون اِس سسٹم اور ہم لوگوں کو تباہ کرنے کی طرف لے کر جارہا ہے۔ ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت زمیندار کو مارا جارہا ہے۔ کل خانیوال سے میرے فاضل ممبر بات کر رہے تھے کہ آج سے 20 سال قبل ایک نعرہ تھا کہ "دب کے واؤتے رج کے کھاؤ"۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب یہ بات "رج کے کھانے" والی ضرور ہے لیکن اس کے ساتھ یہ add کر دیں کہ "زمیندار مکاؤ" والا سلسلہ چل رہا ہے۔

جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم بلا سُود قرضوں کا بندوبست کر رہے ہیں۔ پچھلے سال 352۔ ارب روپے گندم کی procurement کے لئے دیا گیا جس پر 22 فیصد سود ہے اور اس سود کا 11۔ ارب روپے ماہانہ سُود ادا کیا جارہا ہے۔ اب پنجاب حکومت کے فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے وفاقی حکومت کو 552۔ ارب روپے گندم کی خریداری کے لئے رقم کی درخواست دی ہوئی ہے۔ ہماری گندم کی پیداوار that is 22.5 ملین میٹرک ٹن ہے اول تو کوئی اندرونی اختلافات کی نذر یہ request ہو رہی ہے اور مجھے نہیں پتا کیونکہ یہ اُن کا اپنا ذاتی معاملہ ہے۔ اگر یہ 552۔ ارب روپے آجاتے ہیں تو اس میں 352۔ ارب روپے تو سابقہ procurement کے دینے ہیں جن میں سے 1.25 ارب روپے صرف ایک ملین میٹرک ٹن گندم کی قیمت بنتی ہے تو باقی 21 ملین میٹرک ٹن گندم کہاں جائے گی؟ میں ایک چیز اور بھی آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ اپوزیشن لیڈر نے فرمایا، میں افتخار حسین چھچھر صاحب کی بھی ہر بات پر ایک ہزار فیصد تک اتفاق کرتا ہوں، چھ ایکڑ، زمیندار کے لئے تو مذاق ہے اور چھ ایکڑ کا زمین دار ساری زمین پر گندم نہیں لگاتا۔ سال میں دو فصلیں ہوتی ہیں جن میں ایک گندم ہوتی ہے اور دوسری ساؤنی کی فصل ہوتی ہے تو 10 ایکڑ، 12 ایکڑ اور 15 ایکڑ والا سفید پوش زمیندار جس کا گزر بسر ہی گندم پر ہے جو سارا سال اپنی فصل کا انتظار کرتا ہے تو وہ کدھر جائے گا؟ وہ تو بے چارہ مارا جائے گا تو میری اِس حوالے سے صرف یہ submission ہے کہ اس کا کوئی حل نکالا جائے۔ ایک اور issue ہے جو practically بات ہے کہ متعلقہ عملہ جب فصل دیکھنے کے لئے جاتا ہے تو وہ زمیندار سے سوال کرتا ہے کہ فصل تو

آپ کی ٹھیک ہے لیکن آپ کی گرداوریاں نہیں لگی ہوئیں۔ چھوٹے چھوٹے hurdles ہیں جو زمیندار کے لئے بہت بڑے ہیں لیکن حکومت کے لئے بہت چھوٹے ہیں۔ میں قطعاً تنقید نہیں کرنا چاہتا لیکن "گفتار کے غازی" نہ بنیں بلکہ "کردار کے غازی" بنیں کیونکہ:

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب خالد محمود رانجھا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانجھا صاحب!

جناب خالد محمود رانجھا: جناب سپیکر! شکریہ۔ زراعت سے متعلق بات ہوئی ہے جس پر آپ نے فرمایا ہے کہ اِسی سیشن میں discussion ہو گی لیکن وقت تیزی سے گزر رہا ہے۔ فصل لگاتار آ رہی ہے تو اس میں ذرا جلدی کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، بالکل آپ نے درست فرمایا۔

جناب خالد محمود رانجھا: جناب سپیکر! کمیٹی بنانے والی بات ہوئی ہے جو یہ determine کرے گی کہ ہوا کیا ہے۔ یہ ایک crime commit ہوا ہے اور اِس ملک کو دو طرح سے لُوٹا گیا ہے۔ ایک طرف زمیندار مارا گیا ہے اور دوسری طرف آپ کا foreign exchange ضائع ہوا ہے جس کے لئے آج کل ہم در بدر پھر رہے ہیں۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ کمیٹی اِسے پُوری طرح سے investigate کرے اور culprits کو سامنے لایا جائے۔ آپ کو بھی یاد ہو گا اور مجھے بھی یاد ہے کہ پچھلے سال گندم خریدنے کے لئے ایڈمنسٹریشن زمینداروں کے گھروں پر چھاپے مار رہی تھی۔ زمیندار کی اپنے استعمال کے لئے رکھی گئی گندم کو بھی "سٹور" ظاہر کر کے پرچے کاٹے گئے، لوگوں کو ہراساں کیا گیا اور گندم گھروں سے نکالی گئی تو کیا یہ ایک مرتبہ پھر وہی چیز لانا چاہ رہے ہیں؟ اگر زمیندار کو گندم کی قیمت صحیح نہیں ملے گی، اگر آج عین موقع پر آ کر آپ اس کی گندم کی خریداری بند کر دیں گے تو اگلے سال وہ گندم کاشت نہیں کرے گا اور پھر وہی گزشتہ سالوں والی exercise ہو گی، وہی shortage ہو گی اور وہی سب کچھ ہو گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: All honorable Members to be seated please.جی، رانجھا صاحب! تشریف رکھیں۔

جناب احمر بھٹی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احمر بھٹی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم 0 جناب سپیکر! شکریہ، میں پچھلے چند روز سے دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے دونوں اطراف کے تمام فاضل ممبران اس burning issue پر بات کر رہے ہیں۔ میری ایک تجویز ہے جیسا کہ حکومتی بنچز سے ایک فاضل ممبر نے بھی تجویز دی تو میں بھی ایک تجویز دینا چاہتا ہوں کہ بجائے اِس کے کہ اس معاملے کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے کیوں نہ ایک مشترکہ قرارداد اِس ہاؤس کی جانب سے پیش کی جائے جس پر دونوں اطراف سے اِس بات پر اتفاق کیا جائے کہ یہ ہاؤس فیصلہ کرے کہ حکومت گندم کی procurement کیسے کرے گی۔ شکریہ

جناب محمد عون جہانگیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اِس کو wind up کریں کیونکہ دوسرا بزنس بھی چلانا ہے۔ جی، فرمائیں۔

جناب محمد عون جہانگیر: شکریہ، جناب سپیکر! ہماری زراعت اس ملک کی economy کی backbone ہے اور ہماری زراعت کے حساب سے ہمارا پنجاب پُورے ملک پاکستان کو پال سکتا ہے۔ اِس دفعہ ہم بار بار تذکرہ کرتے ہیں کہ "Bumper Crop" ہے اور پہلے ہی ہم گندم درآمد کر چکے ہیں اور اِس وجہ سے یہ مسئلہ آیا ہے۔ یہ "Bumper Crop" آنے کی وجہ یہی ہے کہ اس دفعہ ہماری زراعت سے وابستہ لوگوں نے گندم کی فصل کاشت کی ہے اور اُنہوں نے گندم کی طرف shifting کی ہے کیونکہ پہلے یہاں پر تربوز لگتے تھے جو کہ اس دفعہ نہیں لگے۔ میں request کرتا ہوں کہ مہربانی فرما کر حکومت اسے ضرور دیکھے کہ مہنگے پانی، مہنگی کھادوں کے باوجود پنجاب کے کاشت کار نے گندم اُگائی اور اتنی گندم اُگائی جو کہ پُورے پاکستان کو پال سکتی ہے تو انہیں encourage کیا جائے discourage نہ کیا جائے۔ آج کل باردانہ کے چلنے والے

فی ایکڑ 6 بوری کے سسٹم میں بوریوں کی تعداد ضرور بڑھائی جائے تا کہ ہمارا کاشتکار encourage ہو اور وہ اگلے سال زیادہ سے زیادہ فصل اُگائے۔ ہم گندم کی درآمد کر کے foreign exchange ضائع کر رہے ہیں، اِس سے بھی ہمارا ملک بچ سکے اور زمینداروں کو incentives دیئے جائیں تا کہ وہ اس فصل پر بھرپور توجہ دے کر زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کر سکیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ میں نے شاہ صاحب کو floor دیا ہے اس کے بعد ڈھلوں صاحب کی طرف آتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اس کو windup کریں It should be the last speech پہلے شاہ صاحب بات کر لیں اس کے بعد ڈھلوں صاحب کر لیں گے اس کے بعد آگے چلیں گے۔ جی، شاہ صاحب!

جناب ذوالفقار علی شاہ: جناب سپیکر! جو ہمارے وزیر زراعت ہیں یہ میرے چھوٹے بھائی ہیں اور میں کبھی بھی نہیں چاہوں گا کہ جو ہمارے مسائل پچھلے کئی سالوں سے پیدا ہوئے ہیں اُن کا غصہ اِن پر اتارا جائے لیکن میں اِن کو heads-up ضرور دینا چاہتا ہوں۔ میں تمام ہاؤس کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ ایک وقت تھا کہ محکمہ زراعت چھوٹے چھوٹے اشتہاری بورڈ بناتا تھا اور اس پر لکھا جاتا تھا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ آپ نے فصل کو فلانی کھاد دینی ہے اور فلانا سپرے کرنا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ ان اشتہاری بورڈ پر یہ لکھنا شروع کر دیا کہ جب آپ نے بیج ڈالنا ہے تو آپ نے فلانی سورت مبارکہ پڑھنی ہے اور جب فصل کو اٹھانا ہے تو آپ نے فلانی سورت پڑھنی ہے۔ اب مجھے محسوس ایسا ہو رہا ہے کہ آئندہ ان کا محکمہ یہ لکھنا شروع کر دے گا کہ اب زمیندار کے لئے فاتحہ پڑھی جائے۔ یہ ہماری deterioration ہے۔ وہ کہتے ہیں ناں کہ دوا نہیں دعا کا وقت آ چکا ہے، اب ہم آہستہ آہستہ دعا کے وقت کے قریب ہی جا رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہمارے وزیر خوراک نے فرمایا کہ اگر ہم نے یہ گندم خریدی، یہ ذرا consent دیکھیں اور resolve دیکھیں، انہوں نے فرمایا کہ اگر ہم نے یہ گندم خریدی تو ہم پاکستان سٹیل ملز بن جائیں گے۔ دیکھیں، پاکستان سٹیل ملز ایک کاروبار ہے اور گندم ہماری زندگی ہے۔ جب آپ کے وزیر خوراک کا resolve یہ ہے کہ ہم یہاں پر کاروبار کرنے بیٹھے ہیں تو پھر کاروباری تو نفع دیکھتا ہے۔ یہاں پر کاروبار نہیں ہو رہا ہے یہ تو لوگوں کی زندگیاں اور لوگوں کا مستقبل ہے۔ اگر آپ

اس کو as a business چلائیں گے تو پھر تو کام ہو گیا۔ پھر جنہوں نے خوانچہ لگانا تھا انہوں نے تو خوانچہ لگالیا۔ یہاں پر یہی طریق کار ہے کہ جب خوانچہ لگتا ہے، لوگ ویسے ہی کہتے ہیں کہ ڈالر نہیں ہیں، ہم چیز import نہیں کر سکتے، vital چیزیں، میڈیسن import نہیں کر سکتے تو اتنی ساری گندم کے لئے billions of dollars کہاں سے نکال لئے؟ یہ ساری گیم خوانچوں کی ہے لیکن زمیندار اس ملک کے لوگ real ہیں۔ اگر یہ بھوکے مرے تو یہ آپ کو کھا جائیں گے، یہ ایک دوسرے کو کھا جائیں گے۔ یہ 25 کروڑ عوام ہے اگر یہ بھوکی مری تو یہ ایک دوسرے کو کھا جائیں گے۔ آج آپ گندم نہیں خریدیں گے، آپ کے کاشتکار نے قرضے لے کر یہ فصل اگائی ہے وہ کیسے اگلی فصل اگائے گا؟ آپ ایک پورا cycle disturb کر رہے ہیں اور ہمارے وزیر موصوف کہہ رہے ہیں کہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ جو یہاں پر black sheep یا blackmailers ہیں، سب سے بڑا blackmailer اِن کا اپنا ڈیپارٹمنٹ ہے۔ جو crisis fertilizer کا آیا ہے وہ اِن کے ڈیپارٹمنٹ کی وجہ سے آیا ہے۔ وہ brokers کے ساتھ سودا کر لیتے ہیں اور shortage create کر دی جاتی ہے۔ آپ نے حقیقت دیکھ کر کچھ فیصلے کرنے ہیں اور کچھ فیصلے emergency and crisis situation میں کئے جاتے ہیں جن کا کسی reality کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا اور وہ فائدے کے لئے نہیں ہوتے بلکہ وہ فیصلے صرف جان بچانے کے لئے کئے جاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت ہم اِس موڑ پر پہنچے ہوئے ہیں کہ جہاں ہمیں survival کی ضرورت ہے، ہمیں عیاشیوں کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شاہ جی، بہت شکریہ۔

جناب فرحت جاوید: جناب سپیکر! پلیز، مجھے موقع دے دیں، میں نے بہت مختصر بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرحت جاوید صاحب!

جناب فرحت جاوید: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں صرف یہ بات کروں گا کہ ہمارے وزیر زراعت نے پانچ سو۔ ارب روپے کے پیکج کی بات کی تھی جس میں 112۔ ارب روپے کا قرضہ تھا۔ اگر اُن کی priority کسان ہے تو میری suggestion یہ ہے کہ جو ہم کسان کے لئے قرضوں کا

پیکج لانا چاہ رہے ہیں اگر اس رقم سے گندم خرید لی جائے تو پھر میرے خیال میں کسان کو قرضوں کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، وقاص صاحب!

جناب وقاص محمود مان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب 8 دن پہلے وزیر خوراک یہاں بیٹھے تھے اور اس پر discussion ہو رہی تھی تو اُس دن بھی حکومتی بنچز اور اپوزیشن کے بنچز کی جانب سے کوئی ایک بندہ ایسا نہیں تھا جو گورنمنٹ کی پالیسی کے ساتھ اتفاق کرتا ہو۔ آج بھی ایسا ہی ہے۔ یہ اتنا burning issue ہے کہ ہمیں باقی سب کچھ پیچھے رکھ کر اِس کو prioritize کرنا چاہئے۔ آپ کل وزیر خوراک کو بلوائیں، میری گورنمنٹ سے یہ suggestion ہو گی جیسے رانا صاحب نے پہلے کہا کہ اس پر تاخیر نہ کریں کیونکہ آپ کا کسان آج سٹریچر پر ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم اُس کو کل دیکھیں گے، پرسوں دیکھیں گے یا دس دن بعد دیکھیں گے۔ گندم کی کٹائی شروع ہے اور almost 30, 40 percent گندم کاٹی جا چکی ہے۔ اگر آج ہم گندم نہیں خریدیں گے تو اُس کو آڑھتی اور middleman تو خرید رہا ہے۔ اگر حکومت آج سے 15 دن بعد یا 20 دن بعد purchase کرے گی تو اُس کا فائدہ کسان کو نہیں ہو گا بلکہ اُس کا فائدہ middleman یا آڑھتی کو ہو گا کیونکہ گندم تو کسان کے ہاتھ سے نکل جائے گی۔ we have to take some quick action over here جیسے میرے بھائی نے بھی بات کی کہ 450۔ ارب روپے کا پیکج دے رہے ہیں اور انہوں نے کہا کہ ہم کسان کو interest free loan دینے جا رہے ہیں۔ already اِس وقت کسان نے 29 percent پر قرضہ لیا ہوا ہے اور سب لوگ زمین کے مالک نہیں ہیں۔ کئی ایسے لوگ ہیں جنہوں نے زمین ٹھیکے پر لی ہوئی ہے اور انہوں نے آگے دو لاکھ، اڑھائی لاکھ پونے تین لاکھ فی ایکڑ ٹھیکہ ادا کر دیا ہوا ہے یا اُس میں سے کچھ payment کر دی ہے۔ یہ بہت بڑا disaster ہونے جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔

جناب وقاص محمود مان: جناب سپیکر! میں نے مختصر بات ہاؤس کی proceeding کے حوالے سے کرنی ہے۔ کل ہمارا جو زیرو آور یا کچھ سوالات تھے۔ I want to ask کہ کیا وہ pend کر دیئے ہیں؟

جناب سپیکر: وہ dispose of کر دیئے تھے جب آپ باہر گئے but few of your members came میں نے اُن کو کہا کہ اُن کو retake کر لیں گے، وہ دوبارہ ہو جائیں گے۔

جناب وقاص محمود مان: جناب سپیکر! جیسے آج کا business تھا جب ہم یہاں آئے تو پتا چلا کہ فلاں بندے کا یہ سوال ہے۔ مثال کے طور پر قریشی صاحب کے تین سوالات تھے۔ کیا یہ اچھا نہیں ہو گا کہ اس practice کو بہتر بنایا جائے، ہم ممبران اور منسٹر صاحب کو بھی دو، تین دن پہلے پتا چل جائے کہ آپ کا یہ سوال ہے پھر وہ ممبر یہاں موجود ہو گا۔ ہم اس کے لئے WhatsApp استعمال کر لیں۔

جناب سپیکر: وقاص صاحب! جو آپ کہہ رہے ہیں یہ ideally correct ہے اور یہ practice as long as Rana Sahib was the Speaker اور ایم پی ایز کے پاس اس کی کاپی پیپلز ہاؤس میں آجایا کرتی تھی اُس کو ہم پہلے prepare بھی کر لیا کرتے تھے۔ somehow ایجنڈے کی کاپیاں ہاؤس میں رکھنا ختم ہو گئی تھی اور یہ practice متروک ہو گئی۔ اس practice کو دوبارہ revive کرنے کے لئے ہم کام کر رہے ہیں اور اِنشاءاللہ اِس کو ensure کریں گے۔

جناب وقاص محمود مان: بہت شکریہ۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! کیا آپ نے گندم پر بات کرنی ہے؟ اگر تو گندم پر بات کرنی ہے تو آپ کریں مجھے باقی ایجنڈا ابھی چلانا ہے کیونکہ ابھی بہت سارا business پڑا ہے۔ Please avoid the repetition

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! ہمیں ہاؤس کی دونوں جانب سے یہ پتا چلا ہے کہ یہ بہت serious issue ہے اور میرے خیال میں آپ bridge بن سکتے ہیں between the government, parliament and farmers. واقعی کچھ پالیسیوں کو review کرنے کی

شدید ضرورت ہے کیونکہ everything is not ok, all is not well. میرے خیال میں آپ اس میں ایک instrumental role ادا کر سکتے ہیں۔ اِس وقت وزیر اعلیٰ صاحبہ کو جو ساری information دی جاتی ہیں وہ ظاہر ہے کہ ایک خاص angle سے دی جاتی ہیں۔ وہ اس حوالے سے بہت sincere ہیں she wants کہ کسان کی ہر حالت میں مدد کی جائے لیکن اُن کو یہ بتایا جاتا ہے کہ یہ مافیا راج کر رہے ہیں، middlemen profit لے جاتے ہیں، آڑھتی سارا پیسا کھا جاتے ہیں اور کسان کو کچھ نہیں ملے گا۔ یہ سب scam ہے۔ میرے خیال میں آپ کا role اِس وقت بہت important ہے. and you must take some kind of decision on this. بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، صلاح الدین خان!

جناب صلاح الدین خان: جناب سپیکر! ہمارے ڈیرہ غازی خان میں جب روہت کوہیاں آتی ہیں اور خاص طور پر اس موسم میں جب بارشیں بھی ہو رہی ہیں، پانی چل رہا ہے اور کسان کی فصلیں کھلیانوں میں پڑی ہوئی ہیں۔ ابھی تک purchase شروع نہیں ہوئی۔ پھر دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ چھوٹے کاشتکار سے گندم لی جائے گی، چھوٹا کاشتکار تو پیدا ہی اتنی کرتا ہے جو وہ consume کر سکے۔ مصیبت یہ ہے کہ اگر کاشتکار کی فصل نہ ہو، کم ہو جائے تو چھاپے لگتے ہیں اور اگر زیادہ ہو جائے تو خریدار نہیں ہے۔ یہ کاشتکاروں کے لئے ہے کہ:

اے غربت اساں تھک گئے ہاں کسے ہور دے گھر وی گئی کر
جہڑے مست ہوون وِچ بختاں دے کدی اوہناں دی خبر وی لئی کر
کدی کسے دے گھر، کدی کسے دے گھر ایویں ٹُردی پھردی رہئی کر
تیری وجہ توں بہوں نقصان تھی ویندن ہکو کاشتکاراں نوں چمبڑ نہ گئی کر

(نعرہ ہائے تحسین)

معزز ممبران: مکرر، مکرر۔۔

جناب سپیکر: بُہت پرزور اصرار ہے۔ صلاح الدین صاحب! مکرر۔

جناب صلاح الدین خان: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میرا بلوچ علاقے سے تعلق ہے وہاں بلوچی بولنے والے بھی ہیں۔ میں ان کے لئے یہ شعر عرض کرتا ہوں کہ:

خدائی قدرت وکارآ، زمین نسیت ایں ڈگارا
بے کشتغیں کشارآ، سوز پھُل بہار آ
پہ پھشنگیں دے تیارآ، حدائی قدرت وکارآ

بہت مہربانی۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب معین خان!۔۔۔جناب نورالامین صاحب!

جناب نورالامین وٹو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! اوکاڑہ پنجاب کا سب سے fertile area ہے اور جس طرح گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ 6 ایکڑ کے زمیندار کو 6 بوریاں فی ایکڑ کے حساب سے باردانہ ابھی دیا جانا ہے اور اس وقت تک ہماری گندم کی 80 فیصد برداشت مکمل ہو چکی ہے۔ ابھی تک محکمہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے تحصیل دیپالپور میں ایک بوری بھی تقسیم نہیں کی اور زمیندار آڑھتیوں کو گندم بیچنے پر مجبور ہو چکا ہے اور گورنمنٹ کی app ہے اس میں تحصیل دیپالپور میں صرف دو درخواستیں 12 بوریوں کے ساتھ منظور ہوئی ہیں تو کیا پوری تحصیل دیپالپور میں صرف 12 بوریاں تقسیم کی جائیں گی؟ دوسرا جس طرح فاضل ممبران نے پہلے بھی کہا کہ خدارا اس پر کچھ جلدی ایکشن کرلیں تاکہ ہم اپنے حلقوں میں جا سکیں۔ کسان اس وقت ہم پر بھی اور گورنمنٹ پر بھی بہت غصے میں ہے۔ ہماری گزارش یہ ہے کہ at least باردانہ کی تقسیم ہے وہ کل سے ہی کی جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: ملک احمد سعید صاحب!

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں نے صرف دو تجاویز دینی ہیں دوستوں نے بڑی کھل کر بات کی۔ دونوں طرف سے ہاؤس کی جو sense ہے وہ سمجھ آ رہی ہے اور لوگ پریشان ہیں اور یقیناً یہ کاشتکاروں کا اپنا بنیادی مسئلہ ہے اور میری دو تجاویز ہیں میں اپنی بات کو مختصر کرتے ہوئے آپ کے سامنے پیش کر دیتا ہوں۔ فوڈ منسٹر صاحب یہاں موجود ہیں۔۔۔موجود نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: ایگریکلچر منسٹر صاحب موجود ہیں۔

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر! ایگریکلچر منسٹر موجود ہیں تو میں آپ کے توسط سے ان کو بھی یہ recommend کروں گا کہ 2013 سے 2018 کے دوران جب میاں محمد شہباز شریف کی گورنمنٹ تھی تو آپ کو بھی پتا ہے اور میں بھی آگاہ ہوں کہ غالباً 24 لاکھ میٹرک ٹن گندم ہماری پنجاب کی ڈیمانڈ تھی اور میاں محمد شہباز شریف نے فنڈز نہ ہونے کے باوجود 36 لاکھ میٹرک ٹن گندم، کیونکہ میں اس وقت کمیٹی میں موجود تھا اور آج کے جو ہمارے فوڈ منسٹر ہیں یہی فوڈ منسٹر تھے انہوں نے ensure کیا تھا جس طرح سے بھی کیا لیکن کاشتکار کا ایک ایک دانہ گندم کا خریدا تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میری تجویز یہ ہو گی کہ یہی فوڈ منسٹر اپنی گورنمنٹ کے پاس اس کیس کو take up کریں اور جس طرح میاں محمد شہباز شریف صاحب نے اس کو ensure کیا تھا، یہ بڑا مسئلہ ہے اگر آج یہ گورنمنٹ کاشتکار کی گندم کو نہیں خریدے گی تو مجھے اس بات سے خوف ہے کہ اگلے سال آپ کا ٹارگٹ بھی پورا نہیں ہو سکے گا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو پنجاب کے لوگ ہیں اس میں 70 فیصد آبادی براہ راست یا indirect طریقے سے کاشتکار کے ساتھ وابستہ ہے۔ بچوں کی سکول کی تعلیم، لوگوں کے صحت کے مسائل اور یہ جو تاجر طبقہ ہے یہ بھی کاشتکار خوشحال ہوتا ہے تو یہ لوگ خوشحال ہوتے ہیں تو یہ 70 فیصد کی نمائندگی کرنی ہے تو میری تجویز یہ ہو گی کہ اس پر ایک comprehensive plan ہونا چاہئے اس پر بیشک آپ کمیٹی بنائیں، اس پر ریسرچ کریں۔ لوگوں نے جس طرح اپنے ایگریکلچر کو develop کیا ہے اگر ہم پنجاب کے اندر ایگریکلچر کو develop نہیں کریں گے تو خدانخواستہ ہم آگے نہیں بڑھ سکیں گے۔ ایگریکلچر کو آگے بڑھانے کے لئے ایک comprehensive plan ہونا چاہئے اور اس کے لئے کوئی نہ کوئی تجویز میں آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ آپ کوئی کمیٹی بنائیں جو اس پر ریسرچ کرے۔ بہت شکریہ۔

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! میرے خیال میں باہر اسمبلی کے سامنے کافی بڑا احتجاج ہو رہا ہے اور تمام روڈز بلاک ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اسی کے related ہمارے کسان بھائی آئے ہیں تو

اگر آپ ان کو ہاؤس میں یہاں پر بلا کر بات چیت کی جائے اور ان کا احتجاج ختم کروایا جائے۔ اگر وہ بھی یہاں پر کارروائی حصہ بن جائے اور آپ ان کو اپنے چیمبر میں بلا لیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ ابھی باہر سے تشریف لائے ہیں؟

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! جی، میں ابھی باہر سے آیا ہوں۔

جناب سپیکر: تو کیا کسان تنظیمیں باہر احتجاج کر رہی ہیں؟

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کیونکہ مال روڈ مکمل بلاک ہے۔

جناب سپیکر: اطلاع ہے کہ باہر کچھ ہمارے وہ ساتھی جو visually impaired تو شاید باہر ہیں لیکن دیکھ لیتے ہیں کہ اگر کسان ہیں تو ان سے بات چیت کرتے ہیں۔ جناب بلال صاحب! آپ اسی گندم کے موضوع پر بات کرنا چاہ رہے ہیں؟

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! میں بارانی ایریا کے حوالے سے گزارش کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، please that is most important آپ بات کریں۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! یہ بڑا اہم موضوع ہے جس پر اس وقت بحث جاری ہے۔ ہم جن علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں وہاں پر نہ نہریں ہیں اور اللہ کی جانب سے جب بارش ہوتی ہے تو ہمیں گندم ملتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب بھی کوئی ایسی پالیسی بنائی جاتی ہے تو اس میں بارانی علاقے سے متعلق نہ مشاورت کی جاتی ہے اور نہ ہی پوچھا جاتا ہے تو میں آپ کے ذریعے ملتمس ہوں وزیر خوراک صاحب سے بھی اور میں سمجھتا ہوں کہ P&D کا ایک محکمہ ABAD ہے وہ ان ایریاز کو دیکھتا ہے اور یہ ڈیپارٹمنٹ ہمیں کچھ نہ کچھ کسی حد تک ایگریکلچر کے لئے اس ایریا میں facilitate کرتا ہے تو یہ میری آپ سے گزارش ہوگی کہ بارانی ایریا میں بھی زراعت کے حوالے سے بہت potential ہے---

جناب سپیکر: جناب بلال صاحب! اگر آپ گندم کے متعلق بات کرنا چاہ رہے ہیں تو ٹھیک ورنہ میں اس معاملے کو conclude کروں۔ آپ کو زراعت پر کل موقع دیں گے اور اس پر بات کریں گے۔

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! جی، ٹھیک۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: آپ پلیز تشریف رکھیں۔

سید مدد علی شاہ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب! .Now, this is the last one. I request all the members

سید مدد علی شاہ: جناب سپیکر! میں اٹھ ایکڑ دا چھوٹا زمیندار آں اور خود زمیندارہ کرنا آں۔ بہت دوستاں نے جہیڑے اپوزیشن دی طرفوں کہندے نیں کہ ایں side دی اور ساڈی طرفوں اک میری مؤدبانہ درخواست اے کہ سٹھ تے ستر فیصد عوام دی تکلیف نوں دور کرن واسطے اپوزیشن اور حکومتی ساتھی اپنڑا فرض سمجھ کے ایں نہ کہنڑ کہ حکومت side دی طرفوں یا ساڈی طرفوں غریب دی تکلیف نوں اسی سب اپنی تکلیف سمجھدے آں۔

جناب سپیکر! ڈپٹی کمشنر ڈسٹرکٹ ہیڈ ہوندے نیں، اسسٹنٹ کمشنر تحصیل ہیڈ ہوندا اے۔ جتنے ممبران نے زمیندار دے حق وچ گل کیتی اے۔ میں بڑی ذمہ داری نال گل کر رہیا آں۔ کسی ضلع دا ڈپٹی کمشنر، کسی تحصیل دا اسسٹنٹ کمشنر آج تک کھاد دی بلیک نہیں روک سکیا اور ڈی اے پی کھاد جیہڑی بیجائی تو تھلے پائی جاندی اے۔ گورنمنٹ دی قیمت 14000 ہزار روپے ہوندی اے، آڑھتی کھاد وچنڑ والا 18000 تو 20000 ہزار روپے بوری کھاد ویچدا اے۔ کسی AC تے کسے DC نوں کدی توفیق نہیں ہوئی کہ جیہڑا غریب زمیندار نال کھاد ویچنڑ والا ظلم کر رہیا اے اسی اس ظلم نوں بند کریئے۔

میں اک چھوٹا زمیندار ہون دی حیثیت نال کنٹرک دی قیمت زیادہ ویچنڑی تے کنٹرک دی قیمت ودھاڑیں غریب آدمی نال بڑی وڈی زیادتی اے۔ گندم قیمت جتنی کم ہووے گی عام شہری اس توں مستفید ہووے گا۔ گورنمنٹ دے فرائض وچ شامل اے کہ زمیندار نوں 14000 ہزار والی کھاد 7000 ہزار روپے وچ دتی جائے۔ 7000 ہزار کھاد 3000 ہزار روپے وچ دتی جائے۔ زمیندار نوں ڈیزل سستے ریٹ تے دتا جائے۔ زمیندار نوں بجلی سستے ریٹ تے دتی جائے تاں اس واسطے میں تہانوں انتہائی ادب و احترام نال درخواست پیش کراں گا کیوں جناب روٹی گوشت نال کھا سکدے نیں، میں سبزی نال کھا سکدا ہاں، تریجا شہری اے جنہاں اچار نال کھانی ایں، مگر دو روٹیاں دا متبادل کوئی نیں، گوشت دا متبادل سبزی اے، سبزی دا متبادل اچار اے۔ دو روٹیاں دا متبادل کوئی چیز نیں

اے تو براہ مہربانی گورنمنٹ ایس غریب عوام واسطے کھاد دِیاں قیمتاں، اچھے بیجاں دیاں قیمتاں، ڈیزل دیاں قیمتاں سستی کرے، بجلی سستے ریٹ اُتے زمیندارنوں فراہم کیتی جائے۔ نمبر دو۔۔۔

جناب سپیکر: جی شاہ صاحب! مختصر کریں۔

سید مدد علی شاہ: جناب سپیکر! میری معلومات دے مطابق کیوں کہ میرا تعلق گجرات نال اے۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ جی! مختصر کریئے تے گندم تے emphasize۔

سید مدد علی شاہ: جناب سپیکر! اک سیکنڈ دے دیو۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید مدد علی شاہ: جناب سپیکر! گجرات دے وچ سرکاری طور تے گورنمنٹ لیول تے CT Scan دی Machine صرف گجرات عزیز بھٹی شہید ہسپتال اے، تحصیل لیول تے CT Scan Machine دی سہولت سوائے ڈسٹرکٹ ہیڈ کواٹر ہسپتال توں کوئی نئیں اے تحصیل لیول تے CT Scan Machine دی جائے جناب اگے تے وزیر صحت۔۔۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب میں وزیر ہیلتھ سے کہتا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں جی، کرمانی صاحب! اس کو wind up کریں۔

وزیر زراعت (سید محمد عاشق حسین شاہ): جناب سپیکر! .Thank you very much میں آپ کے صرف پانچ منٹ لوں گا۔ میں نے تمام معزز ممبران کی جو جو recommendations تھیں اور وہ بالکل valid recommendations تھیں، وہ میں نے note down کر لی ہیں۔ میں آج ہی اجلاس کے بعد وزیر خوراک کے سامنے یہ recommendations رکھوں گا اور دیکھیں گے کہ اس میں جو بہتری لائی جاسکے۔ میں ساتھ میں یہ گزارش کروں گا کہ کوئی بھی newly elected government یہ نہیں چاہتی کہ ہاؤس کے اپنے ممبرز بھی اور وہ community بھی جس کی زیادہ تر representation اس ہاؤس میں ہے وہ احتجاج کرے یا وہ خلاف بولے یا اُن کو نقصان ہو لیکن گورنمنٹ کے لئے public opinion، نفع نقصان اور financial constraints دونوں چیزیں matter کرتی ہیں۔

جناب سپیکر! ان ہی مشکل فیصلوں کو مد نظر رکھتے ہوئے میں یہ repeat کروں گا کہ honorable Chief Minister محترمہ مریم نواز شریف نے 25 دن کے اندر اپنی priority بنا کر agriculture کے اوپر چھ میٹنگ لیں اور اُن کی priority ساڑھے 12 ایکڑ کا farmer ہے۔ میں اپنے فاضل ممبرز کو اور اپوزیشن کے فاضل ممبرز کو یہ ضرور بتانا چاہتا ہوں کہ کم از کم اُنہیں اس بات کا فخر ہونا چاہئے کہ جن نمائندوں کی یہاں representation ہے جو farmers background سے ہیں اُن کے لئے کام کیا جا رہا ہے، اُن کے لئے proposals بننے جا رہے ہیں اور یہ کام execute ہو گا، صرف کتابوں میں اور لفظوں میں نہیں چلے گا۔ پہلی بار بنک آف پنجاب کے ساتھ مل کر ڈیڑھ سو ارب روپے کے بلا سود قرضے جو فی ایکڑ 30 ہزار روپے ہے کا کسان کارڈ ہم launch کرنے جا رہے ہیں۔ اُس سے کوئی بڑا farmer مستفید نہیں ہو رہا، اُس سے ہر وہ farmer جو ساڑھے 12 ایکڑ اور below ہے اُس کو فائدہ ہو گا وہ کارڈ آپ cash withdraw کرنے کے لئے نہیں بلکہ آپ اپنی inputs خریدنے کے لئے استعمال کریں گے۔ پہلی بار جتنے سرکاری کھالہ جات، water courses ہیں اُن کی lining ہونے جا رہی ہے۔ پہلی بار بجلی کے بڑھتے بلوں کے مد نظر رکھ کر تمام چھوٹے، بڑے اور درمیانے farmers کے لئے solarization کا ایک mega project launch ہونے جا رہا ہے farmers کو facilitate کرنے کے لئے۔

جناب سپیکر! mechanization چاہے لوکل ہو، چاہے high-tech important mechanization ہو دو سال کے اندر 60 فیصد گورنمنٹ کی طرف سے سبسڈی اور 40 فیصد اُس میں farmer اپنا حصہ ڈالے گا۔ پہلی بار 30 ہزار کے قریب mechanization machinery farmers کو دو سال کے عرصہ میں دینے جا رہے ہیں جس میں laser land levelers، جس میں تمام وہ مشینری جس کے بغیر کسی چھوٹے بڑے farmers کا گزارہ نہیں ہے۔ high-tech machinery جس کے اندر آپ کے تمام combine harvesters جو آج تک ہمارے پاس پرانے چل رہے ہیں اُن کو جدید، اُن کو نیا لانے کا سوچا جا رہا ہے۔ پرائیویٹ سیکٹر کے ساتھ مل کر زرعی سنٹرز بنائے جا رہے ہیں اُس کے بعد extension service جو میرے بھائی فاضل ممبر نے ادھر بات کی کہ پہلے extension service کے reps آ کر بتاتے تھے کہ یہ سپرے کریں، یہ سیڈ

دیں unfortunately extension service کی ہمارے پاس shortage تھی 5سو new Agriculture Department میں fresh graduates ہم internship program پر introduce کرنے جا رہے ہیں تحصیل وار، یونین کونسل وائز تا کہ extension services کو بہتر کیا جائے، research and development زراعت میں کبھی بھی priority نہیں رہی جس کی وجہ سے آپ کا Ayub Agriculture Research Institute ہو، بہاولپور کا ہو، ملتان کا ہو پہلی بار اُس کے اوپر heavy funding کے ساتھ private sector کو ساتھ شامل کر کے research and development پر کام ہونے جا رہا ہے۔ میں اتفاق کرتا ہوں اپوزیشن اور Treasury Benches کے کچھ ممبرز سے کہ جنہوں نے آپ سے یہ کہا کہ ایک کمیٹی بنا کر ایک inquiry initiate ہونی چاہئے جس وجہ سے آج آپ کے پاس wheat کو سٹور کرنے کے لئے جگہ نہیں ہے کیوں کہ آپ کے پاس ample wheat already موجود ہے تو اس کی inquiry ہونی چاہئے کہ Caretaker Government کے دوران جب پاکستان اور پنجاب میں wheat surplus تھی فصل لگی ہوئی اور سٹور میں تو مزید wheat کیوں منگوائی گئی؟ بہت شکریہ۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! ایک important issue ہے۔

جناب سپیکر: اعجاز صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اسی کے relevant ہے۔ اس حوالے سے ہاؤس کی ایک کمیٹی بنا دیں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اعجاز صاحب، سردار محمد علی خان صاحب، طیاب راشد صاحب! آپ معزز ممبران please تشریف رکھیں۔ I It has been one hour and thirty five minutes. have to give time to all honorable members. آپ کی اس پوری debate سے now, I have come to a conclusion کہ جو تمام معزز ممبران نے جو بات کی ہے گورنمنٹ کے پاس imported wheat کا بہت بڑا stock پڑا ہے and farmer is left alone in this hardship now. Is this right? Now, secondly what Syed Zulfiqar Ali Shah said کہ Food Minister نے statement دی ہے کہ ہم

سٹیل مل بن جائیں گے if we go for the procurement اور کب تک ہم یہ کرتے رہیں گے۔ Now sir, how farmer could be equated with an institution like Steel Mill. This is very strange and I cannot perceive it, it is my understanding. Now we will fix a day for debate on it by suspending all other business. Minister for Parliamentary Affairs and Minister Agriculture please approach the Chief Minister and share the sense of the House; give her the detail of the Parliamentary Party which she is leading; give her the detail of the Parliamentary Party which is on the opposition side اور آپ کل Food Minister سے اگر یہ صورتحال ایسی ہے کہ یہاں پر wheat کا stock پڑا ہے جو procure کیا گیا ہے وہ کتنا ہے، جو import کیا گیا ہے وہ کتنا ہے اور اس خریف میں where is the farmer, who is the backbone of the total economy and I am failed to understand. کوئی barter ہے، کوئی کاروبار ہے کسان سے فصل کو اُٹھانا for every government the hallmark is the procurement policy of wheat. If a farmer is dissatisfied, then where does the procurement policy stand? So, please sir, I would say کہ آپ ہاؤس کی sense لے کر you should approach the Chief Minister and be with her آپ اُن سے بات کرنے کے بعد Food Minister کو لائیں اگر inability ہے آپ کے پاس funds available نہیں ہیں آپ کے پاس بجٹ نہیں ہے آپ نے loan لینا ہے تو وہ 29 فیصد پر قرضہ ملے گا اور آپ خرید نہیں سکتے تو کسان کے متعلق حکومت کی کیا پالیسی ہے؟ please let us know یہ آپ آکر ہاؤس کو بتائیں۔ Now, we move on to the business. We take up the Privilege Motions. سردار صاحب ہم کل اس پر دن مقرر کر رہے ہیں and you will be amongst the first speakers. اور اعجاز صاحب آپ بھی اس پر کل بات کر لیں۔

تحاریک استحقاق

(تحریک استحقاق 1/24)

جناب سپیکر: Now we take up Privilege Motions یہ تحریک استحقاق نمبر 1 بابت 2024 ملک واصف مظہر صاحب کی ہے ملک صاحب تشریف فرما ہیں؟۔۔۔ وہ موجود نہیں لہٰذا اس کو pend کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: Now, we take up Adjournment Motions کل جب اپوزیشن کے معزز اراکین واک آؤٹ کر گئے تھے I myself was a bit irritated میں ان معزز ممبران کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جن کو یہ لگا ہے کہ میں نے شاید ان کی بے توقیری کی ہے تو I never intend to do that اس دوران جو تحاریک dispose of ہو گئیں جن کے بارے میں، میں نے کہا کہ ان تحاریک کو dispose of کر دیں تو ان تحاریک کو retake کر لیا جائے تاکہ ان کی لیبر بچ سکے اور وہ دوبارہ سے آپ ایجنڈے پر لے آئیں گے۔ جناب محمد اقبال صاحب نے اپنی تحریک التوائے کار نمبر 30 جو 15/03/24 کو پیش ہوئی تھی اور یہ pending for reply تھی۔ جی، منسٹر صاحب! کیا اس تحریک کا جواب موصول ہو گیا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! میں سب سے پہلے as a farmer آپ کے اور اس ہاؤس کے point of view کو endorse کرنا چاہوں گا it is not related to this question but I want to be a part of conversation that was happening earlier, that as a farmer میں بھی آپ کی opinion کو second کرنا چاہوں گا کہ اس پر ہاؤس کے دونوں اطراف میں farmer members ہیں تو اس پر ایک visible policy بنائیں farmers کی facilitation کے لئے ہمیں بالکل ہمیں ایک جامع پالیسی بنانی چاہئے۔ ایگریکلچر منسٹر نے کافی interesting چیزیں بتائی ہیں but آپ کا point of view کہ اس کی کیا وجوہات ہیں اور کس طرح اس کا مل بیٹھ کر اچھا حل نکل سکے میں اس سے agree کرتا ہوں کہ اس کے لئے ہم سب کو مل کر ایک اچھی جامع پالیسی بنانی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! We will ensure آپ کل as a member speech میں حصہ لیں۔

پی پی-85 میانوالی کی بچیوں کے لئے پرائمری، ہائی اور سیکنڈری سکولز قائم کرنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)

وزیر سکولز ایجوکیشن (رانا سکندر حیات): جناب سپیکر! ہم نے اس question پر بہت massive exercise کی ہے میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان کی بات بالکل بجا ہے کہ جن یونین کونسلز میں schools exists نہیں کرتے اور جہاں پر اس طرح کی situation ہے کہ چار یونین کونسلز ایسی ہیں، جہاں پانچ پانچ ہائی سکولز ہیں اس پر محکمہ سکولز ایجوکیشن نے تجاویز تو منگوالی ہیں but the fact stands کہ معزز ممبر کا stance ٹھیک ہے کہ وہاں پر بچیوں کی تعلیم کے حوالے سے خاص طور پر یہ facility available نہیں ہے تو ہم نے تمام CO's کو ڈائریکٹ کر کے جتنے بھی schools criteria meet کرتے ہیں جس میں minimum number of twenty students enrolled in the higher class ہیں اور اگر وہ بچے elementary سے higher میں جا رہے ہیں تو ہم نے ان کی feasibilities منگوالی ہیں اور دو different models پر کام ہو رہا ہے کیونکہ جو development of construction side ہے اس کا component بہت بڑا بن جاتا تھا جیسا کہ سی اینڈ ڈبلیو نے ہمیں quotations دیں کہ ایک کمرہ 40 لاکھ روپے میں construct ہو گا تو سکولز مینجمنٹ کونسل کو empower کرتے ہوئے سستے کمرے بنا کر وہیں سے ہمارا HR کا revenue resource ہو گا کیونکہ آپ کے علم میں ہے کہ SNE's Finance کے end پر کئی سال تک pending رہتی ہے تو ہم ایک اس طرح کی strategy لے کر آ رہے ہیں کہ ہم ٹیچرز اسی ضلع سے ہائر کریں جیسا کہ کالجز میں ہوتا ہے جس کا precedent بھی موجود ہے اور ان تینوں یونین کونسلز کی جو ہمیں تجاویز موصول ہوئی ہیں اس میں تین schools identify کر لئے گئے ہیں جس پر میں معزز ممبر کے ساتھ بیٹھ کر انشاءاللہ ایک جامع پلان بنا کر اس جون میں وہاں پر ایک ہائی سکول ضرور بنانا چاہئے and I agree with this Adjournment Motion.

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! Thank you very much اب ندیم قریشی صاحب تشریف نہیں رکھتے۔ اب امجد علی جاوید کی تحریک التوائے کار نمبر 24/15 ہے جو 24/03/15 کو پیش کی جاچکی ہے اس کا جواب وزیر صحت نے دینا ہے، جی، منسٹر صاحب! کیا اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول ہو گیا ہے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمر جنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا کچھ جواب موصول ہو گیا ہے لیکن میں بہر حال اس کا جواب دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس حوالے سے میاں امجد علی صاحب آپ کے ساتھ بیٹھ جائیں گے۔

ڈسٹرکٹ ہسپتال ٹوبہ ٹیک سنگھ میں طبی سہولیات فراہم کرنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمر جنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! میں جواب دے دیتا ہوں کہ انہوں نے بالکل صحیح نشاندہی کی ہے یہ امجد صابری کے ساتھ مل کر 16-2015 میں اس پروگرام کو شروع کیا گیا تھا اور بعد میں یہ بند ہو گیا تھا میری، امجد صاحب اور سیکرٹری صاحب کی 5 دن پہلے میٹنگ ہو گئی تھی صبح میں نے دوبارہ ان کے ساتھ consult کر لیا ہے تو ان شاءاللہ جونہی induction شروع ہو گی ہماری ایک Central Induction Policy ہے جو کہ ہم میرٹ پر کرتے ہیں تو دو یا تین ماہ میں نئی induction ہو رہی ہے اس پر ہم ان کو facility دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، امجد صاحب! آپ پھر خواجہ صاحب کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیں۔ اگلی تحریک التوائے کار 24/16 جناب شعیب امیر کی ہے جو 24/03/15 کو پڑھی جاچکی ہے اور یہ pend for reply تھی لیکن منسٹر کاظم پیرزادہ today is not here لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pend کر دیں۔

جناب شعیب امیر: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار اس سے پہلے بھی چار مرتبہ pend ہو چکی ہے۔ آپ kindly منسٹر صاحب کو بتائیں کہ جب ان کا بزنس ہو تو وہ ہاؤس میں آیا کریں کیونکہ یہ میری تحریک پہلے تین مرتبہ pend ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر: امیر صاحب! جی، آپ کا بالکل serious concern ہے۔ میری Minister for Parliamentary Affairs سے درخواست ہے کہ جن honorable ministers کا ہاؤس میں بزنس ہو Adjournment Motions or Question Hour ہو تو پلیز ان کو اس حوالے سے address کریں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ان کو اطلاع تو کی گئی تھی لیکن وہ تشریف نہیں لائے میں پھر بھی دیکھ لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! پلیز آپ ان کو دوبارہ inform کریں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی، میں دوبارہ ان کو inform کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: میں جناب شعیب امیر کی تحریک التوائے کار نمبر 24/16 کو pend کر رہا ہوں میں اس کو dispose of نہیں کر رہا۔ اب جناب آفتاب احمد خان کی تحریک التوائے کار نمبر 24/46 ہے وہ موجود نہیں ہیں، اب منسٹر خواجہ سلمان رفیق صاحب تو موجود ہیں لیکن mover موجود نہیں ہیں تو کیا ان کی تحریک التوائے کار نمبر 24/46 کو pend کر دیا جائے؟

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمر جنسی سروسز (خواجہ سلمان رفیق): جناب سپیکر! جی، آپ pend کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار نمبر 24/46 کو pend کیا جاتا ہے۔ it will be of no use اب سردار محمد علی کی تحریک التوائے کار ہے جو 24/03/13 کو پڑھی جا چکی ہے اس کا ابھی جواب نہیں آیا۔ یہ تحریک التوائے کار بہت important ہے۔

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! میری ایک گزارش ہے کہ کل خوش قسمتی سے چودھری شافع صاحب آئے ہوئے تھے اور میں نے ان کو باہر جاکر اس حوالے سے request بھی کی ہے کیونکہ یہ میرا ذاتی معاملہ نہیں ہے آپ کو پتا ہے کہ ایک لاکھ آدمیوں کے displacement کا معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! That is right یہ آپ کی بات ٹھیک ہے۔

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! میں معذرت کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں، میں نے اس دن بھی گزارش کی تھی کہ میں سب کی بات نہیں کر رہا لیکن اکثریت ہر شاخ پر الو بیٹھا ہے، انجام گلستاں کیا ہوگا۔ خدا کی قسم یہ بڑی زیادتی ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! میری بات تو سن لیں۔

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! "میں کیہڑے پاسے جاواں، میں منجی کتھے ڈاواں"

جناب سپیکر: سردار صاحب! میری گل تے سنو تشریف تے رکھو۔ گزارش ایہہ ہے کہ ایندا جواب کل اسی شافع صاحب تو لینے آں۔

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! کل فر اوہ ایتھے موجود ہون۔

جناب سپیکر: اس کا پہلے جواب آجائے کیونکہ یہ بہت important burning issue ہے actually اس کو address ہونا چاہئے۔ Now Chaudhry Muhammad Ejaz Shafi Sahib آپ یہاں پر تشریف فرما ہیں ان کی تحریک التوائے کار نمبر 24/58 ہے جو 24/04/1 کو پڑھی جاچکی ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! جیسا کہ ابھی سردار صاحب نے کہا ہے کہ ہر شاخ پر الو بیٹھا ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! اس شعر کا اگلا مصرعہ بھی ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: منسٹر صاحبان کی کوئی seriousness نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار نمبر 24/58 ہے 24/04/1 کو آپ نے پیش کی ہے we will ensure کہ اس کا جواب آجائے تو پھر منسٹر صاحب کا موجود ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 24/170 محترمہ زرناب شیر کی ہے وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کی

تحریک التوائے کار کو pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب محمد الیاس کی ہے وہ موجود نہیں لہٰذا ان کی تحریک التوائے کار کو pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب امجد علی کی ہے یہ 24/04/16 کو پڑھی جا چکی ہے کیا اس کا جواب آ گیا ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میری یہ تحریک التوائے کار پہلے بھی چار، پانچ مرتبہ pend ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر ہائر ایجوکیشن نے اس کا جواب دینا ہے۔ امجد صاحب! ٹھیک ہے اس کا جواب لیتے ہیں۔ اب محترمہ راحیلہ خادم حسین اپنی تحریک نمبر 24/94 پیش کریں۔

جنرل ہسپتال سے ملحقہ عوامی کالونی کی سڑکیں اور سیوریج سسٹم بدحالی کا شکار

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ City-42 کی خبر کے مطابق جنرل ہسپتال فیروزپور روڈ لاہور کے ملحقہ عوامی کالونی ہے، اس عوامی کالونی کی گلیاں اور سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں، گلیوں کا سیوریج سسٹم بند ہے جس کی وجہ سے پانی ہمیشہ کھڑا رہتا ہے، گندے پانی کی وجہ سے علاقے میں ہر طرف بدبو پھیلی ہوئی ہے، گندے پانی کی وجہ سے مچھر اور مکھیوں نے اپنے گھر بنا رکھے ہیں اور علاقے میں مختلف بیماریاں ملیریا اور ڈینگی بخار کی وباء عام ہو چکی ہے، جب بھی کوئی فوتیدگی ہو جاتی ہے تو قبرستان تک میت کو لے کر جانے میں بہت مشکل پیش آتی ہے ان تمام مسائل کی وجہ سے علاقے کی آبادی میں اور ہر طرف مشکلات ہی مشکلات ہیں اور اس کی وجہ سے لوگوں میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے براہ مہربانی ان تمام مسائل پر توجہ دی جائے اور ان کو صحیح کروانے کے لئے اس مسئلے کا حل نکالا جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر پارلیمانی امور اس کا جواب منگوالیں this is a very burning issue اس کو آپ آگے لے کر جائیں اس پر ہاؤس کی sense لیں گے یہ صرف ایک جنرل ہسپتال کی گلی محلے کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ مسئلہ پنجاب کے طول و عرض ہر settlement کا ہے اور گورنمنٹ کا پورا structure fail کر گیا ہوا ہے if government is unable اس پر وہ یا

ایڈمنسٹریشن کام نہیں کر سکتی تو پھر اس کو rethink کرنا چاہئے کہ یہ کیسے ہو گا؟ میں اس تحریک پر جو کہ محترمہ راحیلہ نے پیش کی ہے I will open the debate in the House گلیوں کے اندر stranded ہے، لوگوں کا گھروں سے باہر نکلنا ممکن نہیں ہے۔ اتنی بدبو اور غلاظت ہے کہ those settlements slums بن گئی ہیں۔ آپ لوکل گورنمنٹ کے منسٹر سے کہیں کہ وہ prepared آئیں۔ He should be informed about this.

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جناب جاوید نیاز منج تشریف فرما ہیں؟ موجود نہیں ہیں ان کی تحریک التوائے کار pend کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب احمد خان کی ہے یہ pend کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی جناب احمد خان بھچر کی ہے. pended again اب قراردادیں ہیں لیکن وہ end میں لیں گے at the closure of the business آپ کی جو کل بات تھی وہ ترمیم شدہ آگئی ہے. we will take it up at the end of the procedure.

GOVERNMENT BUSINESS

AUDIT REPORTS

جناب سپیکر: گورنمنٹ بزنس میں Laying of Reports ہے اب انہیں take up کرتے ہیں۔ Minister for Parliamentary Affairs ! May lay the reports please.

LAYING OF AUDIT REPORTS

MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman): Mr Speaker! I lay the following Reports:

1. Audit Report on the Accounts of District Health Authorities of Lahore Region, Rawalpindi Region, Gujranwala Region, Sargodha Region, for the Audit Year 2021-22.

2. Audit Reports on the Accounts of District Education Authorities of Lahore Region, Rawalpindi Region, Gujranwala Region, Sargodha Region, for the Audit Year 2021-22.

3. Special Audit Report on the Accounts of Tax on Transfer of Immoveable Property of Municipal Committee Chunian, District Kasur, Financial Years 2008-2009 to 2017-2018, for the Audit Year 2019-20.

4. Audit Report on the Accounts of Metropolitan Corporation Lahore and 5 Municipal Corporations of Punjab (North), for the Audit Year 2019-20.

MR SPEAKER: The Audit Reports have been laid and are referred to the concerned Public Accounts Committee whenever elected for examination and report within one year. Minister for Parliamentary Affairs, we want to constitute the committees and it is as advised, please share the lists as soon as possible not exceeding one week. چونکہ اس وقت ہمارا parliamentary function متاثر ہو رہا ہے۔ And for the Opposition Benches also. Chief Whip you are instructed kindly to furnish the lists within not more than one week's time from today. آپ ایک ہفتے کے اندر اندر ہمیں اپنی کمیٹیز کی recommendations بھیج دیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ اس کے لئے two weeks کر لیں کیونکہ اگلا اجلاس تو دو ہفتوں کے بعد ہی آنا ہے۔

جناب سپیکر: یہ بزنس suffer کر رہا ہے and I want to constitute them before the commencement of next session sir.

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جی ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ دو ہفتے کہہ رہے ہیں ٹھیک ہے آپ دو ہفتے کر لیں but it should not exceed two weeks.

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ

بحث

پری بجٹ بحث برائے سال 25-2024 (۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: اب ہم Pre-Budget discussion شروع کرتے ہیں۔ بحث کا آغاز ہو چکا ہے۔ جو معزز اراکین اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سیکرٹری اسمبلی کو یا مجھے دے دیں۔ میرے پاس جو لسٹ ہے اس کے مطابق حکومتی بنچز سے 12 نام ہیں اور اپوزیشن کی طرف سے رانا صاحب مجھے ایک لسٹ دے گئے ہیں۔ جناب محمد اجمل خان تشریف فرما ہیں؟ تشریف نہیں رکھتے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! کل ادھر سے کافی بات ہو گئی تھی آج ہماری طرف سے شروع کر لیں۔

جناب سپیکر: میں دیکھ رہا ہوں آپ کا بھی پہلا نام نہیں ہے، جناب آفتاب خان بھی نہیں ہیں۔ Every day is a new day in the House. Past is past, gone, transactions closed. جی، چودھری اعجاز شفیع صاحب!

چودھری محمد اعجاز شفیع: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ جناب سپیکر! شکریہ، میں سب سے پہلے عرض کروں گا کہ نہ صرف پنجاب بلکہ پاکستان کی backbone زراعت ہے لیکن مجھے نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ ہم نے recent past میں جو بجٹ پاس کروایا اس میں زراعت کے لئے صرف دو بلین روپے رکھے گئے تھے اور وہ بھی صرف agricultural transformation کے لئے تھا اس میں soil survey, ، water management or agricultural research کے لئے کچھ بھی نہیں تھا۔ میری humble request ہے کہ

ہمارے پاس یہ واحد tool ہے جس کے ذریعے ہم GDP کو directly growth دے سکتے ہیں لیکن I don't know کہ ہماری موجودہ حکومت اس پر focus کیوں نہیں کر رہی۔ اب جو next budget آرہا ہے اس میں سب سے زیادہ پل، روڈز کے علاوہ۔۔۔

جناب سپیکر: Please order in the House. This is an important speech. Please order in the House. جی، چودھری اعجاز شفیع!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میرا یہ پانچواں tenure ہے لیکن I think first time Prime Minister Package رکھا گیا تھا وہ عمران خان صاحب نے رکھا تھا وہ 39۔ ارب روپے کا package تھا جسے 2019-2020 سے 2023 تک جانا تھا لیکن درمیان میں Caretaker Government اور یہ حکومت آئی ہوئی ہے یہ سارا setup چلا، 18 ماہ PDM حکومت چلی اس کے بعد Caretaker گورنمنٹ آئی لیکن کسی نے بھی اسے take up نہیں کیا۔ یہ وزیر اعظم عمران خان کا ایک vision تھا کہ ہماری زراعت promote ہو گی تو یہ ملک ترقی کرے گا لیکن آپ اسے check کرلیں کہ ہماری ADP کے اندر اسے block کر دیا گیا ہے، وہ پراجیکٹ 39 بلین روپے کا تھا لیکن صرف 10 بلین روپے خرچ ہوئے اور باقی اگلے سال کے لئے رکھ لئے گئے۔ میری humble request ہے کہ زراعت کے حوالے سے وزیر اعظم عمران خان کا جو Special Initiative Package تھا اس package میں National Programme Improvement of Water Courses یہ بہت important issue ہے۔ اس package کا دوسرا component National Oil Seed Enhancement Programme, third one National Programme for Enhancement of Profitability of Wheat ان کے علاوہ دو تین اور component بھی تھے۔ میری استدعا ہے کہ آنے والے بجٹ میں اسے take up کیا جائے۔

(اس مرحلے پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری محمد اعجاز شفیع: چلیں شکر ہے ساؤتھ سے ہمارے ڈپٹی سپیکر آگئے ہیں چونکہ میں بھی زراعت کے بعد ساؤتھ کی بات پر آنے لگا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! شکریہ، میں نے اپنی بجٹ تقریر میں بھی کہا تھا کہ جتنے مرضی آپ ہسپتال بنائیں اور ہر چیز کا نام نواز شریف رکھیں لیکن کینسر ہسپتال شوکت خانم--- جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا اور وزیر پارلیمانی امور صاحب جو note کر رہے ہیں ان کی بھی توجہ چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! جتنے مرضی نام رکھیں لیکن شوکت خانم ہسپتال لاہور میں بنا ہوا ہے جو پچھلے تیس چالیس سال سے serve کر رہا ہے۔ ہمارا ساؤتھ جو 35 فیصد ہے وہاں neglected areas ہیں، deprived areas ہیں میں نے اس وقت بھی humble request کی تھی کہ نواز شریف کینسر ہسپتال کو ملتان، بہاولپور یا ڈیرہ غازی خان میں بنایا جائے تاکہ وہاں کے لوگ لاہور میں نہ آئیں چونکہ لاہور میں تو بے شمار سہولیات ہیں، لاہور میں کینسر کے لئے میو ہسپتال ہے، جنرل ہسپتال ہے، جناح ہسپتال ہے، شوکت خانم پاکستان کا سب سے بڑا ہسپتال ہے۔ لہٰذا میں آپ کی وساطت سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ کینسر ہسپتال ملتان، بہاولپور میں کسی جگہ بنایا جائے۔

جناب سپیکر! اسی طرح ایجوکیشن میں again نواز شریف، اگر سارا شریف شریف ہی کرنا چاہتے ہیں تو کوئی بات نہیں ہے لیکن میری استدعا ہے کہ لاہور میں تو ارفع آئی ٹی سنٹر ہے اس لئے اب جو IT City بنانے جا رہے ہیں وہ ساؤتھ پنجاب میں بنایا جائے۔ آپ بھی اس میں شامل ہیں، ہم لوگ شامل ہیں لہٰذا ہمیں بھی یہ سہولیات ہمارے doorsteps پر ملیں۔ یہ ساری سہولیات لاہور کے ارد گرد گھمانے سے ووٹ بنک نہیں بننا۔ آپ بے شک ہر چیز کا نام شریف ہی شریف کر لیں لیکن یہ پراجیکٹ ساؤتھ میں دیں آپ کی مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر! اب میں اپنے ایریا پر آتا ہوں میں سب سے پہلے شعبہ تعلیم کے حوالے سے بات کروں گا۔ میرے پاس ایک پوری فہرست ہے۔ سال 2021,2022 اور 2023 سے یہ عمارتیں dangerous declare ہو چکی ہیں۔ یہ total 80 سکولز ہیں کہ جن کی عمارتیں dangerous declare ہو چکی ہیں لیکن آج تک ان کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ شاید

ایجوکیشن ہماری موجودہ حکومت کی priority پر نہیں ہے لیکن اگر ہے تو پھر ان dangerous declare buildings اور shelter less سکولوں کی طرف فوری توجہ دی جائے۔ خاص طور پر میرے حلقہ پی پی۔258 میں جو shelter less سکولز ہیں ان کو عمارتیں بنا کر دیں۔ اب ہماری آبادی بڑھ گئی ہے جبکہ پرائمری، مڈل اور ہائی سکول اتنے ہی ہیں لہٰذا ان کی upgradation کی جائے تاکہ بچوں اور بچیوں کو ان کے doorstep پر ایجوکیشن مل سکے۔

جناب سپیکر! شعبہ صحت کے حوالے سے بات کرتے ہوئے کہوں گا کہ میرے حلقہ خانپور میں ایک Dialysis Center بنا ہوا ہے۔ اس کی SNE سال 2019 سے منظور ہو چکی ہے لیکن آج تک وہاں پر عملہ تعینات نہیں کیا گیا۔ میری humble request ہو گی کہ یہ ایک بہت thick populated area ہے اور یہاں کے لوگ بہت غریب ہیں۔ لوگوں کو dialysis کے لئے رحیم یار خان یا بہاولپور جانا پڑتا ہے۔ پہلی حکومت نے مہربانی کی اور یہ Dialysis Center بنا دیا لیکن یہ ابھی تک functional نہیں ہو سکا۔ وہاں ڈاکٹرز اور دوسرا سٹاف تعینات نہیں کیا گیا۔ اس سنٹر کو لوگ اپنی مدد آپ کے تحت چلا رہے ہیں۔ میں گزارش کروں گا کہ نئے ADP میں اس Dialysis Center کو functional کرنے کے لئے funds مختص کئے جائیں۔ اس کی SNE منظور ہو چکی ہے لہٰذا اس کے لئے بجٹ allocate کیا جائے اور وہاں پر ڈاکٹرز اور دوسرا عملہ تعینات کیا جائے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں sports کے حوالے سے بات کروں گا۔ میرے حلقہ پی پی۔258 میں Tehsil Sports Complex بنانے کے لئے زمین allocate کر دی گئی ہے لیکن funds جاری نہیں کئے گئے۔ اس مقصد کے لئے مختص کئے گئے سارے funds لاہور یا upper Punjab کے شہروں کی زینت پر لگا دیئے جاتے ہیں۔ ہمارے ساؤتھ پنجاب کی turn ہی بڑی مشکل سے آتی ہے۔ اگر آج آپ کرسیء صدارت پر بیٹھے ہیں تو ان سارے مسائل کے بارے میں آپ بھی کچھ احکامات صادر فرمائیں۔ یہ میرے پاس سارے documents موجود ہیں۔ زمین کی approval ہو چکی ہے لیکن funds allocate نہیں ہو رہے۔ اسی طرح ہمارا ایک سپورٹس جمنیزیم ہے۔ اس کو dangerous declare کئے ہوئے تین سال ہو چکے ہیں۔ اس کی عمارت dangerous declare ہو چکی ہے لیکن اس کی نئی تعمیر کے لئے

کرتے activities کی sports مختص نہیں کئے جا رہے۔ ہمارے بچے اس جمنیزیم میں funds تھے۔ اگر اس عمارت کو نئے سرے سے نہ بنایا گیا تو وہ demolish ہو جائے گی اور اس کی وجہ سے ہمارے بچے اور بچیاں de-track ہو جائیں گے اور وہ منشیات یا دوسری برائیوں میں مبتلا ہو جائیں گے۔ اگر آپ ہم سے بجٹ کے حوالے سے تجاویز لے رہے ہیں تو یہ ایک genuine مسئلہ ہے۔ میں اس کے حوالے سے تمام documents آپ کو مہیا کر دوں گا اور حکومت کے متعلقہ محکمہ کی طرف سے ساری recommendations ان documents میں موجود ہیں لہٰذا اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے فوری طور پر funds مختص کئے جائیں۔

جناب سپیکر! اس کے بعد سب سے اہم issue پانی کی چوری کا ہے۔ پانی چوری کی روک تھام کے لئے محکمہ اریگیشن میں ایک باقاعدہ Unit بنایا جائے۔ پہلے محکمہ اریگیشن میں ایک PMIU effective unit ہوتا تھا جو پانی چوری کی روک تھام کے لئے کام کرتا تھا۔ پچھلے چار پانچ سالوں سے یہ unit ineffective ہو گیا ہے۔ شاید ان کو بجٹ نہیں دیا جا رہا۔ پہلے یہ Program Monitoring & Implementation Unit(PMIU) پانی کی چوری کو effectively روک رہا تھا لیکن اب شاید وہ یونٹ کام نہیں کر رہا اور Head پر بیٹھے ہوئے لوگ پانی چوری کر رہے ہیں اور اس کی وجہ سے tail end کی زمینیں پانی نہ ملنے کی وجہ سے برباد اور بنجر ہو رہی ہیں۔ ہمارے پاس پہلے ہی وسائل کی کمی ہے اور ہمارا agriculture sector downfall میں جا رہا ہے۔ میں درخواست کروں گا کہ اس PMIU کو پورے پنجاب اور خصوصی طور پر ساؤتھ پنجاب میں effective کیا جائے۔ اس یونٹ کو بجٹ دیا جائے تاکہ وہ effectively کام کر سکے اور پانی کی چوری کو کم کیا جا سکے اور tail end کی زمینوں تک پانی پہنچ سکے اور یہ بنجر ہونے سے بچ سکیں۔

جناب سپیکر! صوبہ پنجاب میں امن و امان کا issue بہت اہم ہے۔ ہم Law and Order کو maintain رکھنے کے لئے بہت زیادہ بجٹ تو مختص کرتے ہیں لیکن اپنی پولیس فورس کی صحیح طریقے سے تربیت نہیں کرتے۔ میں یہ کہوں گا کہ پولیس کی یونیفارم تبدیل کرنے، ان کو بہتر گاڑیاں اور جدید اسلحہ دینے سے امن وامان کی صورتحال بہتر نہیں ہو گی جب تک کہ ان کی تربیت ٹھیک نہیں کی جائے گی۔ موٹروے پولیس کی performance کے ہم سب گواہ ہیں۔ وہ ہمارے

بھائی ہیں۔وہ corruption بھی نہیں کرتے۔ہماری پولیس فورس کی کالی بھیڑیں صرف PTI کے کارکنوں اور قائدین کو پکڑنے اور حکومت کے اوچھے ہتھکنڈوں کو پورا کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔اگر ان کی proper training کی جائے اور ان کے duty hours مقرر کر دیئے جائیں تو ان کی کارکردگی میں بہتری آسکتی ہے۔پولیس فورس کا اصل مقصد عوام کو serve کرنے کا ہے۔یہ political victimization پر اپنا وقت اور قوت ضائع نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری اعجاز شفیع صاحب!مہربانی کرکے wind up کرلیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر!اگر ہماری پولیس فورس کی proper training ہو جائے تو اس سے امن و امان کی صورتحال بہتر ہو گی اور لوگ بھی ان کو اپنا محافظ سمجھیں گے۔میں آخر میں یہ گزارش کروں گا کہ پولیس فورس کی بہتر تربیت کی جائے،انہیں educate کیا جائے اور ان میں reforms لائی جائیں۔ان کو اربوں روپے کا بجٹ دینے اور وردی بدلنے سے امن و امان کی صورتحال بہتر نہیں ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری اعجاز شفیع صاحب!آپ کی تجاویز بہت اچھی ہیں۔اس وقت ایوان میں وزیر خزانہ صاحب تشریف رکھتے ہیں۔آپ اجلاس کے بعد میرے چیمبر میں تشریف لے آئیں ہم باہم مل کر وزیر خزانہ کے ساتھ اس بارے میں discuss کرتے ہیں۔اب جناب محمد اجمل خان تقریر کریں گے۔وہ تشریف فرما نہیں ہیں۔اب میں جناب وقاص محمود مان کو دعوت خطاب دیتا ہوں۔

جناب وقاص محمود مان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O ایاک نعبد و ایاک نستعین O جناب سپیکر! Pre-Budget Discussion کے لئے ہمیں ایک booklet دی گئی ہے کہ آپ بجٹ کے حوالے سے اپنی رائے دیں۔جب میں نے اس booklet کو دیکھا ہے تو مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ ایک شعبے میں اس کے جو ذیلی ادارے ہیں ان میں سے کس کو زیادہ بجٹ دینا چاہئے یا کس کو priority دی جائے اس حوالے سے ہم سے تجاویز مانگی گئی ہیں۔کیا حکومت میرے حلقہ نیابت میں development کے حوالے سے کئے جانے والے کاموں یا اس حلقے کے لئے مختص کئے جانے

والے بجٹ کے بارے میں مجھ سے پوچھے گی یا صرف مجھ سے ہارے ہوئے مسلم لیگ(ن) کے ایم پی اے سے ہی پوچھا جائے گا؟ وزیر خزانہ صاحب مجھے اس بابت تھوڑی سی وضاحت فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وقاص محمود مان صاحب! آپ اپنی تجاویز دیں۔ وزیر خزانہ صاحب یہاں پر تشریف فرماہیں اور وہ آپ کی تجاویز note کر رہے ہیں۔

جناب وقاص محمود مان: جناب سپیکر! اس سے پہلے ہمارا جو بجٹ اجلاس ہوا تھا اس میں بھی ہم لوگوں نے تجاویز دی تھیں۔ معزز ممبران نے اپنے علاقوں کے سکولوں، سڑکوں اور دوسرے development کے کاموں کے حوالے سے اپنی تجاویز دی تھی لیکن ان پر عملدرآمد نہیں ہوا۔ آپ کو علم ہے کہ ہر ضلع کے ڈی۔ سی صاحبان ترقیاتی سکیموں کے حوالے سے ہم سے ہارے ہوئے مسلم لیگ(ن) کے لوگوں کو بُلوا کر meetings کر رہے ہیں اور ان سے سکیمیں لے رہے ہیں۔ اگر ایسا ہی ہونا ہے تو پھر obviously ہمیں یہاں تجاویز دینے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر ہماری تجاویز پر کوئی عمل درآمد ہونا ہے تو پھر ہی ہم یہاں پر بات کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وقاص محمود مان صاحب! آپ کیا فرما رہے تھے؟

جناب وقاص محمود مان: جناب سپیکر! میں نے یہ کہا ہے کہ جو ہمارے ڈی۔ سی صاحبان ہیں وہ لوگوں سے سکیمیں لے رہے ہیں۔ میرا ضلع شیخوپورہ ہے اور ضلع شیخوپورہ کے ڈی۔ سی صاحب ترقیاتی سکیموں کے حوالے سے وہاں پر مسلم لیگ(ن) کے جیتنے یا ہارنے والے ایم پی اے کو بُلائیں گے۔ وہ مسلم لیگ(ن) کے جیتنے یا ہارنے والے ایم پی اے سے پوچھیں گے کہ آپ کے حلقے میں کون کون سے ترقیاتی کام ہونے چاہئیں، کون سے bridges یا سڑکیں بنائی جائیں اور کون کون سے سکولوں کی up gradation کی جائے۔ میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ اگر obviously یہ سب کام ان کے ذریعے سے ہی ہونے ہیں اور ہم نے اس میں onboard نہیں ہونا تو پھر یہاں بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہاں پر تو ہم صرف بحث کر کے چلے جائیں گے۔ میں یہی پوچھنا چاہ رہا ہوں کیونکہ چیف منسٹر صاحبہ نے اپنی پہلی speech میں کہا تھا کہ میں صرف پاکستان مسلم لیگ(ن) کی نہیں بلکہ پورے صوبے کی وزیر اعلیٰ ہوں تو میں یہ پوچھنا چاہ رہا تھا کہ یہ میری ذات کا تو مسئلہ نہیں ہے۔ میں نے اُس سکول میں جا کر نہیں پڑھنا یا میں نے ہر سڑک پر سفر نہیں کرنا یا ہر محلے میں میرا

گھر نہیں ہے یہ صوبہ عوام کا ہے۔ میرے حلقے میں 2 لاکھ 37 ہزار voter ہیں اور 5 لاکھ کی آبادی ہے تو وہ اُس حلقے کی عوام کا مسئلہ ہے۔ میں اُن کا نمائندہ ہوں تو میں وزیر موصوف سے black and white ایک جواب چاہتا ہوں کہ مجھ سے تب تجاویز لیں اگر واقعی ہمیں on board لینا ہے اور اگر یہ صرف بحث برائے بحث ہے تو پھر اس کا فائدہ نہیں ہے۔ مجھے نہیں لگتا کہ میری گزارشات کو یہ حکومت مانے گی لیکن میں پھر بھی کچھ گزارشات کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! میرے حلقہ پی پی-142 کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ وہاں پر بڑی بڑی فیکٹریاں ہیں اور وہ فیکٹریاں وہاں کے مقامی لوگوں کی نہیں ہیں وہ فیکٹریاں لاہور اور کراچی کے سیٹھوں کی ہیں۔ وہاں پر اس طرح کی ملیں ہیں جو سو سو ایکڑ پر ہیں، دو دو سو ایکڑ پر ہیں یعنی وہاں ہزاروں ایکڑوں پر وہ ملیں لگی ہوئی ہیں۔ شیخوپورہ کی زمین زراعت کے حوالے سے بہت اچھی ہے لیکن وہاں پر ملیں لگا دی گئی ہیں اور وہاں پر مقامی لوگوں کو نوکریاں بھی نہیں دی جاتیں۔ اگر کوئی مقامی بندہ ملازمت کے لئے جاتا ہے تو اُسے کہا جاتا ہے کہ ہم مقامی بندے کو hire نہیں کرتے۔ اگر انہوں نے مقامی بندوں کو hire نہیں کرنا تھا تو پھر یہ فیکٹریاں اُن علاقوں میں لگنی چاہییں تھیں جہاں کے لوگوں کو ملازمتیں ملنی تھیں یا جہاں کی زمین زراعت کے حوالے سے بہتر نہیں تھی۔ آپ نے ایک طرف زرعی زمین کو صنعتی زمین میں تبدیل کر دیا اور دوسرا یہ کہ وہاں کے مقامی لوگوں کو ملازمتیں نہیں ملتیں۔ میں حکومت سے یہ گزارش کروں گا کہ مقامی فیکٹریاں ملازمتوں کے حوالے سے مقامی لوگوں کو accommodate کرنے کے لئے labor laws میں کچھ ایسی تبدیلی لائیں کہ labor class میں مقامی لوگوں کو کم از کم 50 فیصد نوکریاں دیں تاکہ اُن کا روزگار چل سکے کیونکہ یہ issue میرے علاقے میں ہے تو میرا خیال ہے کہ دوسرے علاقوں میں بھی اس طرح کے issues ہوں گے۔

جناب سپیکر! صوبہ پنجاب کا اس وقت سب سے بڑا مسئلہ امنِ عامہ کے بعد مہنگائی اور بے روزگاری کا ہے۔ میرے حلقہ میں مانانوالہ ایک بڑا قصبہ ہے جس کی آبادی ایک لاکھ ہے اُس آبادی میں صرف ایک ڈسپنسری ہے۔ میں حکومت سے کہوں گا کہ وہاں پر کم از کم ایک بہتر ہسپتال بنائیں جس کے اندر لوگ علاج کرا سکیں۔ قصبہ مانانوالہ کی ایک لاکھ کی آبادی ہے لیکن یہاں لڑکیوں کا کالج نہیں ہے یہاں پر لڑکیوں کے لئے ایک کالج بنا دیا جائے تاکہ وہاں کی ہماری بہنیں

آسانی سے اپنی تعلیم حاصل کر سکیں۔ میرے حلقہ میں دوسرا بڑا قصبہ فیروز وٹواں ہے جس کی آبادی 50 ہزار ہے وہاں پر ایک BHU ہے جہاں پر ایک ڈاکٹر ہے اُس BHU کے لئے پانچ ایکڑ زمین allot ہے جس کی boundary ہے میں حکومت سے گزارش کروں گا کہ اگر اس BHU کو RHC کر دیا جائے تو اُس 50 ہزار کی آبادی کو بڑا فائدہ ہو سکتا ہے۔ مزید عرض ہے کہ میرے پورے حلقے میں sewerage کا بڑا مسئلہ ہے۔ میرے حلقے میں جاتری یونین کونسل اور بٹر یونین کونسل میں سڑکیں بالکل ٹُوٹ پھُوٹ کا شکار ہیں، بہت سارے سکولوں کو up gradation کی ضرورت ہے اور BHU's میں ڈاکٹر نہیں ہیں تو یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں وہاں کے لوگوں کے لئے بہت بڑے مسائل کا باعث ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب ثاقب خورشید!

جناب ثاقب خورشید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے Pre-Budget تجاویز کے لئے اظہار خیال کا موقع دیا۔ ہمیشہ حکومتی پارٹی اپنے بجٹ کی تعریف کرتی ہے اور حزب اختلاف اُس پر تنقید کرتی ہے۔ بجٹ تجاویز کا یہ سلسلہ تقریباً 10/15 سال پہلے ہمارے قائد میاں شہباز شریف صاحب نے شروع کیا تھا جب وہ صوبہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ ہوتے تھے۔ یہ خوش آئند بات ہے کہ عوامی نمائندگان سے اپنے اپنے حلقوں کے بارے میں feedback لیا جاتا ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ الحمدللہ یہ بیسواں بجٹ ہے جس میں مجھے شمولیت کا موقع ملا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور حضرت محمد ﷺ کا کرم ہے کہ بات بنی ہوئی ہے۔ ویسے یہ حکومتوں کے فرائض میں شامل ہوتا ہے کہ عوام الناس کے لئے تعلیم، صحت اور روزگار کے مواقع پیدا کرے۔ ان اصولوں پر عمل پیرا ہوتے ہوئے میں کچھ گزارشات کرنا چاہتا ہوں ویسے ہماری قائد محترمہ مریم نواز شریف نے منتخب ہوتے ہی اپنی تقریر میں تمام شعبہ ہائے زندگی پر بڑی سیر حاصل گفتگو کی جن پر وہ عمل پیرا بھی ہیں اور وہ مختلف سکیموں کے حوالے سے division-wise meetings بھی کریں گی اور ان شاء اللہ اپنے نمائندگان سے تجاویز بھی لیں گی۔

جناب سپیکر! سابق نگران حکومت نے گندم درآمد کر کے کسانوں کی پیٹھ میں چھُرا گھونپا اُس پر یہ ایوان پہلے بھی consensus کر چکا ہے اور آج بھی کسی ایک ممبر نے بھی اُس کی حمایت نہیں کی۔ کسانوں کے ساتھ ہمیشہ ظلم ہوا ہے اور اس وقت بھی ہو رہا ہے۔ زرعی مداخل جن میں کھادیں، زرعی ادویات اور بجلی کے بلوں کو اگر ملا لیا جائے تو کسان واقعی کسمپرسی اور اضطراب کا شکار ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ اس پر کمیٹی کی بجائے ہنگامی بنیادوں پر گندم کی خرید کا بندوبست کیا جائے۔ ہم بچپن میں سُنا کرتے تھے کہ زراعت پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی ہے تو اس کے لئے وزیر زراعت بطور نیوروسرجن بن کر اس کا علاج کریں اور کسانوں کی بہتری کے لئے منصوبے لائیں۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں اپنے حلقے کے کچھ مسائل کو discuss کرنا چاہتا ہوں۔ کسانوں کے لئے سولر توانائی project، نوجوانوں کے لئے صحت مند سرگرمیاں، سڑکات، تعلیم اور صحت کے لئے دستیاب وسائل کے اندر رہتے ہوئے میں پُرعزم قیادت سے آئندہ مزید initiatives کی اُمید رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر! اپنے حلقہ اور اپنے ضلع کی بات کروں تو ہمارا دیرینہ مطالبہ ہے کہ ملتان سے بورے والہ، وہاڑی سے ہوتے ہوئے دہلی ملتان روڈ بہت خستہ حال ہو چکی ہے۔ سُنا ہے کہ اُس سڑک پر حکومت کی طرف سے توجہ دی جا رہی ہے کاروباری حوالے سے اس سڑک سے بہت سارے مسائل ہیں۔ حکومتی دفاتر میں عوام کے لئے آسانیاں پیدا کی جائیں۔ 2015 میں میاں شہباز شریف صاحب وہاڑی تشریف لائے تھے تو وہاڑی میں یونیورسٹی کے سب کیمپس کا اعلان کیا تھا اُس کے لئے ہم نے ایک بلڈنگ میں کام شروع کیا تھا اور تین مربع زمین پر چار دیواری کرالی ہے تو میری خواہش ہے کہ ہم نے تین مربع زمین پر اس کی چار دیواری کروالی ہے تو وہ بلڈنگ مکمل کرنے کے لئے فوری فنڈز دیئے جائیں اور HEC نے جو کام روکا ہوا ہے اس کو مکمل کرنے کا حکم دیں۔

جناب سپیکر! اسی طرح پچھلے پانچ سالہ دور میں شہر کھنڈرات کے منظر پیش کر رہا تھا تو PCP کے کام کر لئے ہمارے قائد حمزہ شہباز شریف صاحب نے وہاڑی کو شامل کیا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ وہاڑی کے pending منصوبہ جات کو جاری کرنے اور ان پر کام کرنے کا دوبارہ حکم دیا جائے۔

جناب سپیکر! city package کے طور پر 25 کروڑ روپے کے فنڈز ٹف ٹائلز اور شہر کے نظام کو بہتر کرنے کے لئے رکھے گئے ہیں۔ شرقی کالونی جو شہر کا سنگم ہے وہاں گرلز سکول کی بلڈنگ ادھوری رہ گئی ہے، یہ بلڈنگ 11 کروڑ روپے کی تھی پچھلے پانچ سال اس پر توجہ نہیں دی گئی۔ اس کے لئے دوبارہ ایک کروڑ 10 لاکھ روپے کی demand کی گئی ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس بلڈنگ پر کام کرنے کا فوری حکم دیا جائے۔

جناب سپیکر! میاں محمد نواز شریف صاحب بورے والا میں گئے تھے۔ انہوں نے کہا تھا کہ الیکشن کے بعد وہاڑی میں میڈیکل کالج بنایا جائے گا۔ اس کے لئے جگہ مختص ہے اور وہاڑی کے عوام کا یہ دیرینہ مطالبہ ہے کہ میڈیکل کالج بنایا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! بہت شکریہ۔ جی، شیخ محمد اکرم!

شیخ محمد اکرم: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں پری بجٹ کے حوالے سے اپنے حلقہ کے مسائل آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سب سے پہلے آپ سے یہ کہوں گا کہ آج سے آٹھ دس دن پہلے جھنگ شہر کے اندر ایک LPG کا دھماکا ہوا تھا۔ وہاں جگہ جگہ LPG کی دکانیں ہیں اور جس دکان پر یہ دھماکا ہوا ہے اس کے ساتھ والی دکان پکوان سنٹر ہے۔ اس پکوان سنٹر میں دیگیں پک رہی تھیں وہاں سات آدمی جاں بحق ہوئے اور 24 آدمی زخمی ہو گئے لیکن نہ کسی اخبار میں آیا، نہ TV پر آیا اور نہ کسی نے ان کی مدد کی۔ وہ بہت غریب آدمی ہیں۔ وہاں سول ڈیفنس والے مدعی بن گئے اور انہوں نے دکانداروں کے اوپر پرچہ دے دیا حالانکہ ان سے یہ سارے monthly وصول کرتے ہیں۔ یہ گندا سسٹم جگہ جگہ چل رہا ہے اور دکانوں اور ویگنوں میں آئے روز حادثات ہو رہے ہیں لیکن ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ یہ گورکھ دھندہ ایسے ہی چل رہا ہے۔

جناب سپیکر! میرے شہر کی جو سڑکیں اور نالیاں ہیں ساری ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ اس کے علاوہ سیوریج کا نظام نہ ہونے کے برابر ہے وہاں گلیوں میں دو دو فٹ پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔ ہماری انتظامیہ DC صاحب یا CEO میونسپل کمیٹی کہتے ہیں کہ ہمیں حکم نہیں ہے کہ آپ کے علاقے کی صفائی یا کوئی کام کرائیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ ہمارے شہر کا سارا پانی گندا ہو چکا ہے اور

90فیصد لوگ ہیپاٹائٹس کا شکار ہیں۔ فیصل آباد سے ایک سیم نالہ نکلتا ہے اور جھنگ شہر کے درمیان سے گزرتا ہے۔ میونسپل کمیٹی نے سیوریج کا سارا گندا پانی اس میں ڈال دیا ہے۔ اس وجہ سے سارے شہر کا پانی آلودہ ہو گیا ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ اس کا حل کیا جائے۔

جناب سپیکر! ہماری جھنگ سے سرگودھا روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ یہ سڑک 20 سال پہلے بنی تھی۔ جھنگ ملتان روڈ کی بھی یہی حالت ہے۔ جھنگ خوشاب روڈ کی بھی یہی حالت ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ مہربانی کر کے اگر یہ سڑکیں نئی نہیں بن سکتیں تو ان کا patch workہی کروا دیں تاکہ لوگ وہاں چلنے اور سفر کرنے کے قابل ہو جائیں۔

جناب سپیکر! DHQ جھنگ میں بڑے پیسے لگے ہیں بلکہ ایک gate کو تبدیل کرنے کے لئے دو کروڑ روپے لگا دیئے گئے ہیں تاکہ مخصوص دکانداروں کو فائدہ ہو جائے۔ بہرحال وہ تو لگ گیا ہے لیکن وہاں MRI کی مشین ہے۔ اس کو ڈاکٹر صاحبان خود خراب کر دیتے ہیں۔ وہ مشین مہینے میں ایک آدھ دن کام کرتی ہے اور 29 دن خراب رہتی ہے۔ آپ اس پر تھوڑا سا غور کریں اور ان کو کھینچیں۔ وہاں سارے ڈاکٹر صاحبان کے اپنے پرائیویٹ کلینکس یا ہسپتال ہیں۔ وہ ہسپتالوں میں کم بیٹھتے ہیں اور اپنے پرائیویٹ ہسپتالوں میں زیادہ وقت دیتے ہیں۔ جھنگ میں غریب عوام ہے اس لئے مہربانی کر کے اس معاملہ کا بھی سدباب کیا جائے اور ڈاکٹروں کو کم از کم اپنے duty hours میں ہسپتالوں میں duty کرنے کا پابند کیا جائے۔

جناب سپیکر! جھنگ میں امن و امان کا مسئلہ بھی بہت خراب ہے کہ پولیس کو پوچھنے والا کوئی نہیں ہے۔ وہاں دن بدن قتل و غارت اور لوٹ مار ہو رہی ہے۔ وہاں ایسے واقعات کے پرچے درج نہیں ہوتے اور اگر ہوتے بھی ہیں تو وہ گم سُم ہو جاتے ہیں۔ میرے حلقہ میں 8۔ فروری کو سپاہ صحابہ کے لوگوں نے توڑ پھوڑ کی، صندوقچیاں اٹھائیں، لوگوں کو مارا پیٹا اور عورتوں کے بال کھینچے گئے۔ اس واقعہ کی ARY نے خبر چلائی تو مقامی انتظامیہ کچھ حرکت میں آئی۔ وہاں ATA-7 کے دو پرچے دے دیئے گئے لیکن چار پانچ دن کے اندر وہ پرچے خارج ہو گئے۔ میرا مقصد یہ ہے کہ مدعی گورنمنٹ ہے اور لوگوں کو خود پکڑا ہے، وہاں فائرنگ ہوئی ہے لیکن اس کے علاوہ ان کو پوچھنے والا کوئی نہیں ہے تو پھر خدا ہی حافظ ہے۔ ہم باپ بیٹا سپاہ صحابہ کے خلاف الیکشن لڑ کے آتے ہیں۔ ان ہارنے والے ایک ایک آدمی کے پاس چار چار سرکاری گن مین ہیں۔ میرے بھائی کو

1995 میں آٹھ لوگوں کے ساتھ شہید کر دیا گیا تھا۔ ہم جب انتظامیہ کے پاس جاتے ہیں کہ ہمیں اپنا اسلحہ اٹھانے کی اجازت دیں یا ہمیں سرکاری گن مین دیں تو جو سپاہ صحابہ دہشتگرد تنظیم کے قاتل ہیں۔ ان کے پاس چار چار گن مین ہیں اور ہمیں انتظامیہ کہتی ہے کہ آپ کو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آپ اس پر مہربانی کر کے ضرور کچھ عملدرآمد کرائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! آپ کا point آ گیا ہے۔ بہت شکریہ۔ جی، جناب احسن رضا خان!

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہاں وقت کی کمی ہوتی ہے اس لئے میں اپنے حلقہ کے حوالے سے بات کروں گا۔ میرے حلقہ میں الہ آباد ایک MC ہے جس میں ایک لاکھ سے زیادہ کی آبادی ہے۔ وہاں کی آبادی بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ الہ آباد میں ایک سپورٹس کمپلیکس کی بے حد ضرورت ہے۔ وہاں پر 25 سے 50 ایکڑ تک صوبائی حکومت کا رقبہ پڑا ہوا ہے۔ میری وزیر موصوف سے یہ درخواست ہے کہ الہ آباد کے سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر اس بجٹ میں ضرور رکھی جائے تاکہ وہاں کے طلباء کو ایک اچھا ماحول مل سکے۔

جناب سپیکر! کنگن پور MC تحصیل سے 25 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے وہاں پر 1122 کی سہولت نہ ہے۔ میری درخواست ہے کہ اس بجٹ میں ہمیں 1122 کی سہولت دی جائے۔

جناب سپیکر! میری تحصیل چونیاں ایک تاریخی تحصیل ہے۔ اس کا literacy rate لاہور کے قریب ہونے کے باوجود بہت کم ہے۔ میں وزیر موصوف سے کہوں گا کہ وہاں پر دانش سکول کا قیام عمل میں لایا جائے۔ میری leadership کا vision بھی یہی ہے۔ جو دیہاتی backward علاقہ ہے وہاں پر دانش سکول کی اشد ضرورت ہے اور جگہ بھی وہاں پر صوبائی گورنمنٹ کی کافی available ہو سکتی ہے میری پوری constituency میں بوائز کالج نہیں ہے اور میرے حلقہ کے سٹوڈنٹس 50 کلو میٹر کا سفر کر کے ڈگری کالج قصور یا چونیاں میں جاتے ہیں۔ تو میری تحصیل چونیاں میں کنگن پور اور میونسپل کمیٹی الہ آباد میں بوائز ڈگری کالج کا قیام عمل کا لایا جائے۔ وہاں پر میں نے 2008 میں ایک ٹیکنیکل سنٹر بنوایا تھا تو میری humble request ہے اس کو اپ گریڈ کیا جائے اور اس کو Information Technology میں convert کیا جائے اور یہ بے حد ضروری ہے تاکہ اس سے مستفید ہو کر بے روزگاری کا خاتمہ ہو سکے اور میرے

constituency میں دو RHC ہیں اور وہ وہاں پر آبادی کا بہت زیادہ پریشر ہے اور لوگ first aid لینے کے لئے DHQ جاتے ہیں میں نے CM صاحبہ سے بھی request کی تھی لہٰذا میں آپ کی وساطت سے ایک بار پھر request کروں گا کہ میری میونسپل کمیٹی الہ آباد میں سول ہسپتال کا قیام عمل میں لایا جائے۔ میرے میونسپل کمیٹی کنگن پور میں RHC کو اپ گریڈ کیا جائے۔ آپ کی وساطت سے مزید کہنا چاہتا ہوں کہ کیونکہ CM صاحبہ کا vision ہے پورے پنجاب میں district level پر IT University کا قیام عمل میں لایا جائے۔ ہمارے ڈسٹرکٹ قصور سے ہیڈ کوارٹر لاہور کا فاصلہ 25 منٹ کی drive ہے اور وہ میری تحصیل چونیاں کا لاہور سے 100 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اور وہ ہمارے ڈسٹرکٹ کا سنٹر بنتا ہے اور وہاں تحصیل چونیاں میں جگہ بھی available ہے تو IT University وہاں پر قیام ہو جائے تو یہ میرے حلقہ کے students کے لئے بہت کارآمد ہو گا کیونکہ CM صاحبہ کا vision ہے کہ وہ ہر ضلع میں IT University کا قیام عمل میں لے کر آ ہی رہے ہیں۔ دوسرا Irrigation کے منسٹر یہاں پر موجود نہیں ہیں میرا حلقہ کی زمین بہت زرخیز زمین ہے وہاں پر چار، پانچ مائنز جو ہیں وہ گزرتے ہیں Atari Akikay Minor, Mastuwal Minor, Kanganpur Ditch Distributary, and Chahal Ditch Distributary ان کی concrete lining کی جائے۔ میری constituency میں ایک بہت بڑا issue ہے۔ دریائے ستلج میں بھارت بغیر بتائے پانی چھوڑ دیتا ہے اور اس وجہ سے پچھلے سال اربوں روپے کا نقصان ہوا ہے اور پھر جب سیلاب آتا ہے تو تب فوری ہماری machinery حرکت میں آ جاتی ہے وقتی طور پر وہاں پر پہنچتے ہیں لیکن تب تک نقصان ہو جاتا ہے اور پھر پورا سال وہ مشینری کا اس طرف کوئی وزٹ نہیں ہوتا دریائے ستلج پر میرا اس حلقہ کی کم از کم ڈیڑھ سے دو لاکھ population ہے اور اب بھی وہاں پر خطرہ منڈلا رہا ہے کیونکہ بارشوں کی جو صورتحال ہے اس کا تسلسل جاری ہے تو اس کی طرف خصوصی توجہ دی جائے وہاں پر بند بنائے جائیں میرے وہاں پر جو 15 سے 20 گاؤں ہیں ان کی ڈیڑھ سے دو لاکھ population ہیں ان کو اس سیلاب سے بچایا جا سکے اور یقین کریں وہاں پر پہلے جو نقصان ہوا تھا آج تک کسانوں کو وہ نہیں مل سکا تو میں وزیر صاحب سے کہوں گا کہ وہ اس کو بھی سپیشل اور ہنگامی بنیاد پر دیکھیں۔ ہمارے وہاں پر ایک قصور سے دیپالپور روڈ ہے وہ تقریباً الہ آباد تک مکمل ہو چکا

ہے وہاں سے لوگ بورے والا، پاکپتن اور بہاولپور تک سفر کرتے ہیں۔ محکمہ جنگلات اتنا سست ہے سوائے تنخواہوں کے ان کا کوئی کام نہیں ہے میری humble request ہے کہ وہاں پر قصور سے دیپالپور دونوں sides پر plantation کی جائے تاکہ وہ ایک خوبصورت روڈ بن سکے اور چونیاں سے کنگن پور روڈ کی بھی دونوں sides سے plantation کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی بہت شکریہ۔ آپ کا پوائنٹ آگیا ہے جی، جناب اقبال صاحب!

جناب محمد اقبال: جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

وہ میرے پاس سے گزرے میرا حال تک نہ پوچھا
میں کیسے مان جاؤں کہ وہ دور جا کے روئے

اگر اس شعر میں کوئی غلطی بھی ہے تو معاف کر دینا۔ سر میرا جو سب سے بڑا concern ہے کہ میانوالی ڈسٹرکٹ سے ہم چھ نمائندے elect ہو کر آئے ہیں۔ جو وہاں پر development committee بنی ہے اس میں ہم میں سے ایک کا نام بھی شامل نہیں ہے یعنی جو 95 فیصد ووٹ لینے والے ہیں ان کا نام development committee میں شامل نہیں ہے میں کیسے expect کر سکتا ہوں کہ وہ وہاں پر جو ہارے ہوئے لوگ ہیں وہ میرے حلقے کی عوام اور ہمارے لئے کام کریں گے یہ بجٹ ہی ہے نہ sir؟ اور یہ بجٹ ان کے پاس جائے گا اور انہوں نے آگے اس پر کام کرنا ہے۔ دوسرا میرا question ہے یا میری request ہے وہ یہ ہے کہ جس طرح NFC ایوارڈ federal government کی طرف سے ملتا ہے کیا یہ ensure یہاں پر ہو گا کہ same kind of award یہاں پر بھی دیئے جائے گا اور جتنی ہماری اس علاقے کی آبادی ہے اس کے مطابق ہمیں پیسا ملے گا میری انفارمیشن کے مطابق 88 فیصد آپ جو بجٹ دیتے ہیں وہ تمام اضلاع کو آبادی کے حساب سے دیتے ہیں میں request کروں گا کہ میانوالی بہت ہی backward area ہے اس کو اس 12 فیصد سے زیادہ مل جائے تو اچھا ہو گا۔ sir, coming over to schools سکول کے اوپر میں پہلے بھی بات کر چکا ہوں میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ وہاں پر کالا باغ سے اوپر شکر درہ تک کوئی تین ایسی یونین کونسلز کوٹ چاندنہ، تانی خیل اور کچا بنی خیل ہیں جس میں گرلز سکول سرے سے ہی نہیں ہے۔ تو request کروں گا کہ اس بجٹ کے اندر ان سکولوں کو بھی ڈالا

جائے اور اگر وہاں پر اگر کسی سکول کی اپ گریڈیشن کی ضرورت ہے for sure اس کی ضرورت ہے تو یہ بھی کیا جائے۔ Sir coming to the hospitals شاید یہ یہاں پر نہیں ہے لیکن جو companies بنی ہیں PHFMC کے workers کو according to the government تنخواہ نہیں مل رہی ہے۔ کسی کو 23 ہزار روپے دے رہے ہیں، کسی کو 25 ہزار روپے دے رہے ہیں تو میں کہتا ہوں اور اِس کا مطلب ہے کہ یہ تو اِس ایوان کی اور اِس حکومت کی بھی بے عزتی ہو گی کہ اگر وہ اپنے احکامات پر عمل درآمد نہیں کروا سکتی so اِسے بھی بجٹ میں consider کیا جائے تاکہ ملازموں کو جتنی تنخواہ ملنی چاہئے وہ انہیں ملے۔

جناب سپیکر! ہمارے علاقے کی configuration کچھ اِس طرح کی ہے کہ علاقہ لمبا چوڑا ہے اور وہاں پر BHUs کی شدید کمی ہے تو میں request کروں گا کہ آنے والے بجٹ میں علاقے کے تمام BHUs کو upgrade کیا جائے اور اِنہیں RHCs میں convert کر کے وہاں پر proper ڈاکٹر تعینات کئے جائیں۔ میں اِس دفعہ جب حلقہ میں گیا ہوں تو میرے خیال میں وہاں پر 40 فیصد ایسے BHUs تھے بلکہ میں 80 فیصد کہوں گا کہ ایسے BHUs تھے جہاں پر ڈاکٹر ہی موجود نہ تھے اور صرف ڈسپنسر وہاں پر کام چلا رہا تھا۔

جناب سپیکر! میں نے ابھی MLC کی terminology پوچھی ہے تقریباً 50 کلو میٹر کے فاصلے سے اگر کوئی آدمی آتا ہے تو وہاں پر MLC کرنے والا ڈاکٹر ہی موجود نہیں ہے تو اسے مزید 60 کلو میٹر دور جا کر MLC کروانا پڑتا ہے تو اُسے MLC کے لئے 110 کلو میٹر کا فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ جلدی جلدی اپنی بات مکمل کر لوں کیونکہ آپ ہمیشہ مجھے جلدی کرنے کا کہہ دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہی request کروں گا کہ already roads جو plan کے اندر پہلے سے موجود تھے کہ انہوں نے بننا ہے، ان کو special consider کیا جائے تاکہ اُن کے لئے بجٹ مل سکے۔ Unfortunately مجھے یہی لگتا ہے کہ اِن علاقوں میں ان roads کے لئے شاید کوئی بجٹ نہیں ملے گا جو already ہیں جن میں کالا باغ شکر درہ روڈ ہے۔ اِس کے علاوہ already plan شدہ ایک "انٹر چینج ترگ" کے اُوپر بھی کام ہونا چاہئے اور ونجاری کمر مشانی کے علاوہ ٹولہ بھانگی خیل سے مانجھا غنڈی اور چھوٹے چھوٹے جتنے بھی وہاں پر roads بننے والے ہیں، وہ بننے چاہئیں۔

جناب سپیکر! وہاں پر نالے بھی بہت سارے آ رہے ہیں، ابھی بہت سارے دوستوں نے زراعت کے اُوپر بات کی ہے کہ کسان کو گندم کے پیسے نہیں مِل رہے اور دوسری چیزیں نہیں مل رہیں لیکن میرے علاقے میں نالوں اور ژالہ باری کی وجہ سے ہونے والی تباہی نے کسانوں کی کمر ہی توڑ دی ہے۔ اگر ممکن ہو تو ان متاثرین کے لئے کوئی نہ کوئی ریلیف دیا جائے۔ Specially تباہی کا باعث بننے والے نالوں اور دیگر نالوں کے اُوپر بند باندھنے چاہئیں۔

جناب سپیکر! ریسکیو 1122 کا وہاں پر ایک ہی سٹیشن ہے لیکن وہاں پر بھی fire fighting والی گاڑی نہیں ہے so پھر کہوں گا کہ اگر ممکن ہے اور کوئی تھوڑے بہت پیسے ہیں تو وہاں عیسیٰ خیل، کالا باغ اور خاص طور پر اُوپر ٹولہ بھانگی خیل میں ریسکیو سنٹر بنایا جائے اور انہیں properly equipped کیا جائے۔ وہاں پر "ماڑی پٹرولیم کمپنی" کام کر رہی ہے تو حکومت کے rules کے مطابق جہاں سے گیس نکل رہی ہو، اس علاقے کے پانچ کلومیٹر کے اندر عوام کو گیس ملنی چاہئے لیکن ہمارا وہ خوب صورت اور خوش قسمت علاقہ ہے کہ پانچ کلو میٹر تو کیا پچاس کلو میٹر کے فاصلے پر بھی گیس دستیاب نہیں ہے اور اِن کی رائلٹی، Gas not بلکہ باقی بھی جتنی mines ہیں، 2019 کے بعد ایک روپیہ بھی اِس میں سے خرچ نہیں ہوا۔ وہاں پر سب سے بڑی غلط practice ہو رہی ہے most probably جتنے بھی mines وہاں سے نِکل رہے ہیں اِس میں ایک گیٹ پاس کے اُوپر تین تین گاڑیاں چلی جاتی ہیں جس سے حکومت کو بھی نقصان ہو رہا ہے اور اُنہیں بھی پیسے نہیں مل رہے جبکہ علاقے کی بھی کوئی ترقی نہیں ہو رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میجر صاحب! جلدی سے wind up کریں۔

جناب محمد اقبال: جناب سپیکر! ابھی کرتا ہوں۔ وہاں پر ایک "چاپری ڈیم" بنا ہے جس پر بڑا huge خرچہ already ہو چکا ہے لیکن وہ ابھی تک مکمل نہیں ہوا۔ جس کی بھی غلطی ہے تو میں request کروں گا کہ اِس بجٹ کے اندر اِس ڈیم کے لئے proper fund کی allocation ہو جائے تاکہ لوگوں کے پینے کے پانی کا مسئلہ حل ہو جائے۔ اس سے زیادہ علاقے میں ہمارا issue پینے کے پانی کی بچھائی گئی 40,40 اور 45,45 سال پرانی پائپ لائنیں زنگ آلود ہونے کے علاوہ

blocked بھی ہیں۔ اگر present بجٹ میں اِس کے لئے بھی کوئی فنڈز رکھے جائیں تو علاقے کے لوگوں کو فائدہ ہو جائے گا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: میجر صاحب! آج آپ کو پُورا وقت دیا گیا ہے تو کیا آپ آج راضی ہیں؟

جناب محمد اقبال: جی، بالکل۔ آپ کا بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جناب بلال یامین ۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب شعیب امیر ملک!

جناب شعیب امیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم0 ایاک نعبد و ایاک نستعین0 جناب سپیکر! شکریہ۔ کسان کے اُوپر بہت زیادہ بات ہوئی ہے لیکن میں کچھ اور بات کرنا چاہوں گا کہ اِس حکومت کی کسان کُش پالیسی سے کسانوں کے اندر ایک لاوا پک رہا ہے۔ پنجاب کے کسان ہماری زراعت کی ریڑھ کی ہڈی ہیں اور جب یہ لاوا پھٹا تو حکمرانوں کو اپنی حکومت چلانا مشکل ہو جائے گی اور عنقریب اگر ہم نے گندم خریداری نہ کی اور باردانہ دینے کی پالیسی تبدیل نہ کی تو پنجاب بھر کے کسان سڑکوں پر ہوں گے اور پھر آپ لوگوں کی زندگی میں مشکلات آئیں گی۔

جناب سپیکر! باردانہ کی آپ نے جو بھی ترتیب رکھی ہے بے شک رکھیں even پنجاب کے کسانوں کو یہ بھی منظور ہے کہ آپ باردانہ کے اُوپر "اُس کبوتروں والی سرکار کی تصویر" بنا کر دے دیں تو پھر بھی وہ باردانہ لیں گے اور آپ کو گندم دینے کے لئے تیار ہیں۔ میں چیف منسٹر محترمہ مریم صفدر اعوان کو ایک یاددہانی کروانا چاہتا ہوں کہ گزشتہ دور حکومت میں جب میرے حلقہ میں ضمنی الیکشن ہو رہا تھا جہاں پر وہ تشریف لائی تھیں۔ اُنہوں نے تحصیل چوک اعظم کو تحصیل بنانے کا اعلان کیا تھا خیر وہ ضمنی الیکشن آپ ہار گئے تھے لیکن ابھی میں چیف منسٹر صاحبہ سے گزارش کروں گا کہ چوک اعظم کو کم از کم تحصیل بنا دیا جائے۔ وہ غلطی سے پہلے سے بنے بنائے ضلع لیہ کو تحصیل بنانے کا اعلان کر رہی تھیں۔

جناب سپیکر! صحت کے اوپر بات کروں گا کہ BHU شیر گڑھ، میرے حلقے میں ایک بہت عام شاہراہ جس کے اُوپر ٹریفک کا بہت زیادہ رش ہوتا ہے اس پر واقع ہے تو اس کو RHC بنایا جائے کیونکہ آئے روز اُدھر بہت سے حادثات ہوتے رہتے ہیں اور proper health

services کی وجہ سے کافی لوگوں کی وہاں پر اموات ہوئی ہیں اور زخمیوں کو دُور دراز کے ہسپتالوں میں لے کر جانا پڑتا ہے۔So and so کہ اُس BHU جو کہ بہت ہی important ہے، پر ایمبولینس بھی نہیں ہے اور وہاں کی ایمبولینس کسی اور جگہ پر attach کر دی گئی ہے۔اِسی طرح میرے حلقہ میں BHU نواں کوٹ کو بھی RHC بنانے کی ضرورت ہے اور اِس حوالے سے میں وزیر خزانہ کی توجہ چاہوں گا۔میں نے ایک ضمنی سوال پر پہلے کارڈیالوجی پر بات کی ہے تو لیہ، بھکر، ڈی جی خان اور مظفر کے اضلاع کا ایک جنکشن بنتا ہے تو یہاں پر کوئی اچھا انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ہونا چاہئے تا کہ دِل کے مریضوں کے لئے فی الفور وہاں پر صحت کی سہولت میسر ہو سکے۔

جناب سپیکر!ضلع کونسل کی تمام سڑکیں ٹُوٹ پُھوٹ کا شکار ہیں اور اگر کوئی مریض اِن دُور دراز علاقوں میں بیمار پڑ جائے تو وہ ہسپتال پہنچنے سے پہلے ہی زندگی کی بازی ہار جاتا ہے اس لئے مہربانی کر کے ٹُوٹ پُھوٹ کا شکار سڑکوں خاص طور پر یہ جو deterioration آئی ہے پچھلے تین سال کے اندر PDM اور پھر نگران وزیر اعلیٰ کے دور میں ضلع کونسل کے فارم ٹو مارکیٹ roads کو جلد از جلد پورے ضلع لیہ میں اور خاص طور پر میرے حلقہ PP-281 میں repair کئے جائیں۔

جناب سپیکر! میرے حلقہ میں دو میونسپل کمیٹیاں ہیں اور ماشاء اللہ دونوں میونسپل کمیٹیوں کے اندر چیف آفیسرز تعینات نہیں ہیں اور ایڈیشنل چارج بڑی میونسپل کمیٹی کے چیف آفیسر کو دیا گیا ہے جنہیں وہاں پر اتنے کام ہیں کہ وہ چھوٹی میونسپل کمیٹیوں کو کیا وقت دیں گے۔ایک proper management نہ ہونے کی وجہ میونسپل کمیٹی چوک اعظم اور میونسپل کمیٹی چوبارہ کے اندر تعفن پھیل رہا ہے، گلیاں گندے پانی سے بھری پڑی ہیں، واٹر سپلائی سکیم اور سیوریج کا پانی mix ہو کر لوگوں کے لئے بہت سی بیماریوں کا باعث بن رہا ہے اس لئے وزیر خزانہ سے گزارش ہے کہ چوک اعظم اور چوبارہ تحصیلوں کی سیوریج سکیموں کے لئے بجٹ کے اندر فنڈز رکھے جائیں۔جب بھی بارش ہوتی ہے خاص طور پر چوک اعظم اور چوبارہ شہر کے اندر دریائے راوی کا ایک سماں ہوتا ہے، لوگوں کو literally کشتیوں کے ذریعے وہاں سے گزرنا پڑتا ہے اور گاڑیاں main road سے نہیں گزر سکتیں۔ابھی پچھلے ضمنی بجٹ میں بھی اِس کے لئے کوئی خاطر خواہ فنڈز نہیں رکھے گئے تو میری request ہے کہ اِس کے لئے آنے والے بجٹ میں فنڈز رکھے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! جلدی سے wind up کریں۔

جناب شعیب امیر: جناب سپیکر! میرا ضلع تعلیم کے حوالے سے پسماندہ ہے اور وہاں پر کوئی اچھا سا کیڈٹ کالج یا بارانی یونیورسٹی بنائی جائے کیونکہ وہاں پر سارے agriculturist ہیں۔ اِسی طرح سب سے اہم مسئلہ جس سے ہماری لاکھوں ایکڑ زمینیں آباد ہوں گی وہ "گریٹر تھل کینال پارٹ II" ہے۔ اس کے اُوپر میری وزیر موصوف سے بات بھی ہوئی ہے اور ڈویلپمنٹ چل رہی ہے تو اِس کے لئے بھی میری گزارش ہے کہ آئندہ بجٹ میں فنڈز مختص کر کے اِسے بنایا جائے۔ میں نے پہلے بھی بات کی ہے کہ industrial zone کی سخت ضرورت ہے۔ وہاں زیادہ گورنمنٹ کی زمین پڑی ہوئی ہے لیہ میں کسی بھی جگہ پر ایک industrial zone بنا دیا جائے تا کہ پسماندہ علاقے کے لوگوں کو بھی وہاں نوکری کے مواقع مل سکیں۔ بے شک اٹک والا industrial zone وہاں shift کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب شعیب امیر: جناب سپیکر! میری آخر میں گزارش ہے کہ جو پسماندہ اضلاع ہیں اُن کے لئے زیادہ سے زیادہ بجٹ رکھا جائے تا کہ وہاں کے لوگوں کی کوئی بہتری ہو سکے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترم ملک نوشیر خان!

ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال: جناب سپیکر! میں اپنی بجٹ کی تقریر کا آغاز ایگریکلچر سے کرنا چاہوں گا۔ اگر کسان خوشحال ہے تو میں دعوے سے کہتا ہوں کہ پنجاب خوشحال ہے۔ میں پچھلے کافی tenure سے دیکھ رہا ہوں، اب تو Pre Budget speeches شروع ہو چکی ہیں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ بجٹ میں ہمارا کوئی پارلیمنٹ، ہاؤس یا منسٹر کا proper role نہیں ہے۔ یہ آخری دن کتابچہ ہاتھ میں پکڑا دیتے ہیں اور ادھر اپوزیشن شور کر رہی ہوتی ہے اور ہمارا منسٹر بجٹ پڑھ رہا ہوتا ہے۔ بجٹ ہمارے پنجاب کی ایک اہم چیز ہے جس پر پورے صوبے نے انحصار کرنا ہوتا ہے مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ اس کو سنجیدگی سے نہیں لیا جا رہا ہے۔ اگر ہم ایگریکلچر کی طرف جائیں تو ہمیں سب سے زیادہ ضرورت اس چیز کی ہے کہ ہم اپنے کسان کو proper seeds دیں تا کہ وہ زیادہ سے زیادہ فی ایکڑ average لے سکے لیکن ہمارے ایگریکلچر کے جتنے research center ہیں ان میں اتنا کم بجٹ رکھا جاتا ہے کہ بڑی مشکل سے اُن کی تنخواہیں پوری ہوتی ہیں یا اُن

کی بلڈنگ کی renovation ہوتی ہے۔ ہم proper research کے حوالے سے زیرو ہیں۔ ہم نئے seeds لائیں اور اپنے کسانوں کو ایسے seeds دیں جس سے وہ فی ایکڑ زیادہ کاشت لے سکیں۔

جناب سپیکر! میری بجٹ کے حوالے سے ایک اور تجویز ہے کہ ہم نے جو بجٹ اور ADP میں رکھا ہے اُس میں زیادہ roads اور buildings ہیں۔ ویسے بھی بجٹ اور ADP میں 90 فیصد حصہ interim set up کا ہی تسلسل ہے۔ اگر ہم production sector یعنی صنعت، زراعت، آبپاشی اور لائیوسٹاک میں کم از کم 40 فیصد بجٹ رکھیں تو وہ sector جب grow کرے گا تو ہمارا پنجاب بہت زیادہ grow کرے گا کیونکہ پنجاب ایک بڑا صوبہ ہے، دوسرے صوبے اسی کو follow کرتے ہیں۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے چاہے اُس طرف سے حکومت ہو یا ہماری طرف سے حکومت ہو میں نے کبھی long term منصوبہ بنتے نہیں دیکھا، بس ڈنگ ٹپاؤ پروگرام ہوتا ہے۔ اس وقت ہم daily wages پر ملک کو چلا رہے ہیں۔ ہمیں آج کی فکر ہے، کل کی فکر نہیں ہے جس کی وجہ سے گندم میں بھی بحران پیدا ہوا ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ ہم نے اس پر proper planning نہیں کی جس کی وجہ سے ہمارے لئے بہت بڑا مسئلہ بن گیا ہے۔ آج کل ایک بہت بڑا Issue یہ بنا ہوا ہے کہ ہمارا rice مختلف ممالک میں سب سے زیادہ export ہو رہا تھا اور پاکستان کے rice کی باہر کے ممالک میں بڑی مانگ تھی لیکن pesticide effect کی وجہ سے بہت سے ممالک نے ہمارا rice ban کر دیا ہے۔ اُس کا ذمہ دار کون ہے اور ہمیں اس کا فیصلہ کرنا چاہئے کہ وہ کون لوگ ہیں جو ایسی pesticide use کر رہے ہیں جس سے ہمارے ملک کو نقصان ہوا ہے؟ پہلے کاٹن export نہیں ہو رہی تھی اب rice بھی تقریباً بند ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! میں ٹیکس کے حوالے سے کہوں گا کہ پوری دنیا میں ایک نظام ہے۔ یہاں بہت بڑا مگرمچھ جو اربوں روپے کما رہا ہے لیکن وہ ٹیکس نہیں دے رہا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ proper system میں نہیں ہے۔ آپ کسی بھی country میں چلے جائیں وہاں کوئی شخص چھوٹا سا بھی کاروبار کرتا ہے تو وہ ایک کمپنی بنا کر کرتا ہے۔ جب وہ کمپنی بنائے گا اور اپنے سارے سسٹم کو show کرے گا تو وہ خود بخود tax net میں آ جائے گا۔ یہاں اربوں کمانے والے تو بچ جاتے ہیں اور غریب بیچارہ پھنس جاتا ہے یا اس کو پھنسا لیا جاتا ہے۔ میں منسٹر صاحب کی توجہ اس طرف بھی مبذول کرواؤں گا کہ غیر ترقیاتی اخراجات بہت زیادہ ہیں۔ مئی سے ستمبر تک کا جو سیزن آ رہا ہے

اس میں بجلی کا بہت زیادہ خرچ ہوتا ہے۔ آپ دیکھ لیں کہ اربوں روپے کا خرچہ ہوتا ہے۔ اگر ہم انگریز راج کو ختم کر دیں اور جو پینٹ کوٹ پہن کر آفس میں جاتے ہیں اگر وہ دو تین مہینوں تک بجلی کا کم استعمال کریں تو اس سے بھی بہت فائدہ ہو گا۔ وہ سرکاری افسران جو بہت بڑے houses میں رہ رہے ہیں، اُن کی تنخواہیں تو کم ہوتی ہیں لیکن اُن کے اخراجات دس گنا زیادہ ہوتے ہیں۔ گھروں کی maintenance، گاڑیوں کی خریداری اور گاڑیوں کی maintenance میں بہت زیادہ اخراجات ہوتے ہیں۔ اگر ہم ایسے غیر ترقیاتی اخراجات میں cut لگائیں تو اِن شاء اللہ تعالیٰ اربوں روپے کی بچت ہو سکتی ہے اور وہی رقم ہم کسانوں کو دے دیں۔ اس وقت ہم کسان کو مار رہے ہیں اور کسانوں سے گندم نہیں خرید رہے ہیں۔ میری ایک تجویز ہے کہ محکمہ خوراک اور پاسکو نے تو ابھی گندم خریدنا شروع کی ہے پہلے تو open policy ہوتی تھی۔ گندم کی پیداوار ہوتی تھی کچھ خیبر پختونخوا یا دوسرے صوبوں میں چلی جاتی تھی اور کوئی مسئلہ نہیں ہوتا تھا۔ میری تجویز ہے کہ open policy کر دیں تاکہ کم از کم گندم کی کھپت تو ہو جائے۔ اب ہمیں صرف آسرے پر رکھا ہوا ہے لیکن عملی طور پر ہم کچھ بھی نہیں کر رہے ہیں۔ میں وزیر صاحب سے یہی کہوں گا کہ ہم حکومتی اور اپوزیشن کے بنچوں سے ایسے دوستوں کو ساتھ ملائیں جو ان کو بجٹ میں support کریں تاکہ یہ بجٹ ہم سب کے لئے acceptable ہو۔ میں اِن شاء اللہ تعالیٰ اِس شعر کے ساتھ آپ سے اجازت چاہوں گا کہ:

کسان اور کہاں تک ظلم کی زد میں رہے
امیر شہر سے کہہ دو کہ اپنی حد میں رہے

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترم حسن بٹر!

جناب حسن علی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب سپیکر! میں نے بولنا تو کافی کچھ تھا لیکن یہ seriousness دیکھ کر چھوٹی چھوٹی دو چار باتیں کر کے اجازت چاہوں گا۔ پہلی بات یہ ہے کہ گوجرانوالہ ہمارا پانچواں بڑا شہر ہے اور میں پہلے بھی explain کر چکا ہوں کہ یہاں کوئی بھی یونیورسٹی نہیں ہے۔ پچھلے 6 سالوں سے فنڈز کا issue آ رہا ہے تو میری بڑی humble

suggestion اور submission ہے کہ اس دفعہ گوجرانوالہ یونیورسٹی کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں تاکہ کل کو لوگ کہہ سکیں کہ ہم گوجرانوالہ یونیورسٹی سے پڑھے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ صفائی نصف ایمان ہے ہم مسلمان ہیں اور ہمارا اس پر عقیدہ بھی ہے۔ جی ٹی روڈ پر جو public toilets ہیں ان کی حالات زار دیکھ کر صرف ہم افسوس ہی کر سکتے ہیں۔ جو Bacterial infections وہاں سے generate ہوتے ہیں اُس پر خاموش ہی رہیں تو بہتر ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ موٹروے طرز کے واش رومز جو executive ہیں وہ جی ٹی روڈ پر بھی بنائے جائیں۔ اس سے آپ کا revenue بھی generate ہو گا اور employment بھی آئے گی۔ اگر جی ٹی روڈ پر پچاس یا سو کلومیٹر کے فاصلے پر اس طرح کے واش رومز بن جائیں گے تو یہ بہت بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر! گوجرانوالہ کے لئے ٹریفک کا مسئلہ بہت بڑا ہے۔ پانچواں بڑا شہر ہونے کے ساتھ ساتھ اِس کو ٹریفک کے مسائل بھی درپیش ہیں۔ رِنگ روڈ گوجرانوالہ کے عوام کی ڈیمانڈ ہے اور یہ ہر شہری کی pulse ہے۔ گوجرانوالہ کے لئے رِنگ روڈ ہونا چاہئے تاکہ آنے والی نسلوں کو ہم بہتر ماحول دے سکیں۔

جناب سپیکر! گوجرانوالہ کا ایک بہت بڑا مسئلہ water scarcity کا ہے جس کو میں پانچ، چھ دفعہ highlight بھی کر چکا ہوں۔ We are among the top for countries جو water scarcity face کر رہے ہیں اور آج تک ہم نے water saving policy نہیں بنائی اور اگر کاغذوں میں بنی بھی ہے تو اُس کی implementation نہیں ہوئی۔ موٹروے پر سفیدے کی بھرمار ہے وہ پندرہ سے بیس لیٹر پانی suck کرتے ہیں مگر کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ اس لئے water saving plan کے حوالے سے جو ہم بہتر کاوشیں سرانجام دے سکیں وہ بھی ہمیں دینی چاہئے۔

جناب سپیکر! سنٹرل پنجاب کی بار بار بات کی جاتی ہے کہ سارا بجٹ اِدھر آ گیا ہے۔ پورے سنٹرل پنجاب میں ہمارے پاس recreational and amusement نہیں ہیں۔ خاص طور پر ہماری یوتھ بہت بے راہ روی کی طرف چلی جاتی ہے جب اِس طرح کی activities اُن کے پاس نہیں ہوتی۔ ہمارے پاس ایک plan ہے کہ ہیڈ خانکی یا ہیڈ بلو کی یا ہیڈ قادرآباد پر بہت زیادہ جگہ

spare ہے اگر یہاں water supports parks and amusement parks بنتے ہیں تو اُس سے بھی ہم بہت بڑا revenue generate کر سکتے ہیں۔ اس طرح سے ہم اپنے ملک کی ترقی میں بھی حصہ ڈال سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! جو major satellite roads کے peripheries ہیں وہاں ریسکیو 1122 کے موبائل یونٹس لازمی ہونے چاہئیں۔ اکثر اموات دیر سے ہسپتال پہنچنے کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ اگر اُن کو وہاں ہی first aid مل جائے تو یہ بہت بہتر ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ کہوں گا کہ ہمارے پاس پنجاب میں Drugs Rehab سنٹرز بالکل نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اگر گورنمنٹ اس طرف بھی تھوڑی توجہ دے گی تو شاید چیزیں مزید بہتری کی طرف جا سکیں۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بٹر صاحب! بہت شکریہ۔ محترمہ رخسانہ شفیق!

محترمہ رخسانہ شفیق: رب اشرح لی صدری ویسرلی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی۔ السلام علیکم۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں مسلم لیگ (ن) کے کامیاب امیدواروں کو مبارک باد پیش کرتی ہوں جنہوں نے ضمنی انتخابات میں ثابت کر دیا کہ عوام مسلم لیگ کے ساتھ ہے اور عوام نے مسلم لیگ (ن) کی کارکردگی پر اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ میں بہاولنگر سے تعلق رکھتی ہوں اور میں اپنے قائد میاں محمد نواز شریف، وزیراعظم میاں محمد شہباز شریف اور وزیراعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف کی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بہاولنگر سے پہلی مرتبہ مسلم لیگ (ن) کی طرف سے مجھے منتخب کیا۔ بہاولنگر ایک پسماندہ ضلع ہے حالانکہ آبادی کے لحاظ سے یہ بہت بڑا ضلع ہے اس کو پانچ تحصیلیں لگتی ہیں۔ ویسے تو یہاں بہت مسائل ہیں لیکن فوری توجہ طلب یہاں فراہمی آب اور نکاسی آب کا مسئلہ ہے۔ سیوریج کا پانی پینے کے پانی میں شامل ہو کر بیماریوں کا سبب بن رہا ہے۔ بہاولنگر میں لوگ ہیپاٹائٹس اور دیگر بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں تاکہ لوگوں کو پینے کا صاف پانی میسر آ سکے۔

جناب سپیکر! وزیراعظم میاں محمد شہباز شریف صاحب نے بہاولنگر کے لئے میڈیکل کالج کا تحفہ دیا تھا جس کی تعمیر میں کروڑوں روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ سابقہ دور حکومت میں کام کو

روک دیا گیا تھا۔ اب اس میڈیکل کالج کو مکمل کرنے کے لئے فنڈز مہیا کئے جائیں تا کہ بہاولنگر کی عوام اس سہولت سے مستفید ہو سکیں اور طلباء و طالبات کو پڑھنے کے لئے دوسرے شہروں میں نہ جانا پڑے۔ بہاولنگر میں مدنی کالونی مین علاقہ ہے یہاں سرکاری پانچ ایکڑ جگہ بالکل خالی پڑی ہوئی ہے جو کوڑا کرکٹ کا ڈھیر بنی ہوئی ہے۔ جس سے تعفن اور دوسری بیماریاں پھیل رہی ہیں یہ گنجان اور رہائشی علاقہ ہے دور دور تک کوئی پارک یا کھیل کا میدان نہیں ہے صحت مند معاشرے کے لئے پارک بہت ضروری ہے یہاں فوری طور پر پارک بنایا جائے۔ جس سے پچاس ہزار سے زائد لوگ مستفید ہوسکتے ہیں۔ مدنی کالونی میں سڑکوں کی حالت بہت ابتر ہے اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اس کی تعمیر و مرمت کے لئے خصوصی فنڈز مہیا کئے جائیں جس سے بہاولنگر کی پسماندگی کے خاتمے میں مدد مل سکے۔ بے گھر لوگوں کے لئے گھروں کا منصوبہ ایک شاندار منصوبہ ہے بہاولنگر کو بھی جلد از جلد اس فہرست میں شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں یہاں وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف کا ذکر ضرور کروں گی۔ وہ جس طرح دن رات محنت کر رہی ہیں اس سے پنجاب میں ان شاءاللہ ترقی کا دور دورہ ہو گا۔ عوام کو وزیر اعلیٰ محترمہ نواز شریف سے جو توقع تھی انہوں نے ان توقعات سے بڑھ کر کام کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے ڈیڑھ دو ماہ میں اپنی کارکردگی سے یہ ثابت کیا ہے کہ کام کیسے کئے جاتے ہیں اور اتنا بڑا صوبہ کیسے چلایا جاتا ہے۔ ان کے اچھے اقدامات سے عوام کو ریلیف مل رہا ہے اور مہنگائی میں کمی آ رہی ہے۔ سابقہ دور حکومت کے بعد یہ پہلا رمضان المبارک تھا کہ اشیاء خورد و نوش کی قیمتیں کنٹرول میں تھیں۔ اب آٹا، گھی، چینی، دال اور دوسری ضروریات زندگی کی اشیاء میں واضح کمی آ رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ باصلاحیت، نڈر، متحرک اور محنتی خاتون ہیں۔ جس تیز رفتاری سے کام شروع ہوئے ہیں مخالفین کی نیندیں حرام ہو گئی ہیں۔ سابقہ حکومت کے لئے ایک شعر عرض ہے کہ:

جن کا دعویٰ تھا سنوارے ہیں بیاباں ہم نے
ان سے پوچھو کہ اجاڑے ہیں گلستان کتنے

پچھلے دور حکومت کے لئے صرف ایک رات، اندھیر نگری چوپٹ راجا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب ڈاکٹر فیصل!

جناب فیصل جمیل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبدو وایاک نستعین۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ آج ویسے باتیں تو کافی کرنے کو دل کر رہا تھا لیکن ہمارے منسٹرز وغیرہ تو پہلے ہی چلے گئے پھر بھی بات ریکارڈ پر آجائے تو میں اپنے کچھ important issues بیان کرنا چاہتا ہوں جس طرح ہمیں بجٹ کی تجاویز کے لئے دیئے گئے تو سب سے پہلے آپ نے ایجوکیشن کی اہمیت پر بات کی کہ education is the most important. تو اس کی seriousness کے یہ حالات ہیں کہ میں اپنے ڈسٹرکٹ رحیم یار خان کا ڈیٹا لے کر آیا ہوں۔ ڈسٹرکٹ رحیم یار خان میں اس ٹائم کم از کم ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی 5300 اسامیاں ابھی تک خالی ہیں جو fill نہیں ہوئیں تو میری تجویز یہ ہوگی کہ کم از کم ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ جو missing teachers ہیں یعنی جو میرے ڈسٹرکٹ رحیم یار خان میں 5300 اسامیاں ہیں تو ان کے لئے اس بجٹ میں فنڈز رکھا جائے اور ان خالی اسامیوں کو fill کیا جائے۔ دوسری چیز کہ ہم لوگ نئے سکولوں کی تو بات کر رہے ہیں لیکن already ہمارے سکول جو ایسے ہیں جن کی چار دیواری نہیں ہے یا building damage ہیں یہ ڈیٹا گورنمنٹ پنجاب کا ہے جس میں ہماری تحصیل خان پور میں تقریباً 164 ایسے سکولز ہیں جن میں ابھی تک چار دیواری نہیں ہے اور کُل تقریباً 341 ایسے سکولز ہیں جن کی building damage ہو چکی ہیں تو میری request ہو گی کہ اس بجٹ میں ان سکولوں کی چادر یا چار دیواری یا ان سکولوں کی building کی rehabilitation کے لئے فنڈز رکھے جائیں۔ تحصیل خان پور میں 604 ایسے سکولز ہیں جن میں صاف پینے کا پانی available نہیں ہے تو جب خاص طور پر دیہاتوں کے سکولوں میں یہ معاملات ہوتے ہیں جہاں پر ٹیچرز نہیں ہوتے، جہاں پر بلڈنگز نہیں ہوتیں تو ہمارے لوگ وہاں کے بچوں کو child labor کی طرف ڈال دیتے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ پنجاب میں اس وقت child labor کا کتنا بڑا issue چل رہا ہے تو اگر ان سکولوں کی facilities بہتر کی جائیں گی تو child labor میں کمی آئے گی۔ میں فنانس منسٹر صاحب کی توجہ چاہوں گا کہ جس طرح پنجاب کی 12 کروڑ آبادی ہے ہمیں جو required schools کی تعداد ہے اگر ہم پورا آدھا بجٹ بھی اس side پر لگا دیں تو میرے خیال میں ہم وہ پورا نہیں کر سکتے تو اس کا ایک بہترین حل یہ ہے کہ جس طرح پچھلی گورنمنٹ نے صحت کی سہولیات کے لئے ہیلتھ کارڈ issue کیا تھا تو آیا ہم کوئی ایسا mechanism بنائیں کہ تعلیم کارڈ issue کریں اور ہم کئی پبلک پرائیویٹ سکولز کو اپنی

terms and conditions پر اپنی تحویل میں لے کر، جو مستحق بچے ہیں وہ تعلیم کارڈ کے ذریعے ان سکولوں میں جائیں۔ اگر ہم آج کی date سے لگ جائیں کہ ہم 2500 سے 3000 نئے سکولز تعمیر کرتے ہیں تو میرے خیال میں یہ possible نہیں ہو گا تو میری صحت سے پہلے ایجوکیشن پر یہ تجویز ہو گی کہ ہیلتھ کارڈ کی طرح کوئی تعلیم کارڈ بھی issue کیا جائے۔

دوسری جو بجٹ پر تجاویز مانگی گئی ہیں وہ سب سے زیادہ ہیلتھ پر مانگی گئی ہیں تو ہمارے ضلع رحیم یار خان میں ہیلتھ کے حوالے ایک ٹیچنگ ہسپتال ہے جو شیخ زید ہسپتال ہے۔ ضلع رحیم یار خان کی آبادی اس وقت پچاس لاکھ ہے اس پچاس لاکھ آبادی کے ساتھ ہمارے پاس سندھ اور بلوچستان کے کافی patients آتے ہیں تو ایک ضلع میں صرف ساڑھے سات سو بیڈ کا ہسپتال ناکافی ہے تو میری تجویز یہ ہو گی کہ ہمارے جتنے بھی ضلع رحیم یار خان کے تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہیں خصوصاً 10 لاکھ آبادی کی تحصیل خان پور اس کا جو تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہے وہ 120 بیڈز کا ہے اگر اس کو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر میں اپ گریڈ کر دیا جائے تو ہماری ہیلتھ کی سہولیات کافی ہو جائیں گی۔ دوسری چیز یہ کہ صبح سے یہاں پر باتیں ہو رہی ہیں اور ہیلتھ منسٹر خواجہ سلمان رفیق صاحب بیٹھے تھے تو جہاں تک صوبے کی 12 کروڑ عوام کو جتنی facilities پنجاب گورنمنٹ provide کر رہی ہے اگر اس بجٹ میں اس کو three time بھی کر دیں تو complaints کم نہیں ہوں گی۔ complaints پچھلے تین سے چار سالوں میں جب عمران خان صاحب کی حکومت تھی تو کیوں کم تھیں اس کی وجہ یہ تھی کہ جو ہیلتھ کا بجٹ تھا اس میں ایک حصہ ہم نے ہیلتھ کارڈ کی طرف issue کر دیا۔ گورنمنٹ نے 800 سے 1000 ہسپتال اپنی تحویل میں لے لئے تھے۔ جس کی وجہ آپ کا کوئی مریض unattended نہیں جاتا تھا۔ آپ پچھلے تین سال کا ڈیٹا لیں تو اس میں maternal and child death ratio جو ہے وہ بہت زیادہ decrease ہوئی تھی اس کی وجہ کیا تھی کہ quackery کم ہوئی تھی کیونکہ گورنمنٹ ہسپتالوں میں بہت رش ہے THQ Khanpur میں 6 surgeons ہیں اور دو OTA کام کر رہے ہیں۔ اب چھ 6 surgeons اور دو OTA۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ایک سیکنڈ۔ آج کے اجلاس کا وقت چار بجے تک کا تھا تو ہم 15 منٹ کے لئے اجلاس کے وقت کو بڑھاتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کا وقت 15 منٹ بڑھا دیا گیا)

جناب فیصل جمیل: جناب سپیکر! اگر ہمارے پاس 4 surgeons ہیں 4 Gynecologists ہیں تو 2 Anesthetics کام کر رہے ہیں اگر وہ 24/7 بھی کام کریں تو آپ beat نہیں کر سکتے اس کا بہترین حل وہی ہے، چاہے آپ صحت کارڈ کا نام شریف کارڈ رکھ لیں، نواز شریف کارڈ رکھ لیں لیکن اس کو براہ مہربانی بحال کریں تاکہ quackery جو ایک غریب عورت 3 ہزار روپے، 4 ہزار روپے بھی afford نہیں کر سکتی۔ private hospital میں normal delivery کی فیس 20 سے 30 ہزار روپے ہے وہ غریب 3 سے 4 ہزار روپے بھی afford نہیں کر سکتی تو اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے ہماری خواتین کی death ratio بڑھ گئی ہے۔ ہمارے جو بچے پیدا ہوتے ہیں، birth Asphyxia ایک بیماری ہے جب بچہ پیدا ہوتا ہے اگر اُس وقت بچے کو oxygen نہ ملے اور وہ دیر سے روئے تو اُس کا اُس وقت پتا نہیں لگتا لیکن جب وہ دو سال کی عمر میں چلنا اور بولنا شروع نہیں کرتا تب ہمیں پتا چلتا ہے کہ جب اُس کی پیدائش birth Asphyxia کی وجہ سے ہوئی تھی تو جو quackery اس cardhealth کے بند ہونے کے بعد بہت زیادہ flourish کر رہی ہے تو اُس میں بھی اس سے آپ کو control ملے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! please wind up کریں۔

جناب فیصل جمیل: جناب سپیکر! جی۔ اس حوالے سے last میں یہ کہوں گا کہ prevention of diseases ہم disease کے علاج کے لئے تو بجٹ رکھتے ہیں لیکن for preventions کہ بیماریاں نہ ہوں تو میری تجویز ہے کہ اس کے لئے بھی خاطر خواہ بجٹ رکھا جائے۔ ایگریکلچر کے بارے میں صرف آدھے منٹ کی بات کروں گا کہ جو ہمارا نہری نظام ہے، ہمارا پانی tail تک نہیں پہنچتا صرف اس وجہ سے کہ canalization نہیں ہوئی ہے نہروں کی اچھی بھل صفائی کی جائے، پانی کی چوری روکی جائے، اس کے لئے خاطر خواہ بجٹ رکھا جائے۔ دوسری چیز research ہے ہمارے بیج ہمیں 50 سے 60 من فصل دیتے ہیں اور ہمارے ساتھ انڈیا میں ڈیڑھ، ڈیڑھ سو من فصلیں لے رہے ہیں۔ ہمارے کسانوں کا یہ مسئلہ تب تک حل نہیں ہو گا جب تک ہم نئے بیج research نہیں کرتے ہم دو سال سے صرف سفید مکھی کو کنٹرول نہیں کر سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! Thank you very much.

جناب فیصل جمیل: جناب سپیکر! صرف 30 سیکنڈ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ کے 30 سیکنڈ ہو گئے ہیں۔

جناب فیصل جمیل: جناب سپیکر! ساؤتھ پنجاب کی بات ہمیشہ رہ جاتی ہے۔ چلیں ہم نے تجاویز دے دی ہیں یہ ہماری تجاویز شاید مانیں یا نہ مانیں تو میں آخر میں ایک ہی شعر پڑھوں گا:

کشتیاں سب کی کنارے پہ پہنچ جاتی ہیں
نا خدا جن کا نہیں ہوتا ان کا خدا ہوتا ہے

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! Thank you. جی، رانا منور حسین صاحب!

رانا منور حسین: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے مجھے پری بجٹ سیشن میں ٹائم دیا تو میں ایک دو تجاویز آپ کو عرض کر دوں پھر میں پری بجٹ پر بات کروں گا۔ سب سے پہلے میری گزارش یہ ہے کہ الحمد اللہ 2008 کی اسمبلی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ پنجاب اسمبلی کے اس منتخب ایوان میں، august House میں الحمد للہ تلاوت قرآن پاک کے بعد جو نعت شریف شروع ہوئی، اُس کا 2008 کی اسمبلی کو اعزاز حاصل ہے۔

جناب سپیکر! یہ بھی اللہ کا خاص فضل و کرم ہے کہ ختم نبوت کی جو قرآنی آیات اس اسمبلی میں آویزاں ہیں اس کا بھی 2018 کی اسمبلی کو اعزاز حاصل ہے آپ بھی اُس اسمبلی کے ممبر تھے کہ جب COVID کے دوران Faletti's Hotel میں چند ماہ اجلاس ہوا تو وہاں میں نے Point of Order پر 17 منٹ ختم نبوت پر تقریر کی تھی اُس کے نتیجے میں Treasury Benches سے ایک legislation ہوئی تو اُس کے بعد الحمد للہ پورے پنجاب میں ہر دفتر میں، ہر ایوان میں ختم نبوت کی آیات لکھ کر آویزاں کی گئی ہیں یہ اس ایوان کو اعزاز حاصل ہے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد یہ pattern پورے پاکستان میں adopt کیا گیا اور اب ان شاءاللہ، اللہ کے فضل و کرم سے نیشنل اسمبلی میں، سینیٹ آف پاکستان میں، تمام صوبائی اسمبلیوں میں اور Azad Kashmir Legislative Assembly اور ہماری گلگت بلتستان اسمبلی میں بھی ختم نبوت کی آیات آویزاں ہیں اس پر میں 2018 کے ایوان کے تمام معزز ممبران کو مبارکباد

پیش کرتا ہوں کہ آپ سب نے اس کار خیر میں حصہ ڈالا۔ اب میری یہ تجویز ہے کہ جس طرح سے نیشنل اسمبلی میں تلاوت قرآن پاک اور نعت رسول مقبول ﷺ کے بعد National Anthem پڑھا جاتا ہے تو پنجاب اسمبلی میں بھی نعت رسول مقبول ﷺ کے بعد قومی ترانہ ضرور ہونا چاہئے اس کی وجہ یہ ہے چونکہ ہم پاکستانی ہیں، پاکستان سے محبت رکھتے ہیں۔ ہمارے بزرگوں نے قربانیاں دے کر پاکستان کو بنایا ہے یہ یاد ہر sitting میں ہمیں پاکستان کی عظمت اور توقیر کو بڑھانے کے لئے National Anthem ضرور پڑھنا چاہئے یہ میری تجویز ہے آپ مہربانی فرمائیں گے۔ مجھے امید ہے کہ ہمارے Treasury Benches سے یہ بات ہو رہی ہے تو ہمارے سپیکر صاحب بھی اس کو endorse کریں گے، وزیر خزانہ صاحب بھی اس کے لئے پوری کوشش کریں گے اور سپیکر صاحب اور ڈپٹی سپیکر صاحب اس کو adopt کریں گے میری یہ request ہے۔ چونکہ یہ پری بجٹ سیشن ہے پہلے بھی ہر اسمبلی میں ہر سال بجٹ سیشن سے پہلے پری بجٹ سیشن مارچ، اپریل میں ہوتا تھا تو سپیکر صاحب، ڈپٹی سپیکر صاحب، ہماری حکومت، چیف منسٹر محترمہ مریم نواز شریف صاحبہ نے اس کو adopt کیا ہے اور اس کو continue رکھا تو یہ بہت اچھی بات ہے۔ ہمارے اپوزیشن کے بنچز سے بھی بڑی اچھی تجاویز آرہی ہیں اور میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ جو تجاویز ہیں ان کو ہمارے وزیر خزانہ جب بجٹ بنائیں، جب یہ پی اینڈ ڈی میں جائیں، جب یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ میں آپ کے پاس cabinet میں جانے سے پہلے آئیں تو ان ساری تجاویز کو آپ ضرور مدنظر رکھ کر ان پر غور وخوض کر کے جو ہمارے development کے کام ہیں، ضلع کی سطح پر جو ہمارے صوبے کے development کے کام ہیں، جو بہت بڑی رابطہ سڑکیں ہیں جن سے ہمارے سفر کم ہوتے ہیں اُن کو بالکل مدنظر رکھنا چاہئے اور جو ہمارے ہسپتالوں کی revamping کا کام ابھی شروع ہونے والا ہے جس میں ہماری قائد محترمہ مریم نواز شریف صاحبہ نے ایک speedy trial کیا ہے بڑی تیزی سے ضلعی ہیڈ کوارٹر سے schemes لی ہیں اور صوبے میں اُس کے اوپر کام ہو رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ہمارا جو صحت کا شعبہ ہے اور جو سکولوں کی upgradation ہونے والی ہے اُن کے لئے دن رات محنت ہو رہی ہے، کام ہو رہا ہے تو جب initiatives سامنے آئیں گے اس سے ہمارے صوبے کی عوام کو بہت زیادہ فائدہ ہو گا اور دور دراز کے علاقے ہیں جہاں پر سکولوں کے upgradation کی ضرورت ہے، ہسپتالوں کی

revamping کی اور upgradation کی ضرورت ہے اُس کے ہونے سے ہمارے صوبے کی عوام کو بہت زیادہ فائدہ ہو گا۔

جناب سپیکر !اس کے ساتھ میں یہ چاہتا ہوں کہ ہمارا جو Mines & Minerals Department ہے اس کے جو مسائل ہیں اُن کی طرف بھی بھرپور توجہ دینی چاہئے چونکہ میرا ضلع سرگودھا ہے اور میرے حلقہ میں Mines & Minerals سے پنجاب کو کم از کم 6-ارب روپے سالانہ کی آمدن ہوتی ہے اور یہ 6-ارب روپے سے مزدوروں کی welfare کے لئے اور وہاں جو مزدوروں کے سکول 119 موڑ جنوبی سرگودھا میں اور بھاگٹانوالہ میں ہیں اُن کی upgradation, post graduate college کی جائے۔ وہاں پر اس وقت جو mines کا کام ہو رہا ہے وہ بڑی dangerous صورتحال اختیار کرتا جارہا ہے وہاں سے حکومت کو آمدن تو بہت زیادہ اربوں روپے آرہی ہے لیکن وہاں پر اس وقت پہاڑیوں کی cliffs ختم ہو چکی ہیں اور depth سے پتھر کو excavate کیا جارہا ہے اور ساتھ میں وہاں پر جو seepage water اکٹھا ہو جاتا ہے اُس کو drain out کرنے کے لئے اقدامات کی بڑی ضرورت ہے، اُس کے لئے ADP میں ایک سکیم آئی ہوئی ہے میں وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا اس سکیم کو continue رکھیں اور اس سکیم پر study کروائیں میں نے منسٹر صاحب اور Secretary Mines & Minerals کو بار بار یہ کہا کہ اس پر ایک میٹنگ رکھیں اس میٹنگ میں stakeholders کو onboard لیں اور جو وہاں کے original مسائل ہیں جس طرح سے پانی کو ہم نے drain out کرنا ہے اور مزدوروں کو خطرے سے نکالنا ہے اور development کے کام کو اب ان شاءاللہ ہماری گورنمنٹ نے تیز کرنا ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب! Please wind up کریں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر !بالکل میں wind up کرنے لگا ہوں۔ بس ایک دو باتیں ہیں اس کے اوپر پوری توجہ دی جائے اور ہمارے جو جنوبی پنجاب کو سرگودھا سے سڑک بہت نزدیک جو 22 سے 23 کلومیٹر کا فاصلہ کم کرتی ہے ایک سڑک اگر دوسری طرف سے اُس کو جھنگ سے بھی close کر دیں تو تقریباً وہ 50 کلومیٹر فاصلہ کم کرے گی اُس سرگودھا شاہین آباد، سلاں والی،

سوبھاگہ، شاہ نکدر جھامبرہ روڈ اس کو PPP mode سے construct کروادیا جائے جیسے آپ نے شیخوپورہ گوجرانوالہ روڈ بنوایا ہے تو اس طرح وہاں کی سٹون کرشنگ مارکیٹ میں جو ہمارے ٹرک اور ٹرالے چل رہے ہیں اور زمیندار اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اگر وہ 30 یا 50 روپے ٹیکس دیں گے تو اس پیسے سے وہاں کی سڑک بہترین بن جائے گی اور اس سڑک کے بننے کی وجہ سے جھنگ اور سرگودھا کا فاصلہ کم ہو جائے گا۔ جنوبی پنجاب اور سنٹرل پنجاب ایک دوسرے کے بالکل قریب ہو جائیں گے لہٰذا ان چیزوں کو مد نظر رکھیں۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ راناصاحب! آپ نے جو National Anthem کی تجویز دی ہے میں اس کو second کرتا ہوں اس پر سپیکر صاحب کی طرف سے ایک کمیٹی بنادی گئی ہے اس کے لئے ہمیں rules amend کرنے پڑیں گے اور ان rules کو amend کر کے جلد ہی انشاءاللہ تعالیٰ یہاں پر بھی قومی ترانہ شروع کروادیں گے۔ جی، اب محترم خالد جاوید اپنی بات کریں۔

جناب خالد جاوید: ایاک نعبد وایاک نستعین۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ آج زراعت کے حوالے سے بہت بات ہوئی ہے اور میں بھی اسی موضوع پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ میری گزارش ہے کہ زراعت دشمن پالیسیاں بند کی جائیں۔ کسان بہت پریشان ہے اور خصوصاً میرے حلقے کے لوگوں کا آپ کے لئے پیغام ہے کیونکہ آپ بھی زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ہماری گندم خریدی جائے ورنہ آئندہ آنے والے سالوں میں گندم کی فصل بالکل ختم ہو جائے گی، آپ دیکھیں کہ یہ کتنا unfair ہے کہ ایک ایکڑ کے لئے 6 بیگ جس میں 15 من گندم آسکتی ہے جبکہ average چالیس یا پچاس من گندم کی ہے ان کا آپ کے لئے سوال ہے کہ ہمیں بتایا جائے کہ باقی گندم ہم کہاں اور کیسے لے کر جائیں؟ میری آپ سے گزارش ہے کہ یہ جو 6 بوری فی ایکڑ دی جاتی ہیں اس پالیسی کو تبدیل کیا جائے۔ اسی طرح جو ریٹ 3900 روپے فی من گندم کا مختص کیا گیا تھا اس کی بجائے کسان کو اس وقت 2800 روپے فی من گندم ریٹ مل رہا ہے۔ ہمارے حلقے کے لوگوں کی آپ سے درخواست ہے کہ کھادیں سستی کی جائیں۔ اب میں اپنے حلقے کے شہر جہانیاں کی بات کرتا ہوں۔ میرے حلقے میں پانی کا ایک بہت سنگین مسئلہ ہے آپ چونکہ اسی علاقے سے تعلق رکھتے ہیں تو شاید ہمارا مسئلہ حل ہو جائے، تھری آر، فائیو آر اور ٹین آر نہر اس کا لیول ٹھیک

نہیں ہے یہاں ورلڈ بنک سے پیسا آیا تھا اور نیسپاک کو ان کا ٹھیکہ ملا تھا جنہوں نے اس کا لیول خراب کر دیا، کچھ موگے نیسپاک نے بنائے اور کچھ پرانے بنے ہوئے ہیں یہ ہمارا مسئلہ صرف اور صرف آپ ہی حل کرواسکتے ہیں لہٰذا میری گزارش ہے کہ نیسپاک کی ٹیم کو دوبارہ بھیجا جائے تاکہ ہماری نہر کا مسئلہ حل ہو اور موگوں میں برابر پانی اسی مقدار میں جائے جو ان کی پیمائش ہے ان کے لیول ٹھیک کئے جائیں یا وہ موگے نیسپاک کے مطابق ہوں یا پھر پرانے جو موگے لگے ہوئے تھے اس کے مطابق ہوں تاکہ کسی بھی گاؤں یا کسی بھی علاقے کا نقصان نہ ہو۔ ہماری نہر پر دو ٹھوکریں بھی لگی ہوئی ہیں ان کو بھی ختم کروایا جائے۔ وہاں کے بااثر لوگ ہیں جنہوں نے راستے میں دو ٹھوکریں بنوائی ہوئی ہیں اور tail end پر پانی نہیں جاتا جس کی وجہ سے کسان بڑے پریشان ہیں میں نے پہلے بھی اپنی تقریر میں منسٹر صاحب سے گزارش کی تھی لیکن ابھی تک اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوا تو میں اب دوبارہ آپ کے توسط سے گزارش کرتا ہوں کہ ہماری نہر کا یہ مسئلہ حل کروایا جائے۔

جناب سپیکر! ہمارے حلقہ پی پی-210 میں پینے کا پانی بہت کڑوا ہے لہٰذا وہاں پر RO پلانٹس دیئے جائیں۔ اسی طرح ہمارے شہر جہانیاں میں گورنمنٹ کی اراضی موجود ہے تو صحافی برادری request کرتی ہے کہ ان کو وہاں پر پلاٹس دیئے جائیں تاکہ وہ اپنے مکانات تعمیر کر سکیں۔ اسی طرح ہمارے علاقے میں ٹھٹھہ صادق آباد ایک بہت گنجان آباد شہر ہے، وہاں پر گرلز ہائر سیکنڈری سکول ہے تو ہمارا مطالبہ ہے کہ وہاں پر ہمیں گرلز ڈگری کالج بھی دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ wind up کریں۔

جناب خالد جاوید: جناب سپیکر! وہاں پر سیوریج کا نظام بہت خراب ہے تو گزارش ہے کہ ہمارے سیوریج کو ٹھیک کرنے کے لئے فنڈز رکھے جائیں۔ اسی طرح اس علاقے کا سب سے بڑا گاؤں چک نمبر 138(10) آر میں گرلز ہائی سکول ہے تو درخواست ہے کہ ہمیں وہاں پر ہائر سیکنڈری سکول بنا کر دیا جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اب بلال یامین صاحب ایک قرارداد جس کے لئے گزشتہ روز رولز معطل کر دیئے گئے تھے وہ اب آج اپنی ترمیم شدہ قرارداد پیش کریں گے۔

قرارداد

لوکل گورنمنٹ ایکٹ میں ترمیم کر کے پہاڑی علاقوں کی یونین کونسلز کی آبادی 6 ہزار کرنے اور ضلع کونسل مری کے قیام کا مطالبہ

جناب محمد بلال یامین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"لوکل گورنمنٹ کے قانون کے مطابق پنجاب بھر میں یونین کونسل کے لئے 25 ہزار افراد کی آبادی لازمی قرار دی گئی ہے۔ پنجاب کے میدانی علاقوں اور پہاڑی علاقوں میں آبادی کی تقسیم میں بہت زیادہ فرق پایا جاتا ہے لہٰذا یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ لوکل گورنمنٹ قانون 2022 میں ترمیم کر کے ضلع مری اور دیگر ایسے ہی پہاڑی علاقوں میں یونین کونسل کے لئے آبادی کی تعداد 25 ہزار کی بجائے 6 ہزار افراد کر دی جائے نیز ضلع کونسل مری کا قیام بھی عمل میں لایا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"لوکل گورنمنٹ کے قانون کے مطابق پنجاب بھر میں یونین کونسل کے لئے 25 ہزار افراد کی آبادی لازمی قرار دی گئی ہے۔ پنجاب کے میدانی علاقوں اور پہاڑی علاقوں میں آبادی کی تقسیم میں بہت زیادہ فرق پایا جاتا ہے لہٰذا یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ لوکل گورنمنٹ قانون 2022 میں ترمیم کر کے ضلع مری اور دیگر ایسے ہی پہاڑی علاقوں میں یونین کونسل کے لئے آبادی کی تعداد 25 ہزار کی بجائے 6 ہزار افراد کر دی جائے نیز ضلع کونسل مری کا قیام بھی عمل میں لایا جائے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے لہٰذا اب سوال یہ ہے کہ:

"لوکل گورنمنٹ کے قانون کے مطابق پنجاب بھر میں یونین کونسل کے لئے 25 ہزار افراد کی آبادی لازمی قرار دی گئی ہے۔ پنجاب کے میدانی علاقوں اور پہاڑی علاقوں میں آبادی کی تقسیم میں بہت زیادہ فرق پایا جاتا

ہے لہٰذا یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ لوکل گورنمنٹ قانون 2022 میں ترمیم کر کے ضلع مری اور دیگر ایسے ہی پہاڑی علاقوں میں یونین کونسل کے لئے آبادی کی تعداد 25 ہزار کی بجائے 6 ہزار افراد کر دی جائے نیز ضلع کونسل مری کا قیام بھی عمل میں لایا جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

اب جو ہمارے honorable colleagues رہ گئے ہیں ان کو کل ان شاءاللہ تعالیٰ بات کرنے کا بھرپور موقع دیا جائے گا۔ Now the House is adjourned to meet on Thursday, 25th April, 2024 at 11 am.